www.novelsclubb.com
ہم اور تم
از قلم ژیلہ ظفر
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ہم اور تم

از قلم

ثریلہ ظفر

www.novelsclubb.com

وہ اسٹڈی روم میں بیٹھا، ٹیبل پر بے شمار فائلز اور کتابیں کھوے نا جانے کیا تلاش کر رہا تھا کہ اسے شاہ میر کی آواز نہ سنائی دی۔

"شاہ ویز۔۔۔۔۔شاہ ویز" شاہ میر اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسٹڈی روم میں پہنچ گیا جہاں اسکا وکیل بھائی اپنے حالیہ کیس پر ریسرچ کر رہا تھا

"او گدھے۔۔۔۔۔کب سے آوازیں دے رہا تھا تجھے، کیا مراقبے میں چلا گیا تھا؟" شاہ میر نے پوچھا۔آخر پورے گھر میں تلاش کرتا ہوا آیا تھا اسے غصہ کرنا تو بنتا تھا نا

"خیریت؟ مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے؟" شاہ ویز نے پوچھا

"اپنا زائچہ نکلوانا تھا تم سے" شاہ میر نے چڑ کر کہا

www.novelsclubb.com

''رات کا کھانا پکانا ہے آکر سبزیاں کاٹ دے''

''اوبھ ئی ی۔۔۔۔میں نہیں کاٹ رہا سبزیایں مجھے اپنے کیس پر کام کرنا ہے''وہ تو اچھل پڑا

''سبزیاں کاٹو گے نہیں تو کیا سالن میں سالم سبزیاں ڈالوں گا؟''

''تو شاہ زین کو بول نا!۔۔۔۔وہ کاٹ دے گا''اس نے مفت مشورہ دیا

''شاہ زین جھاڑو دے رہا ہے۔اور اسے پہلے کہ تو شاہ زیب کا پوچھے تو میں بتادوں کے وہ اس وقت تمام کمروں کے باتھ روم صاف کر رہا ہے''

''تو بھائی تو کیا کر رہا ہے؟تو کاٹ لے نا۔۔۔۔''اس نے تنک کر کہا

''میں برتن دھو رہا ہوں۔غضب خدا کا پورے دو دن کے برتن بڑے ہیں۔اب میں وہ کام کروں یا سبزیاں کاٹوں؟''اس نے کہا تو شاہ ویز کا منہ بن گیا۔مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق وہ سارا کام چھوڑ کر کچن میں چلا آیا۔

فریج کا دروازہ کھول کر اس نے تمام سبزیاں باہر نکالیں۔

''اوہ یار!۔۔۔۔۔ ٹماٹر تو ہے ہی نہیں''اس نے فریج کے اندر جھانکتے ہوئے کہا

''اب میں ٹماٹر لینے نہیں جاؤں گا''اس نے پہلے ہی کہہ دیا کہ کہیں شاہ میر یہ کام بھی اسے ہی نہ سونپ دے

''تو تجھے جانے کس نے کہا ہے؟ شاہ زل کے گھر آنے کا ٹائم ہونے والا ہے تم اسے میسج کر دے، وہ لیتا آئے گا''شاہ میر نے نے پتیلی مانجھتے ہوئے کہا

''ہاں یہ ٹھیک ہے''اس نے جیب سے موبائل نکالا اور شاہ زل کو میسج کرنے لگا

--------------------*----------*

یہ منظر ہے ہسپتال کے کوریڈور کا جہاں بہت ساری بینچز پر بے شمار مریض بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوریڈور میں بے شمار دروازے ہیں اور ہر دروازے پر ایک نیم پلیٹ لگا ہوا ہے جو کہ اس کمرے میں بیٹھنے والے ڈاکٹر کی مکمل نشاندہی کرتا ہے۔ان میں سے ایک دروازے پر آپ کو''ڈاکٹر شاہ زل (کارڈیولوجسٹ)''کی نیم پلیٹ نظر آئے گی۔اب ذرا دروازے سے اندر چلیں تو آپ کو ایک ٹیبل رکھی نظر آئے گی۔

جس کی ایک جانب ایک عمر رسیدہ خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھی کافی افسردہ لگا رہی تھی۔اور ٹیبل کے دوسرے جانب برجمان ہیں۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر شاہ زل

"آپ اپنا ایکو کروائے،اور اسکی رپورٹ لے کر میرے پاس۔۔۔۔۔۔۔"شاہ زل مرئضہ کو سمجھا رہا تھا کہ اسکا موبائی ل بجا۔اس نے اٹھا کر دیکھا تو شاہ ویز کا میسج تھا۔

اس نے میسج اوپن کیا تو وہاں لکھا تھا

"بات سن جعلی ڈاکٹر۔۔۔۔۔گھر میں ٹماٹر ختم ہو گ ئے ہیں واپسی پر دو کلو لیتے آنا"

"لے آوں گا"اس نے ریپلائی دیا اور مرئضہ کی جانب دوبار متوجہ ہوا

"ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ آپ رپورٹ لا کر مجھے دکھائی گا۔اسکے علاوہ آپ اپنا بلڈ پریشر کنڑول رکھے اور بی.پی کنڑول کرنے کے ل ئے آپ اپنی ڈائی ٹ۔۔۔۔۔۔۔"اسکا موبائی ل دوبارہ بجا

"سن ایک گڈی دھنیا بھی لے آنا"شاہ ویز کا ایک اور میسج

''ٹھیک ہے وہ بھی لے آوں گا''شازل کا ریپلائی

''ڈاکٹر صاحب میں تو تیل اور نمک سے مکمل پرہیز کرتی ہوں''مریضہ نے مدعا بیان کیا

''صرف پرہیز ضروری نہیں ہے۔آپ کو اپنا ویٹ کم کرنا ہو گا اور روزانہ ایک گھنٹہ واک۔۔۔۔۔۔۔''ایک بار پھر موبائل پر بجنے والی میسج رنگ ٹون اسکی بات کاٹ دی

''ایکسکیوزمی۔۔۔۔۔۔''اس نے اپنے سامنے بیٹھی مریضہ سے معذرت کری اور میسج کھولا

www.novelsclubb.com

''بارہ انڈے بھی لے آنا یاد سے۔۔۔۔۔''شاہ ویز کا تیسرا میج دیکھ کر اسکو شدید غصہ آیا اور پھر اس نے اسے ایسا ریپلائی دیا۔۔۔۔۔۔۔۔ایسا ریپلائی دیا کہ جس کے بعد شاہ ویز کا کوئی میسج نہیں آیا۔اور وہ ریپلائی تھا

''اوکے۔۔۔۔''

''آپ یہ ٹیسٹ کروالیجیئے گا اور پھر میرے پاس آئیے گا''اس نے رائی ٹنگ پیڈ پر کچھ لکھا اور پھر وہ پیج پھاڑ کر اس مریضہ کو دیا تو وہ شکریہ کہہ کر چلی گئی۔

''اصغر۔۔۔۔۔۔۔۔۔''شاہ زل نے اپنے سیکریٹی کو آواز دی۔

''جی ڈاکٹر صاحب؟''اس نے دروازے سے جھانکا

''کوئی اور پیشنٹ ہے باہر؟''

''نہیں صاحب۔۔۔۔اب کوئی نہیں ہے''اس نے کہا

''ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔میں گھر جارہا ہوں''اس نے کہا اور اپنی چیزیں سمیٹنے لگا ساتھ ساتھ ان تمام چیزوں کے نام دھرانے لگا جو اسے شاہ ویز نے لانے کو کہی تھی۔

''دو کلو ٹماٹر،ایک درجن انڈے اور ایک پودینہ۔۔۔۔۔۔۔نہیں نہیں ہرا دھنیا۔۔۔۔۔نہیں شاید پودینہ تھا۔۔۔۔۔۔۔پودینہ تھا یا ہرا دھنیا''اس نے سر کھجاتے ہوئے خود سے پوچھا۔

''ہاں!۔۔۔۔۔شاہ ویز کا میسج دیکھتا ہوں''اس نے خود سے کہا اور موبائل اٹھا کر اسکا میسج دیکھنے لگا جب کہ دروازے پر کھڑا اسکا سیکریٹری حیرت سے بت بنا اسی کی دیکھ رہا تھا کہ شاید ڈاکٹر صاحب لاعلاج ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

''ہاں دھنیا لانا تھا۔ صیح ہے اب مجھے یاد رکھنا ہو گا کہ ایک گڈی ہرا دھنیا لینا ہے''وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا جب کہ دروازے پر کھڑا اسکا سیکریٹری اب بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا۔

--------------------*----------*

''سنیے۔۔۔۔۔۔''سوہا نے ایک لڑکے کو روک کر کہا

''جی کہیے؟''اس لڑکے نے پوچھا

''مجھے کامرس ڈپارٹمنٹ کا راستہ بتا دیں''

آپ بی۔ایس کامرس کی اسٹوڈینٹ ہیں؟''اس لڑکے نے شائستگی سے پوچھا

''نہیں میں ایم کام کی اسٹوڈینٹ ہوں لیکن میرا آج فرسٹ ڈے ہے اور مجھے میرا

ڈپارٹمیٹ نہیں

مل رہا" سوہا نے کہا تو لڑکے نے اسے راستہ سمجھانا شروع کر دیا۔ کافی لمبا چوڑا راستہ تھا پر سوہا سمجھ گ ئی اور اس سے شکریہ کہہ کر اسکے بتائے ہوئے راستے کی طرف چلی گ ئی۔

پورے آدھے گھنٹے کے بعد وہ جب اپنی مطلوبہ جگہ پہنچی تو اسکے چودہ طبق روشن ہو گ ئے۔ کیونکہ وہ اسی جگہ کھڑی تھی جہاں سے چلی تھی۔ اسی وقت سوہا کو کسی کے قہقہے کی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو تین لڑکے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک تو وہی تھا جس سے سوہا نے ابھی ابھی راستہ پوچھا تھا۔ وہ غصے سے پیر پٹختی ان کے سر پر پہنچی

"مجھے غلط راستہ کیوں بتایا تم نے" اس نے پوچھا لیکن سوہا کا سب سے بڑا مسلہ یہ تھا کہ اسے غصہ کرنا آتا تھا نہ وہ غصہ کر سکتی تھی۔

"ہم نے آپ کو صیح راستہ بتایا ہے میڈم" اس لڑکے نے مزے سے کہا

''وہ دیکھیں۔۔۔۔۔۔وہ رہا کامرس ڈپارٹمنٹ''ان میں سے ایک لڑکے نے سوہا کے پیچھے اشارہ کیا تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیچھے ہی ایک بڑی سی بلڈنگ پر ''ڈپارٹمینٹ آف کامرس''لکھا تھا۔

''تم۔۔۔۔۔۔تم نے مجھے بے وقوف بنایا۔۔۔۔۔تم لوگوں کی وجہ سے میری کلاس نکل گ ئی۔''اس نے رونا شروع کر دیا اس سے پہلے کے وہ لڑکا کچھ کہتا کسی نے اس لڑکے کو گدی سے پکڑ کر اسکے سر پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا

''آہ۔۔۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔کون ہے''وہ چلاتے ہوئے پیچھے مڑا اور پیچھے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اسکے چودہ طبق روشن ہو گ ئے

''روحا باجی آپ۔۔۔۔''اس لڑکے نے تھوک نگلا

''ہاں میں، کمینے انسان تو نے میری بہن کو تنگ کیا''روحا نے اسے ایک اور تھپڑ رسید کیا

''آپ کی بہن؟''ان میں سے ایک لڑکے نے گھبراتے ہوئے پوچھا

''ہاں! روحا خان کی چھوٹی بہن ہے سوہا خان۔ کیا سمجھے؟''

''سمجھ گئے۔۔۔سب سمجھ گئے''

''آج کے بعد تنگ کیا نا تو۔۔۔۔۔۔''اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ سب ایک ساتھ بولیں نہیں کریں گے

''چلو اب دفعہ ہو خبیثوں۔۔۔۔۔''اس نے ان تینوں سے کہا تو وہ لوگ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے

''تمہیں ہر کسی سے لڑنا ضروری ہوتا ہے''سوہا نے پوچھا

''اور تمہیں ہر جگہ بے وقوف بننا ضروری ہوتا ہے''اس نے دوبدو جواب دیا

''جاؤ اپنی کلاس میں اور اگر دوبارہ کسی نے تنگ کیا نا تو ان سے کہہ دینا کہ تم روحا کی بہن ہو''

''کیوں؟ تم کہاں کی غنڈی لگی ہو؟''اس نے چڑ کر پوچھا

''بیٹا! میں یہاں کی غنڈی ہی ہوں۔ دیکھا نہیں کیسے ان بے غیرتوں کو مار بھگایا''

اس نے فرضی کالر اکڑاتے ہوئے کہا

''ہاں ہاں دیکھا''اس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اپنے ڈپارٹمنٹ کی جانب چل پڑی

--------------------*----------*

منہ کالا کر پٹوں کا، دیتا دہائی ہے

تبدیلی آئی ہے، تبدیلی آئی ہے

وہ پونچھا لگانے کے ساتھ ساتھ زور و شور سے گا بھی رہا تھا

''کاہے کی تبدیلی بھائی؟ تو کل بھی پونچھا دیتا تھا آج بھی پونچھا ہی دے رہا ہے۔ تیرے حالت میں تو کوئی تبدیلی نہیں آئی''سبزیاں کاٹتے شاہ ویز نے کہا

''دیکھ شاہ ویز میرا موڈ پہلے ہی خراب ہے اور میں گانا گا کر اپنا موڈ بہلانے کی کوشش کر رہا ہوں، تو مزید میرا دماغ نہ کھا''شاہ زین بگڑ کر بولا

''نہ تو مجھے ایک بات بتا، یہ تیرا موڈ صرف کام کے دوران ہی کیوں خراب ہوتا

ہے؟''شاہ میر نے پوچھا اور کرسی گھسیٹ کر ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھ کر شاہ ویز کے ساتھ سبزیاں کاٹنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شاہ ویز اکیلا سبزیاں کاٹے گا تو اگلے سال تک جا کر کٹے گی۔

''اچھا سن، وہ پیچھے فرش پر چائے کا دھبا پڑا ہے اسے زرار گڑ کر صاف کرنا''شاہ میر نے جان بوجھ کر شاہ زین کو کہا،

''اور صوفے کے پاس کیچپ گرا ہے اسے بھی صیح سے صاف کرنا''شاہ ویز نے بھی کہا تو اسے آگ لگ گ ئی

''میں اس گھر کی ماسی لگتا ہوں؟''اس نے غصے سے پوچھا۔

''ہاں!''باقی دونوں نے باجماعت کہا۔یہ ان دونوں کی پرانی عادت تھی کہ جب شاہ زین غصے میں ہوتا تھا تو وہ دونوں جان بوجھ کر اسے اور زیادہ غصہ دلاتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ شاہ زین بہت شرارتی تھا ہر وقت کسی نہ کسی کو تنگ کرتا رہتا تھا اور اسے کبھی غصہ نہیں آتا تھا لیکن جب آتا تھا تب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یقیناً آپ سوچ رہے ہوں گے کہ جب اسے غصہ آتا ہو گا تو وہ غصے میں پاگل ہو جاتا ہو گا، اور ابلتے آتش فشاں کا منظر پیش کرنے لگتا ہو گا یا پھر آئی ٹم بم کی طرح پھٹتا ہو گا وغیرہ وغیرہ

اگر آپ ایسا سوچ رہے ہیں تو بلکل غلط سوچ رہے ہیں کیونکہ جب شاہ زین کو غصہ آتا ہے تو وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا کیوٹ لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اتنا کیوٹ لگتا ہے کہ سامنے والے کا دل کرتا ہے، اسے مزید غصہ دلائے۔ بچپن میں بھی ایک سالہ شاہ زین غصہ کرتا تھا تو شاہ میر کو اپنے چھوٹے بھائی پر ٹوٹ کر پیار آتا تھا، وہ جان بوجھ کر اسے چھیڑتا اور اسے مزید غصہ دلاتا

www.novelsclubb.com

"اف۔۔۔۔۔۔۔ہائے میری کمر ٹوٹ گ ئی۔۔۔۔" اسی وقت شاہ زیب لاؤنج پر رکھے صوفے پر آ کر بیٹھا

"لو بھ ئی۔۔۔۔آ گیا ایک اور کام چور" شاہ میر نے آلو چھیلتے ہوئے شاہ زیب پر طنز مارا

''یہ کام چور کس کو بولا؟''شاہ زیب نے تڑپ کر پوچھا۔پورے ایک گھنٹے لگا کر اس نے گھر کے بارہ باتھ روم صاف کیئے تھے اور یہ دونوں اسے کام چور کہہ رہے تھے

''اور نہیں تو کیا جب بھی تم کو کام دیا جائے تم لوگ ایسے ہی دہائی یاں دینا شروع کر دیتے ہو''شاہ ویز نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا

''میرا اس وقت تم لوگوں سے بحث کرنے کا موڈ نہیں ہے''اس نے کہا اور صوفے پر ہی لیٹ گیا

تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب شاہ زل نے بھی انٹری دے دی

''اسلام و علیکم''اس نے گھر میں گھستے ہی سلام کیا تو سب نے ہی سلام کا جواب دیا

''ٹماٹر لائے ہو؟''شاہ میر نے پوچھا

''ہاں لے آیا ہوں۔یہ کھانا اب تک نہیں پکا؟''اس نے ان دونوں کو سبزیاں کاٹتے دیکھ کر پوچھا

"کھانا تو آدھے گھنٹے میں پک جائے گا لیکن اصل کام تو آٹا گوندھنے اور روٹیاں بنانے کا ہے اور وہ کام تو تم ہی کرو گے۔ کیونکہ اس گھر میں تم سے زیادہ اچھی روٹیاں کوئی نہیں بناتا" شاہ ویز نے کہا تو اسکا منہ بن گیا

"یار! وہ ابھی ابھی تو ہوسپٹل سے آیا ہے اسے منہ ہاتھ تو دھو لینے دو" شاہ میر نے شاہ زل کا تھکا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا

"واہ بھئی واہ۔۔۔۔۔۔ یہ محبت میرے لئے نہیں جاگی تھی جب میں سارا دن بار کونسل میں سر کھپانے کے بعد گھر آکر بھی کیس پر ریسرچ کر رہا تھا اور تو نے مجھے سبزیاں کاٹنے بلا لیا" شاہ ویز کو اچھی خاصی تپ چڑھی تھی اسکی شاہ زل کے لئے ہمدردی دیکھ کر۔ شاہ زل کپڑے بدل کر کچن میں گیا اور آٹا چھال کر لایا۔ پھر وہیں ٹیبل پر بیٹھ کر گوندھنے لگا

"یہ شاہ زیب کو کیا ہوا ہے" شاہ زل کی نظر اچانک ہی صوفے پر پڑے شاہ زیب پر پڑی

''انتقال ہو گیا ہے اسکا'' شاہ زین اپنا کام ختم کر کے ابھی آیا تھا اور وہ بھی وہیں بیٹھ گیا

''اور شاہ رخ کدھر ہے'' اسے شاہ رخ کی کمی محسوس ہوئی تو پوچھ بیٹھا۔

''ہونا کہاں ہے؟ وہ مستقبل کا کرکٹر، بیٹھا ہو گا ابا سے چھپ کر کسی کرکٹ گراؤنڈ میں'' شاہ ویز نے جواب دیا

''اور تو فارغ کیوں بیٹھا ہے؟ لے یہ مٹر چھیل'' بات کرتے کرتے اسکی نظر شاہ زین پر پڑی تو اسے مٹر کا پیالہ پکڑا دیا، وہ بس صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گیا۔ کیا کرتا؟ شاہ ویز تھا تو اسکا بڑا بھائی، اب اسکو ڈانٹ تو نہیں سکتا تھا نا!

''ایک بات سوچ رہا تھا میں، یہ شاہ رخ کی آجکل جن لڑکوں سے دوستی چل رہی ہے، وہ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے'' شاہ زل نے شامیر کو دیکھتے ہوئے کہا

''صیح کہہ رہے ہو تم، مجھے بھی وہ تینوں لڑکے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔ ایک تو عمر میں بھی اس سے بڑے ہیں اوپر سے اسکی یونیورسٹی کے بھی نہیں ہیں'' شاہ میر نے کہا

''تو تمہیں اسے سمجھانا چاہیئے''شاہ ویز فکر مندی سے بولا

''میں سوچ رہا تھا کہ اسے سمجھاؤں لیکن پھر میری اس سے بات ہی نہیں ہو سکی''

شاہ میر نے کہا

''ارے کوئی اس مریل گھوڑے سے بھی کام کروالو یا سارے کام میں ہی کروں''

شاہ زین نے دہائی دیتے ہوئے شاہ زیب کی طرف اشارہ کیا جو صوفے پر مزے سے

سویا ہوا تھا،اس سے پہلے کے کوئی اسے جواب دیتا،لاؤنج کا دروازہ دھڑام سے کھلا

اور شاہ رخ گرتا پڑتا اندر داخل ہوا

''شاہ رخ۔۔۔۔۔''اسے دیکھ کر سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔اس

لیئے نہیں کہ بالی وڈ کا شاہ رخ خان تشریف لایا تھا بلکہ اس لیئے کہ صاحبزادے

خون میں لہولہان،زخمی حالت میں گھر میں داخل ہوئے تھے

''کیا ہوا شاہ رخ؟کس نے کیا ہے یہ؟''سب ہی تقریباً بھاگتے ہوئے اس کے پاس

گیئے۔

''تمہارے تو سر سے بھی خون بہہ رہا ہے۔ تم یہاں بیٹھو میں ابھی آیا۔۔۔۔۔'' شاہ زل نے اسکے سر سے بہتا خون دیکھ کر کہا اور اپنے کمرے کی طرف بھاگا جہاں اسکا فرسٹ ایڈ باکس رکھا تھا، باقی سب اس سے سوال جواب کر رہے تھے۔ چیخ و پکار کی آواز سن کر کافی دیر سے انتقال فرمائے ہوئے شاہ زین صاحب بھی جاگ گ ئے تھے۔

''کیا ہوا اسکو؟'' اس نے شاہ زیب نے وہاں کھڑے افراد سے پوچھا

''بھائی۔۔۔۔۔ وہ مجھے نا۔۔۔۔۔ ان لڑکوں نے مارا ہے'' شاہ رخ نے روہانسے لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

''کن لڑکوں نے'' سب نے پوچھا۔ شاہ زل اسکی پٹی کرنے لگا

''وہ جو کرکٹ اکیڈمی میں میرے ن ئی ے دوست بنے تھے'' اس نے بتایا

''میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کے مجھے وہ لڑکے ٹھیک نہیں لگتے'' شاہ زل نے فرسٹ ایڈ باکس بند کرتے ہوئے کہا

''لیکن ان لڑکوں نے تمہیں مارا کیوں؟'' شاہ ویز نے پوچھا

''وہ لڑکے اسمگل کی ہوئی ڈرگز بیچتے ہیں۔انہوں نے مجھے کہا تو میں نے منع کر دیا، پھر وہ زبردستی کرنے لگے تو میں نے اکیڈمی کے اونر کو شکایت کر دی کہ یہ لڑکے یہاں ڈرگز بیچتے ہیں۔ان لوگوں کو پتہ چلا کہ میں نے کمپلین کی ہے تو مجھے دھمکی دے کر گئے کہ مجھے چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔۔آہ۔۔۔۔شاہ زل بھائی یہ کون سی دوا لگائی ہے اتنی جلن ہو رہی ہے'' بات کرنے کے دوران ہی وہ چیخ پڑا جس سے سب ہی بدمزا ہو گئے

''ابے تو آگے تو بتا۔۔۔'' شاہ زیب نے چڑ کر کہا

''ہاں ہاں بتا رہا ہوں۔۔۔۔پھر جب میں کرکٹ اکیڈمی سے باہر نکل رہا تھا تو ان لوگوں نے۔۔۔۔۔آہ۔۔۔۔ہائے اللہ!۔۔۔مارا مجھے ان لوگوں نے ۔۔۔۔اف بہت درد ہو رہا ہے'' وہ قصہ سنانے کے ساتھ ساتھ دہائی بھی دیتا جا رہا تھا

''تمہیں شرم نہ آئی مار کھا کر گھر آتے ہوئے؟''پہلا سوال شاہ زین کی جانب سے

''اور تمہیں اپنی عقل استعمال کرنے کس گدھے نے کہا تھا۔کیا ضرورت تھی کمپلین کر کے بلا اپنے سر لینے کی؟''دوسرا سوال شاہ میر کی جانب سے

''جب وہ لوگ تمہیں دھمکا کر گئے تھے تو تم وہاں رکے ہی کیوں؟ہم میں سے کسی کو کال نہیں کر سکتے تھے؟''تیسرا سوال شاہ زیب کی جانب سے

''بس بھی کر دو تم لوگ۔۔۔۔بے چارے سے سوال پر سوال کئے جا رہے ہو۔پہلے ہی وہ مار کھا کر آیا ہے''شاہ رخ کو سمجھ نہیں آیا کہ شاہ زل نے اس سے ہمدردی کی ہے یا طنز۔

''ہاں!تو ایسا کون سا عظیم کام کر کے آگیا ہے یہ''شاہ زیب کو اپنی نیند خراب ہونے کا دکھ کھایا جا رہا تھا

''ان کے گھر کا ایڈریس ہے تمہارے پاس؟''شاہ ویز کی جانب سے پہلا سوال

''نہیں۔۔۔۔''

www.novelsclubb.com

''اچھا تو ان کا کوئی فون نمبر؟''دوسرا سوال

''ہے تو صیح۔۔۔۔۔لیکن اس وقت ان تینوں کا فون آف ہے''

''تو یہ تو معلوم ہو گا کہ اس وقت وہ لوگ کہاں ہوں گے''تیسرا سوال

''بھائی بس کر دے۔۔۔۔یہ تیری عدالت نہیں ہے کہ تم سوال پر سوال کی ئے جاؤ''شاہ زین نے اسے یاد دلایا جس کے اندر ایک وکیل کی روح پورے طریقے سے جاگ چکی تھی۔

''اسکو کیسے پتہ ہو گا کہ وہ لوگ اس وقت کہاں ہوں گے''شاہ میر نے بھی اسے لتاڑا

www.novelsclubb.com

''نہیں مجھے معلوم ہے کہ وہ لوگ کہاں ہوں گے''شاہ رخ نے کہا

''تو پھر بتاؤ نا۔۔۔منہ بند کر کے کیوں بیٹھے ہو''شاہ ویز نے کہا لیکن اس سے پہلے وہ کچھ بولتا شاہ زیب بول پڑا

''تم نے انکا ٹھکانہ معلوم کر کے کیا کرنا ہے؟''

''مارنا ہے ان تینوں کو''اس نے غصے سے کہا

''میرے منہ کی بات چھین لی تم نے۔ان بے غیرتوں نے اتنی بری طرح مارا میرے بھائی کو ہم چھوڑ دے اسے۔۔۔''شاہ زین بھی جوش سے بولا تو باقی سب نے بھی اس سے اتفاق کیا

''شاہ رخ اٹھو اور چلو ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔''

''پر میرا کیا کام؟''وہ گھبرا گیا

''مرد بنو شاہ رخ۔۔۔اپنے بھائیوں کے ساتھ جا رہے ہو تم''شاہ زین نے اسے لتاڑا

www.novelsclubb.com

''بلکل!،ایسا مزا چکھائے گے نا ان لوگوں کو کہ ہمیشہ یاد رکھے گے''شاہ زل بھی غصے سے بولا۔شاہ رخ کی یہ حالت دیکھ کر ان پانچوں کا خون کھول رہا تھا

--------------------*----------*

''صفا بی بی۔۔۔۔۔مروہ بی بی۔۔۔جلدی نیچے آجائے۔کھانا لگ گیا ہے''

مالزمہ نے سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر اوپر کی جانب منہ کر کے آواز لگائی اور پھر کچن میں چلی گ ئی۔ تھوڑی دیر بعد دو سولہ سولہ سال کی ہم شکل لڑکیاں نیچے اترنے لگی۔ایک ہی جیسی شکل،ایک ہی جیسا قد کاٹھ،ایک ہی جیسے کپڑوں میں ملبوس،فرق صرف اتنا تھا کہ ایک لڑکی شرمیلی سی تھی اور انسانوں کی طرح سیڑھیاں اترتے ہوئے آرہی تھی۔جب کہ دوسری والی سیڑھیوں کی ریلنگ پر بیٹھی پھسلتے ہوئے نیچے آرہی تھی۔

"جو سیڑھیوں سے شرافت سے اتر رہی ہے اسکا نام ہے مروی عرفات۔انتہائی نازک مزاج،شرمیلی اور معصوم لڑکی ہے یہ۔اور خالصتاً انسانوں سے ہی تعلق رکھتی ہے

اور جو دوسری والی ہے اسکا نام ہے صفا عرفات۔کہا جاتا ہے اسکا تعلق بندروں کی کسی نسل سے ملتا ہے۔شاید بچپن میں جنگل سے بھٹک کر انسانوں کے قبیلے میں پہنچ گ ئی تھی لیکن افسوس۔۔۔۔۔۔ساری عمر انسانوں کے ساتھ گزارنے کے

باوجود بھی وہ اپنا فطری بندر پنا چھوڑ نہ سکی۔۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم ابو۔۔۔۔۔۔" مروی ڈائی نگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بولی

"و علیکم اسلام! یہ صفا کہاں ہے" ٹیبل کی دوسری جانب بیٹھے عرفات صاحب نے اسکے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا

"میرے ساتھ ہی آئی تھی لیکن پتہ نہیں کہاں گ ئی؟" مروٰی نے ڈونگے میں سے سالن نکالتے ہوئے حیرت سے کہا

دوسری طرف صفا کچن میں کھڑی یہاں وہاں کچھ تلاش کر رہی تھی

"ایسی کون سی جگہ رکھوں کے چندابی کو پانچ منٹ بعد نظر آئے" اس نے پر سوچ نظروں سے چولہے کو دیکھا جہاں چائے کا پانی گرم ہونے چڑھا تھا

"آئی یڈیا۔۔۔۔۔۔" وہ چہکی

"جب چندابی پانچ منٹ بعد ٹی بیگ نکالنے کے ل ئے کیبنٹ کھولے گی

تو۔۔۔۔۔۔۔"اس نے شرارتی مسکان چہرے پر سجا کر سوچا پھر کیبنیٹ کا دروازہ کھول کر اپنی مٹھی میں دبائی شے اس میں رکھ کر دروازہ بند کر دیا اور کچن سے باہر آگئی

"کہاں تھی میری گڑیا۔۔۔۔"اسے ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھتا دیکھ کر عرفات صاحب نے پوچھا۔۔۔۔۔جی ہاں !اس نے کرسی نکالنے کی زحمت نہیں کی تھی بلکے سیدھا سیدھا ٹیبل پر ہی چڑھ کر بیٹھ گئی تھی

"تم کبھی انسانوں والے کام نہ کرنا۔۔۔۔"مروی نے خفگی سے کہا تو صفا نے اسے منہ چڑایا اور عرفات صاحب کی جانب متوجہ ہوئی

"ابو میں کچن میں ہاتھ دھو رہی تھی"اس نے کہا اور پلیٹ ہاتھ میں لے کر اسیگیٹھی کھانے لگی

"بیٹا پرسوں سے آپ کے پیپر ہیں۔۔۔۔کچھ تیاری بھی ہے؟"انہوں نے صفا سے پوچھا

www.novelsclubb.com

''ایسی ویسی۔۔۔۔۔اس بار تو میں نے ہی ٹاپ کرنا ہے''اس نے فرضی کالر جھاڑے

''اور تم ہر بار یہی کہتی ہو''مروٰی نے کہا

''وہ تو میں اس لئے ٹاپ نہیں کرتی کہ اگر میں ٹاپ پر آگئی تو تمہارا کیا ہو گا۔تم ایویں مجھے دیکھ دیکھ کر روتی رہو گی۔بس یہی سوچ کر ٹاپ نہیں کرتی''اس نے شان بے نیازی سے کہا

''چندابی۔۔۔۔۔ذرا چائے تو لائے''صفا سے شاید صبر نہیں ہو رہا تھا اس لئے چیخی۔آخر جو کارنامہ وہ کچن میں کر کے آئی تھی اس کا نتیجا بھی تو دیکھنا تھا

''ہائے اللہ۔۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔۔۔ارے۔۔۔۔چھپکلی!ہائے کوئی بچاؤ مجھے''

تھوڑے ہی دیر میں چندابی چیختی چلاتی باہر آئی۔

''کیا ہوا چندابی؟مروی اور عرفات صاحب پریشانی سے کھڑے ہو گئے جب کہ صفا سکون سے بیٹھی ہوئی تھی

''صاحب جی۔۔۔۔۔وہ وہاں۔۔۔۔۔۔ کیبنیٹ میں۔۔۔۔''وہ بری طرح ہانپ رہی تھیں

''کیا ہے کیبنیٹ میں؟''

''چھپکلی،اور وہ بھی نقلی''چندابی کے بجائے صفا نے جواب دی

''صفا!!!''عرفات صاحب نے ناراضگی سے اسے پکارا

''جی ابو۔۔۔۔۔''اس نے معصومیت کی انتہا کر دی

''یہ چھپکلی کیوں رکھی تم نے''

''ایسے ہی دل چاہ رہا تھا میرا''شرافت سے جواب آیا

''یہ صفا بی ہمیشہ ہی ایسا کرتی ہیں۔ کبھی لال بیگ کبھی سانپ تو کبھی چھپکلی لا کر مجھے ڈراتی ہیں''چندابی نے خفگی سے کہا

''آپ ناراض نہ ہو میں سمجھاتا ہوں اسے''عرفات صاحب نے معذرت خوانہ انداز میں کہا تو وہ واپس کچن میں چلی گ ئی

''کیوں کرتی ہو چندابی کو تنگ''عرفات صاحب نے ٹیبل کے اوپر چڑھ کہ بیٹھی صفا کہ کان مڑوڑے

''آہ۔۔۔کیا کروں انکو تنگ کرنے میں مزا ہی اتنا آتا ہے''اس نے ناک چڑاتے ہوئے کہا

''تم سدھر جاؤ۔۔۔ورنہ کسی دن مار کھاؤ گی مجھ سے''انہوں نے مصنوئی غصے سے کہا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گ ئے۔

''ویسے ابو یہ چندابی کارٹون نہیں لگتی''اس نے شرارت سے پوچھا

''بہت بری بات ہے صفا''مروی اور عرفات صاحب نے ایک ساتھ کہا اور اس سے پہلے کہ صفا کوئی جواب دیتی چندابی ایک مرتبہ پھر سے بھاگتی ہوئی اور چلاتی ہوئی باہر آئی۔

''اب کیا ہوا چندابی؟''مروی نے حیرت سے پوچھا

''وہ جی!۔۔جو نقلی چھپکلی ہے نا۔۔میں اسے دیکھ کر پھر سے ڈر گ ئی''انہوں نے

معصومیت سے کہا تو سب کی ہنسی چھوٹ گ ئی

--------------------*----------*

''اف۔۔۔۔۔اتنی گرمی ہے ڈپارٹمنٹ سے مین گیڈ تک جاتے جاتے کہیں میں پگھل ہی نہ جاؤ میں''سوہا نے تپتے سورج کو دیکھتے ہوئے کہا

''پیدل ہی جانا پڑے گا''اس نے سوچا اسی وقت ایک لال رنگ کی گاڑی اسکے پاس آکر رکی۔اندر بیٹھے شخص نے فرنٹ شیشہ نیچے کیا اور سوہا کی طرف دیکھا

''ہیلو مس! کیا ہم آپکی مدد کر سکتے ہیں؟''لڑکے نے پوچھا اسکے ساتھ اسکے دو دوست بھی تھے

www.novelsclubb.com

''کیسی مدد؟''سوہا نے حیرت سے اسے دیکھا

''مطلب یہ کہ۔۔۔۔ہم آپ کو مین گیڈ تک لفٹ دے سکتے ہیں''لڑکے نے اپنا سن گلاسز نیچے کرتے ہوئے کہا

''نو تھینکس میں چلی جاؤں گی''سوہا نے خون کے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

''ارے۔۔۔۔ایسے کیسے چلی جاو گی۔ہم نے کہانا ہم چھوڑ دیں گے''

''زبردستی ہے کیا؟''سوہا نے غصے سے پوچھا

''ہاں ہے زبردستی''لڑکا گاڑی سے اتر آیا

''چلو بیٹھو۔۔۔میں ہر کسی کو آفر نہیں کرتا لیکن جو لوگ خاص ہوتے ہیں انکو آفر کرتا ہوں''اس نے خباثت سے کہہ کر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا جہاں ایک اور لڑکا دانت نکالے بیٹھا تھا۔

''میرے ساتھ بدتمیزی کی نا تو میں۔۔۔۔۔۔۔۔''

''تو میں کیا؟ایچ اوڈی کو شکایت کرو گی؟''لڑکے نے مذاق اڑتے ہوئے کہا

''اگر دوبارہ کوئی تنگ کرے تو اسے کہہ دینا کہ تم روحا کی بہن ہو''اسکے کان میں روحا کہ الفاظ گونجے

''نھیں ایچ اوڈی کو شکایت نہیں کروں گی بلکہ اپنی بہن سے کروں گی''اس نے رعب سے کہا تو لڑکے نے حیرت سے سوہا کو دیکھا

''بہن۔۔۔۔کیا کہا بہن؟''اس نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا اور پھر قہقہ لگا کر ہنس پڑا''لڑکیاں اپنے باپ کو شکایت کرتی ہیں، بھائی کو کرتی ہیں اور یہ بہن کو شکایت کرنے کی بات کر رہی ہے ہاہاہا۔۔۔۔''لڑکا نے اپنے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ لوگ بھی قہقہ لگانے لگے

''اچھا ذرا اپنی بہن کا نام۔۔۔۔۔۔''چھ انچ لمبی اور چھ انچ چوڑی چمڑے کی ہیل والے چپل اس لڑکے کے سر پر آ کر لگی تو اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گ ئے اور سر گھوم گھوم گیا

''روحا نام ہے اسکی بہن کا''روحا چلتے ہوئے سوہا کے برابر آ کھڑی ہوئی اور سوہا کے حصے کا جواب دیا

''رر۔۔۔۔روحاب۔۔باجی۔۔۔۔آپ؟''لڑکے نے ہکلاتے ہوئے پوچھا

''ہاں میں آخری بار تجھے کیا سمجھایا تھا؟یونیورسٹی کی کسی لڑکی کو تنگ نہ کرنا اور تو میری ہی بہن کو چھیڑ رہا تھا''روحا نے کہتے ساتھ ہی اسے گدی سے پکڑا اور اسکا سر

گاڑی کی بونٹ پر رکھ دیا

"نن۔۔۔۔ نہیں روحا باجی۔۔۔ میں انکو تنگ نہیں کر رہا تھا میں تو بس انکی مدد کر رہا تھا۔ یقین نہ آئے تو میرے دوستوں سے پوچھ لے" لڑکے نے منت آمیز لہجے میں کہا اسکی گردن روحا کے ہاتھ میں ہی تھی

"کہاں ہے تیرے دوست؟ جن بھوتوں سے یارانہ رکھا ہوا ہے کیا؟" روحا نے اسکے سر پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے پوچھا۔ لڑکے نے ذرا سا چہرہ اٹھا کر گاڑی کے اندر جھانکا تو اسکے دونوں دوست غائب تھے

"باجی پلیز! مجھے چھوڑ دے۔ میں تو بس یہ سوچ کر انکی مدد کر رہا تھا کہ اتنی دھوپ میں یہ کہاں تک پیدل جائے گی میں چھوڑ آتے ہوں" اس نے روہانسے انداز میں کہا

"اچھا۔۔۔۔۔۔" روحا نے اسکی گردن چھوڑ دی وہ جلدی سے سیدھے ہوا

"مدد کر رہے تھے نا! چلو پھر دو گاڑی کی چابی" روحا نے کہا تو اس نے آنکھیں پھاڑ کر

اسے دیکھا

"کک۔۔۔۔کیا مطلب"

"چابی دو اپنی گاڑی کی ہمیں گھر جانا ہے" روحا نے اطمینان سے کہا

"لیکن۔۔۔۔۔۔"

"تم دیتے ہو کہ میں اتاروں جوتی؟" روحا نے غصے سے اپنی دوسری سینڈل کی طرف ہاتھ بڑھایا

"نہیں نہیں۔۔۔۔اسے وہیں رہنے دیں پلیز! ہیں ودیتا ہوں چابی۔۔۔۔یہ لیں" لڑکے نے جلدی سے چابی اسکی جانب بڑھائی۔پہلے ہی پوری یونیورسٹی اسکی ویڈیو بنا رہی تھی۔صرف اسکی۔۔۔۔کیونکہ روحا کی ویڈیو بنانے کی کسی میں ہمت نہ تھی

"شاباش۔۔۔۔۔چلو سوہا بیٹھو" اس نے لڑکے کے ہاتھ سے چابی لیتے ہوئے فرنٹ سیٹ کے برابر والا دروازہ کھولا اور اسے بیٹھنے کا کہا

"اب گاڑی تجھے کل تک مل جائے گی۔" روحا نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا لڑکے

نے کچھ کہنے کے ل ئے منہ کھولا

''کل کا مطلب کل۔۔۔۔اور اگر زیادہ بکواس کی تو اگلے ہفتے ملے گی'' روحا نے کہتے ہوئے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور زن سے گاڑی لے کر یہ جا وہ جا۔ لڑکا سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا۔ اگر روحا نے کہا تھا کہ گاڑی کل واپس کرے گی تو اسکا مطلب تھا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گاڑی اسے حالت میں ملے گی کہ اسے ردی والا بھی خریدنے پر راضی نہ ہو۔

''ہائے۔۔۔۔میری بارہ لاکھ کی گاڑی۔۔۔۔'' وہ رو دیا

-----------------------*------------

وہ عشا کی نماز پڑھ کر اٹھے اور لاؤنج میں آئے۔ لاؤنج کی سامنے والی دیوار پر ٹھیک صوفے کے اوپر ایک لارج سائز کا فریم تھا۔ جس میں تین افراد کی تصویر تھی۔ وہ تصویر کو اداسی سے دیکھنے لگے

ایک ستائیس سالہ حسین خاتون کے دائیں بائیں دو بچیاں کھڑی تھیں جن کی

عمریں لگ بھگ چھ سال تھیں۔دونوں بچیاں ہم شکل تھیں۔دونوں نے ایک جیسے فراک پہن رکھے تھے۔دونوں بچیوں میں اگر فرق تھا تو صرف آنکھوں کا۔ایک کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھی تو دوسری کی ہلکے سبز رنگ کی۔نیلی آنکھوں والی کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی جبکہ سبز آنکھوں والی کے چہرے پر شرارت چمک رہی تھی۔اسکے ہنٹوں پر شرارتی مگر معصوم سی مسکراہٹ تھی۔

"تمہارے جانے کے بعد میرے پاس ایک ہی تو سہارا تھا ناعلہ۔۔۔۔لیکن قسمت نے وہ سہارا بھی مجھ سے چھین لیا۔" وہ تصویر کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

آنکھوں میں کرب ہی کرب تھا

"کہاں چلی گی میری بیٹیاں! نا جانے کتنی بڑی ہو گئی ہوں گی؟ پتہ نہیں انہیں میں یاد بھی ہوں گا یا نہیں؟" وہ اکیلے اکیلے بولے جا رہے تھے

"واپس آجاؤ۔میری صفا۔۔میری مروٰی۔۔۔۔" نیچے والے فلور سے آتی آوازوں نے انکی سوچوں کا تسلسل توڑا

''لگتا ہے یہ نکمے لڑکے واپس آگ ئے۔دیکھتا جا کر اب کون سا کارنامہ انجام دے کر آئے ہیں''انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا اور آنکھو پر چشمہ لگاتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے۔اگر وہ زندہ تھے تو اپنے بھتیجوں کی وجہ سے جنہوں نے نزاکت صاحب کو کبھی یہ محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ وہ دنیا میں اکیلے رہ گ ئے ہیں

--------------------*----------*

''اسلام و علیکم بابا جان!''دونوں بہنوں نے گھر میں داخل ہوتے صداقت صاحب کو سلام کیا۔

''و علیکم اسلام!آگ ئی میری شہزادیاں''انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

''ہاں آگ ئی اور یہ بھی پوچھ ئے کے کون سا کارنامہ انجام دے کر آئی ہے یہ'' سوہانے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ناراضگی سے کہا تو صداقت صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا

''ہمیشہ سے روحا غصے میں رہتی ہے لیکن آج تم غصے میں ہو خیریت''

''سب خیریت ہے باباجان! بس یہ آپکی ایک عدد بے وقوف بیٹی ہے نا، یہ ہر کسی سے ڈر جاتی ہے پھر مجھے پہنچنا پڑتا ہے اسکی مدد کو آنا پڑتا ہے تو اسکو وہ بھی برا لگتا ہے''

انکے برابر بیٹھی روحا نے اطمینان سے کہا

''مجھے کوئی بتائے گا بھی کہ کیا ہوا ہے؟''صداقت صاحب نے ان دونوں کو ٹوکا تو

سوہا نے یونیورسٹی کی ساری روداد کہہ سنائی

''شاباش! بہت اچھا کیا تم نے۔ایسے بے شرم لڑکوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا چاہیئے''صداقت صاحب نے روحا کو داد دی تو سوہا نے اپنا سر پیٹ لیا۔

''یہ کیوں اپنا سر پیٹ رہی ہے؟''

''چھوڑیں اسکو باباجان! ذرا احمد علی کو تو بلائیے''

''ابھی بلاتا ہوں۔احمد علی۔۔۔۔احمد علی''

''جی صاب جی۔۔۔۔''وہ دوڑا دوڑا آیا

''یہ لو احمد علی۔یہ میری ایک دوست کی گاڑی ہے تم آج اس پر بازار جاؤ اور مہینے

بھر کا راشن لے کر آؤ۔"اس نے احمد کی طرف چابی بڑھائی تو اسکی باچھیں کھل گ ئی

"جی بی بی جی۔۔۔۔میں یوں گیا اور یوں آیا"اب یہ بات تو پورے محلے کو معلوم تھیکہ احمد علی اگر گاڑی لے کر نکل جائے تو وہ چار پانچ گھنٹے سے پہلے واپس نہیں آتا اور جب واپس آتا ہے تو گاڑی کا وہ حال ہوتا ہے کہ گاڑی کا مالک بس خود کشی کر لے

"بہت غلط کیا روحا۔مانا کہ احمد علی کے پاس لائی سنز ہے لیکن اول تو اسے ٹھیک طرح گاڑی چلانی نہیں آتی،وہ گاڑی پوری طرح تباہ کر کے لائے گا دوم یہ کہ اس گاڑی کے کاغذات تو ہمارے پاس ہے ہی نہیں اگر راستے میں پولیس نے روک کر کاغذات طلب کر لئے تو؟۔۔۔۔۔"سوہا نے پریشانی سے کہا

"میری جان۔۔۔۔احمد علی کو گاڑی اسی لئے تو دی ہے کہ وہ تباہ کر دے اور دوسرا یہ کہ تم سے کس نے کہا کہ گاڑی کے کاغذات نہیں ہیں؟کاغذات ڈش بورڈ میں ہی رکھے ہیں۔روحا کوئی کام ادھورا نہیں کرتی"

''اب تم دونوں لڑنا بند کرو اور منہ ہاتھ دھو کر کھانے کی ٹیبل پر آؤ'' صداقت صاحب نے کہا تو وہ دونوں جی بابا جان کہہ کر اٹھ گئی

--------------------*----------*

''ارے! اسے کیا ہوا ہے'' نزاکت صاحب سیڑھیاں اتر کر نیچے والے فلور پر آئے تو سامنے ہی لاؤنج میں پٹیوں میں جکڑے شاہ رخ کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے

''صاحب زادے مار کھا کر آئے ہیں'' شاہ زیب نے کہا

''کیا؟ لیکن کس نے مارا اسے اور کیوں؟'' وہ پریشان ہو گئے

''آپ بیٹھے چاچو میں بتاتا ہوں'' شاہ میر نے انہیں کرسی لا کر دی رووہ بیٹھ گئے پھر اس نے انہیں ساری بات بتا دی

''تو تم لوگوں نے ان لڑکوں کے ساتھ کیا کیا؟'' ساری بات سننے کے بعد انہوں نے پوچھا

''کرنا کیا تھا چاچو۔۔۔ ہم ان لڑکوں کے پاس گئے اور انکی ٹھیک ٹھاک دھلائی

کری۔اتنے سوکھے سوکھے سے لڑکے تھے تین تھپڑوں میں ہی انکی ہوا نکل گ ئی اور وہ ہاتھ جوڑ کر معافیاں مانگنے لگے''کچن سے نکلتے شاہ ویز نے تفصیل سے بتایا

ویسے ہی اسے لڑنے بھڑنے کا کچھ زیادہ ہی شوق تھا

''اور یہ جناب ان تنکے جیسے لڑکوں سے مار کھا کر آگ ئے۔سچ میں شاہ رخ تو نے تو ناک کٹوادی ہماری''شاہ زین نے کہا

''اب کیا ہو گا؟اگر ڈیڈ نے مجھے اس حالت میں دیکھ لیا اور انہیں ساری بات معلوم ہو گ ئی تو وہ میری کرکٹ بند کروادیں گے۔پہلے ہی اتنی مشکلوں سے کرکٹ اکیڈمی میں داخلا کرایا تھا میرا''شاہ رخ نے روتے ہوئے کہا

''ایک تو تم ہر وقت رونے بیٹھ جاتا ہے۔کچھ نہیں ہو گا ڈیڈ ہو گا تو ابھی سے جا کر اپنے کمرے میں سو جا۔اور صبح ڈیڈ کے آفس جانے سے پہلے تک کمرے سے مت نکلنا''شاہ زیب نے مفت مشورہ دیا

''اور ڈیڈ پوچھے گے نہیں کہ میں صبح ناشتے کی ٹیبل پر کیوں نہیں آیا''

''وہ پوچھے گے تو ہم کہہ دے گے کہ تمہارے طبیعت خراب ہے سمپل''شاہ زیب نے جواب دیا

''ہم میں سے کوئی ڈیڈ کو نہیں بتائے گا کہ تمہارا جھگڑا ہوا ہے۔چاچو آپ بھی نہ بتائے گا''شاہ میر نے اسے تسلی دی

''ٹھیک ہے بیٹا میں کچھ نہیں بتاؤ گا لیکن آئندہ تم نے ایسے لڑکوں سے دوستی نہیں کرنی ہے''انہوں نے شاہ رخ کو تنبیہہ کی

''جی چاچو۔۔۔۔۔''اس نے کہا

''جاب اپنے کمرے میں جا اس سے پہلے کہ ڈیڈ آجائے''شاہ زین نے کہا تو وہ اٹھ کر کھڑا ہونے لگا

''یہ۔۔۔۔۔۔یہ کیا ہوا تمہیں شاہ رخ؟''لاؤنج میں امانت صاحب کی آواز گونجی تو نزاکت صاحب سمیت سب ساکت رہ گئے

''ڈڈ۔۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔''شاہ رخ کے منہ سے خوف زدہ آواز نکلی

-------*----------*----------

''ڈڈ۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔''شاہ رخ کی خوف زدہ آواز لاؤنج میں گونجی

''یہ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔؟''امانت صاحب نے پوچھا

''ڈید!۔۔۔وہ۔۔۔۔۔''وہ گڑبڑا گیا

''کیا وہ؟ بولو بھی کیا ہوا ہے؟''امانت صاحب نے گرج دار آواز میں کہا تو اس نے گھبرا کر مدد طلب نظروں سے اپنے بھائی یوں کو دیکھا لیکن سارے بے شرم بد تمیز بھائی اپنے اپنے کام میں ایسے مصروف ہو گئے تھے جیسے شاہ رخ کو جانتے ہی نہ ہوں پہچانتے ہی نہ ہوں

''اصل میں ڈیڈ میرا۔۔۔۔۔''وہ ہچکچایا

''تم بتا رہے ہو یا میں اتاروں جوتی؟''انہوں نے غصے سے پوچھا، حالانکہ یہ ڈائی یلاگ ماؤں کے بولنے کا ہوتا ہے لیکن کیا کیجیے امانت صاحب ان لڑکوں کے باپ اور ماں دونوں تھے

www.novelsclubb.com

''کیوں غصہ کر رہے ہیں ڈیڈ؟اس بے چارے کا راستے میں ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا''

شاہ زل نے امانت صاحب کو غصے میں دیکھ کر جلدی سے جھوٹ بولا

''ہاں ہاں۔۔۔۔بھائی صیح کہہ رہے ہیں،میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا''اس نے جلدی سے اسکی ہاں میں ہاں ملائی اور تشکر آمیز نظروں سے شاہ زل کو دیکھا

''تو اتنا خوش ہو کر کیوں بتا رہے ہو؟''امانت صاحب کی مشکوک آواز نے پھر اسے گڑ بڑا دیا

''ویسے اگر ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو تمہاری بائی یک کیوں باہر صیح سلامت کھڑی ہے اسے کیوں ایک خراش بھی نہ آئی؟''انہوں نے پھر تشویش سے پوچھا تو اب کی بار سب ہی گڑ بڑا گ ئے

''ہاں تو ڈیڈ آپ سے کس نے کہا کہ بائی یک کا بھی ایکسیڈینٹ ہوا؟ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف شاہ رخ کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے''شاہ زین نے ذرا گھما پھرا کر کہا

''کیا مطلب؟''

''اسکا مطلب یہ ڈیڈ کہ جب شاہ رخ کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا تو بائی یک گھر پر تھی اور یہ پیدل گھر سے باہر گیا تھا'' شاہ زیب نے جلدی سے بات کو سنبھالا تو شاہ زین نے اسے داد دی

''تو یہ بنا بائی یک کے باہر کیا کرنے گیا تھا؟'' ایک اور مصیبت

''وہ۔۔۔۔۔۔دھنیا لینے گیا تھا، میں نے بھیجا تھا'' شاہ میر نے خاصی سنجیدگی سے جھوٹ بولا

''لیکن۔۔۔۔۔۔'' وہ کچھ کہنا چاہتے تھے جب نزاکت صاحب نے انکی بات کاٹی

''ارے بھائی جان۔۔۔۔آپ ابھی آئے ہیں، پہلے فریش ہو جائیے یہ باتیں تو ہوتی رہے گی''

''اچھا! میں آتا ہوں'' انہوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگے لیکن جانے سے پہلے انہوں نے ایک بار پھر شاہ رخ کو مشکوک نظروں سے دیکھا۔

''آہ۔۔۔۔۔۔میرا سر گھوم رہا ہے''اس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھاما

''میرا خیال ہے مجھے آرام کرنا چاہیئے''اس نے آسکار آیوارڈ جیت جانے کی حد تک اداکاری کی انتہا کر دی اور اپنے چکراتے سر (اداکاری کی حد تک) کو تھامتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

اسکے جانے کے بعد امانت صاحب نے ایک نظر اپنے باقی بیٹوں کی طرف ڈالی تو وہ لوگ جو یہ تماشہ کافی مزے سے دیکھ رہے تھے جلدی جلدی اپنے اپنے کاموں میں لگ گ ئے۔امانت صاحب گہری سانس لیتے ہوئے اپنے کمرے کے اندر چلے گ ئے تھے۔

www.novelsclubb.com

پیچھے سارے بھائی ریلیکس ہو کر بیٹھ گ ئے جیسے برطانیہ فتح کر آئے ہوں۔جب کہ نزاکت صاحب کی کافی دیر سے کنڑول کی ہوئی ہنسی چھوٹ ہی گ ئی

''تم لوگ کبھی نہ سدھرنا''انہوں نے ہنستے ہوئے کہا

--------------------*----------

''ڈیڈ۔۔۔چاچو!''شاہ زین نے اسٹڈی روم کے دروازے جھانکتے ہوئے کہا

''ہاں بیٹا بولو!''

''آپ دونوں کے جو ایک عدد ن ئی ے دوست بنے ہے نا عرفات

اشتیاق۔۔۔۔''

''ہاں! ہاں کیا ہوا انہیں''

''کچھ ہوا نہیں ہے۔وہ آپ دونوں سے ملنے آئے ہیں۔نیچے ڈرائی نگ روم میں

ہیں''

''اچھا! چلو تم انہیں کمپنی دو ہم آتے ہیں''

www.novelsclubb.com

''کمپنی دینے کا کام شاہ میر اور شاہ ویز کر رہے ہیں۔آپ یہ بتائے مجھے کہ آپ

دونوں کی ان سے چند دنوں پہلے ہی دوستی ہوئی ہے نا تو پھر اتنے جلدی انہیں گھر

آنے کی دعوت بھی دے دی''

''بیٹا جی! آپ اپنے ننھے سے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالے۔ان کو اگلے مہینے امریکہ

شفٹ ہو جانا ہے اس لئے ہم سے ملنے آئے ہیں۔اصولاً تو ہمیں جانا چاہئے تھا" نزاکت صاحب نے کہا تو اس نے ننھے سے دماغ والی بات پر منہ بسور لیا۔ تھوڑی دیر میں امانت اور نزاکت صاحب ڈرائی نگ روم میں موجود تھے

"کیا حال ہیں عرفات صاحب" امانت صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ان سے گلے ملے۔وہ بھی کافی گرم جوشی سے ان دونوں سے ملے تھے

"بہت معذرت خواہاں ہوں اسطرح بنا بتائے آپ کے گھر آ گیا"

"ارے بلکل نہیں اس میں معذرت کی کیا بات ہے آپ کا جب دل چاہے آپ آئے" نزاکت صاحب بولے

www.novelsclubb.com

"ان دونوں سے ملے یہ میرے بیٹے ہیں شاہ میر اور شاہ ویز" امانت صاحب نے ان دونوں کا تعارف کرایا جو خاصے وقار سے بیٹھے انکل کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے تھے

"ہاں میں ملا ہوں ان سے، دراصل مجھے آپ دونوں سے اور خاص طور پر نزاکت

صاحب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

"جاؤ شاہ ویز سب کے لئے چائے بنا کر لاؤ" امانت صاحب نے شاہ ویز تھوڑا مسکراتے ہوئے اور تھوڑا گھورتے ہوئے کہا۔ لو جی! سارے ایمپریشن پر پانی پھیر دیا اسکے، شاہ ویز منہ بسورتے ہوئے اٹھ گیا۔ شاہ میر کی مسکراہٹ جلتی پر تیل کا کام کر رہی تھی

"جاؤ شاہ میر تم بھی جا کر بھائی کی مدد کرو" جلتی پر پانی پڑ گیا اور شاہ میر کی ساری مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ وہ اچھا ڈیڈ کہہ کر اٹھ گیا۔ کام کے نام پر تو ان پھوہڑ بھائیوں کی جان جاتی تھی

www.novelsclubb.com

"ایسی بھی کیا بات کرنی ہے عرفات انکل کو جو ڈیڈ نے ہم دونوں کو وہاں سے دفعہ ہونے کا اشارہ کر دیا" کچن میں آ کر شاہ میر نے تجسس سے پوچھا

"پتہ نہیں۔ میں خود بھی یہی سوچ رہا ہوں" شاہ ویز نے چولہے پر چائے چڑھاتے ہوئے کہا

''اتنا ہی تجسس ہو رہا ہے تو جا کر سن لو تم دونوں''ڈائی ننگ ٹیبل پر میگزین کے پیچھے منہ چھپا کر بیٹھا شاہ زین اچانک ہی بولا

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔شاہ زین تو چائے دیکھ ہم دونوں ابھی آتے ہیں''شاہ ویزا سے حکم دے کر شاہ میر کے ساتھ ڈرائی نگ روم کی طرف چلا گیا پیچھے شاہ زین ارے ارے ہی کرتا رہ گیا

''فضول میں میں چائے دیکھو۔کوئی نہیں میں تو نہیں دیکھ رہا''شاہ میر سر جھٹکتے ہوئے پھر سے میگزین میں مصروف ہو گیا۔پھر اگلے ہی لمحے اس نے دوبارہ سر اٹھایا

''ذرا میں بھی تو دیکھو،کہ آخر کون سی میٹنگ چل رہی ہے اندر''وہ بھی میگزین رکھ کر ڈرائی نگ روم کی طرف بھاگا

--------------------*----------*

''دراصل بات یہ ہے کہ ——اس دن جب میں آپ کے آفس آیا تھا تو میں نے وہاں ایک تصویر دیکھی تھی''وہ سانس لینے کو رکے باقی سب ہمہ تن گوش

تھے۔کمرے کے اندر والے بھی اور کمرے کے باہر والے بھی جو دیوار سے کان لگائے کھڑے تھے

"اوئے! کہیں انکل نے تیری تصویر تو نہیں دیکھ لی؟" شاہ زین کی آواز پر وہ دونوں چونک کر پیچھے مڑے

"تو یہاں کیا کر رہا ہے۔تجھے تو چائے دیکھنے کو کہا تھا نا!" شاہ میر نے پوچھا

"گولی مار و یار چائے کو، مجھے تو لگتا ہے کہ چاچو کے آفس میں جو تمہاری انلارج تصویر رکھی ہوئی ہے انکل نے وہ دیکھ لی ہے اور تمہیں اپنی کسی بیٹی کے لئے پسند کر لیا ہے"۔اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو باقی دونوں نے اسے گھورا اور گھورتے ہی چلے گئے

"اچھا ٹھیک ہے نا مذاق کر رہا تھا میں تو" اس نے خجل ہوتے ہوئے کہا وہ دونوں پھر سے کمرے کی جانب متوجہ ہو گئے

"اس تصویر میں دو بچیاں تھیں انکا آپ سے کیا تعلق ہے؟" انہوں نے کہا تو سب

کو شاک لگا

''وہ بچیاں میری بیٹی ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟''نزاکت صاحب نے تشویش سے پوچھا

''کیاان بچیوں کے نام صفااور مروی ہیں؟''انہوں نے براہ راست نزاکت صاحب سے پوچھا

''یہ صفااور مروی کو کیسے جانتے ہیں؟''شاہ زین نے حیرت سے شاہ ویز کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا

''میں توانکے ساتھ رہتاہوں نا! شاہ ویز نے جل کر کہا

''آپ کو کک۔۔۔۔۔کیسے پتہ۔۔۔۔''امانت صاحب نے حیرت سے پوچھا جبکہ امانت صاحب کی زبان بند ہو چکی تھی۔وہ حیرت سے کنگ بیٹھے تھے

''کیونکہ وہ دونوں بچیاں پچھلے آٹھ سال سے۔۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس ہیں''

''کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا

''صفااور مروی انکے پاس ہیں''شاہ زین نے حیرت سے کہا

''سن لیا ہے ہم نے۔۔۔۔۔تو اپنی کامینٹری بند کرے گا''شاہ میر نے چڑ کر کہا

''آج سے آٹھ سال پہلے کی بات ہے میں ایک روز میں کسی کام سے شہر سے باہر گیا ہوا تھا،واپس آتے ہوئے مجھے دیر ہو گ ئی تھی، تقریباً آدھی رات کا وقت تھا جب ہائی وے سے کراچی آنے والی سڑک پر مجھے دو بچیاں دکھی۔ایک بچی زخمی تھی اور دوسری اسکے سامنے بیٹھی رو رہی تھی۔میں گاڑی سے اتر کر ان دونوں کے پاس گیا۔تو میں نے دیکھا کہ صفا کا سر پھٹا ہوا تھا اور بہت خون بہہ رہا تھا،میں ان دونوں کو ہسپتال لے آیا۔صفا دو ہفتے تک بے ہوش رہی۔اس دوران میں نے مروٰی سے اسکے گھر والوں کے بارے میں معلومات اکھٹی کرنے کی کوشش کرنی چاہی لیکن اس بچی کو بس اپنی ماں کا نام یاد تھا اور آپ کا اسکے علاوہ نہ وہ گھر کا ایڈریس جانتی تھی نہ ہی اور کچھ۔میں نے اخبار میں اشتہار بھی دے دیا تھا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔۔۔۔''وہ رکے،سب دم سادھے انہی کو سن رہے تھے

"دو ہفتے بعد جب صفا کو ہوش آیا تو اسکی یاداشت کھو چکی تھی۔اسے اپنا نام تک یاد نہ تھا۔میں نے آپ لوگوں کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ میرے خاندان والوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں ان دونوں کو یتیم خانے بھجوادوں لیکن میرا دل نہیں مانا۔میری بیوی اور بیٹی ایک حادثے میں جانبحق ہو گئی تھی۔ لیکن میں نے دوبارہ شادی نہیں کی۔میرا کوئی نہیں تھا اور ان بچیوں کا بھی کوئی نہ تھا اس لئے میں نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔ان دونوں کو پڑھایا لکھایا اور کوشش کی کہ انہیں ایک باپ کا پیار دوں۔صفا کی یاداشت واپس نہیں آسکی،وہ مجھے ہی اپنا باپ سمجھتی ہے لیکن میں نے ان دونوں بچیوں کو ایک امانت سمجھ کر پالا ہے۔آپ کی امانت، جسے مجھے ایک دن آپ کو واپس لوٹانا تھا۔اس لئے میں نے صفا کو شروع دن سے ہی یہ باور کرادیا تھا کہ میں اسکا اصلی باپ نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔البتہ مروٰی کو آپ کا چہرہ یاد ہے۔اسے صرف آپ ہی نہیں اس گھر کا ایک ایک فرد یاد ہے بس افسوس یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کا ایڈریس نہیں جانتی تھی نہ ہی علاقہ جب ہی

میں آپ تک پہنچ نہ سکا۔ پچھلے دنوں جب میری اور آپ لوگوں کی ملاقات ہوئی تھی تو آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے ساتھ ایک تصویر کھنچوائی تھی۔ بس وہ تصویر مروٰی نے دیکھ لی اور اپنے باپ کو یعنی کہ نزاکت بھائی کو پہچان لیا۔ اسکے بعد میں آپ کے آفس آیا تو وہاں ان دونوں کی تصویر دیکھی بس پھر مجھے کوئی شک نہ رہا کہ آپ ہی ان دونوں کے باپ ہیں۔ میں امریکہ شفٹ ہو رہا ہوں اور اس سے پہلے آپ کی امانت آپ کو واپس لوٹانا چاہتا ہوں۔ بچیاں ماشاءاللہ کالج میں پہنچ چکی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں پہچان نہ پائے اس لئے اگر آپ کو میری بات پر یقین نہ ہو تو بے شک آپ ڈی این اے ٹیسٹ کروالی گا" عرفات صاحب کہہ کر خاموش ہو گئے۔ کمرے میں بہت دیر تک خاموشی چھائی رہی سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

"آپ ہمیں کب ملوا رہے ہیں ان دونوں سے" امانت صاحب نے بے قراری سے پوچھا

''آپ ابھی مل لیجی ئے'' وہ مسکرائے پھر نزاکت صاحب کی طرف متوجہ ہوئے

''آپ کچھ نہیں بولے گے ؟''

''کیا کہوں ؟ مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا'' انہوں نے آنسو پیتے ہوئے کہا

''ہم کل آپ کے گھر آئے گے'' امانت صاحب نے کہا

''لیکن مجھے آپ سے ایک فیور چاہی ئے'' عرفات صاحب نے کہا

''کیسا فیور ؟''

''میں دو ہفتے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے ل ئے امریکہ چلا جاؤں گا یہ دو ہفتے میں صفا اور مروٰی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں پھر آپ انہیں لے جائے گا'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

''میں چلتا ہوں خدا حافظ'' وہ ان دونوں سے ملتے ہوئے باہر چلے گ ئے

''بھائی جان۔۔۔۔۔۔بھائی جان میری بچیاں۔۔۔۔۔۔۔۔'' شدت جذبات سے اسکی آنکھیں سرخ ہو گ ئی تھیں

"یہ لے چاچو پانی پی لیں" شاہ میر نے انہیں پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا

"فکر مت کرو نزاکت کل ہم جائے گے نا عرفات کے گھر" امانت صاحب نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا جبکہ نزاکت صاحب کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ روئے کے خوش ہوں

-------------------*---------

یہ سامنے سرخ اینٹوں سے بنا خوبصورت آکیٹیک کی تصویر پیش کرتا یہ گھر جس پر سلور کلر کی نیم پلیٹ لگی ہوئی ہے جس پر سیاہ رنگ سے جلی حرف میں خان ولا لکھا ہے۔جی ہاں بس یہی گھر ہے جہاں آپ کو داخل ہونا ہے۔آی ئے

آی ئے۔۔۔۔۔شرمائے مت۔۔۔۔۔اپنا ہی گھر سمجھی ئے۔

اس گھر میں کل آٹھ افراد رہتے ہیں۔یہ گھر ہے ہادی الحق صاحب کا جن کا پندرہ سال قبل انتقال ہو چکا ہے۔انکے تین بیٹے ہیں۔بڑے امانت صاحب، منجھلے صداقت صاحب اور چھوٹے نزاکت صاحب۔

امانت صاحب کے چھ بیٹے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ گنتی یاد کر لے صیح سے کہ پورے چھ بیٹے ہیں انکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑا بیٹا شاہ میر، خاصا خوش مزاج اور ہنس مکھ لڑکا ہے۔اپنے چھوٹے بھائیوں کا بلکل بڑی بہنوں کی طرح خیال رکھتا ہے (ہنسیے مت۔۔۔۔۔۔یہ سچ ہے) پیشے کے لحاظ سے یہ صاحب اوڈیٹر ہیں اور نیب میں جاب کرتے ہیں۔

دوسرا نمبر ہے شاہ ویز کا، انتہائی بدمزاج انسان ہے یہ (وہ اور بات ہے کہ یہ بدمزاجی اسکے بھائیوں کے سامنے نہیں چل پاتی) غصہ اسکی ناک پر دھرا رہتا ہے۔جہاں کوئی بات انکے مزاج کے خلاف ہوئی وہیں انکا غصہ دماغ پر چڑھ گیا اور یہ پھٹ پڑے ابلتے آتش فشاں کی طرح۔ بچپن سے ہی اسے دوسروں کے معملات میں ٹانگ اڑانے کا شوق تھا-ہر کسی سے لڑنا جھگڑنا اسکا پسندیدہ مشغلہ ہے۔اور اگر ایک بار اسکا کسی سے جھگڑا ہو جائے تو پھر شاہ ویز اسے مجرم ثابت کر کے ہی چھوڑتا ہے۔ چیخ چلا کر دوسروں کی آواز دبانا، ڈھونڈ ڈھونڈ کر سامنے والے

کی کمزوریاں نکالنا اسکی فطرت میں شامل ہے لہذا پیشے کے لحاظ سے یہ وکیل ہے تیسرا نمبر ہے شاہ زل کا، نہایت ہی سلجھا ہوا اور دھیمے مزاج کا لڑکا ہے یہ۔اپنے تمام بھائیوں میں یہ واحد ہے جس نے امانت صاحب سے کم کم ہی ڈانٹ کھائی ہے۔ بچپن سے ہی یہ دل کا بہت نرم تھا۔جہاں کسی کو تکلیف میں دیکھا، وہاں شاہ زل صاحب پہنچ گ ئے۔اسی ل ئے پیشے کے اعتبار سے یہ ڈاکٹر ہیں اور چونکہ کافی نرم دل ہے انکا لہذا یہ دل کے ہی ڈاکٹر ہیں

اسکے بعد چوتھا اور پانچواں نمبر ہے شاہ زین اور شاہ زیب کا۔یہ دونوں بھائی جڑواں ہیں۔لیکن مزاجوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔دونوں ہی میڈیا سائنس کے اسٹوڈنٹ ہیں اور مستقبل میں ان دونوں کا اقرار الحسن جیسا ذہین اور وسیم بادامی جیسا معصوم اینکر بننے کا ارادہ ہے۔تو چلی ئے پھر ان دونوں سے تفصیلی تعارف حاصل کرتے ہیں

شاہ زین انتہائی شریر اور شیطانی دماغ کا حامل انسان ہے۔ہر کسی کو تنگ کرنا ہر ایک

سے پنگے لینا اسکا کام ہے۔ کبھی کسی کی کوئی چیز غائب کر دی تو کبھی کسی کا کام خراب کر دیا کبھی کسی کی گاڑی کا ٹائر پنکچر کرنا تو کبھی کسی کو فضول میں تھپڑ مار کے گزر جانا اسکے روزمرہ کے مشاغل میں شامل ہے

شاہ زیب، کہنے کو تو لڑکا ہے مگر نازک مزاجی میں یہ صاحب لڑکیوں کو بھی مات دے گئے ہیں۔ایک چمچ بھی اگر دھو لیتے ہیں تو اگلے چار دن تک چھینکتے ہی رہتے ہیں۔ پھر باقی گھر والوں کو انکی تیمارداری میں وقت ضائع کرنا پڑتا ہے۔ شکل سے اس حد تک معصوم لگتے ہیں کہ جب بھی شاہ زین اور یہ ساتھ مل کوئی شرارت کرتے ہیں تو شاہ زیب تو اپنی معصوم صورت کے باعث بچ جاتا ہے لیکن شاہ زین ہمیشہ پھنس جاتا ہے۔۔۔۔۔۔یاد رہے کہ یہ صرف شکل سے ہی معصوم ہے (حقیقت اسکے برعکس ہے)

اور آخر میں آتے ہیں شاہ رخ صاحب۔انکے بارے میں امانت صاحب کا یہ قول مشہور ہے کہ یہ منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہونے کے بجائے ہاتھ میں کرکٹ

کا بلا لے کر پیدا ہوئے تھے۔اس کا شمار گھر میں تین میں ہوتا ہے نہ تیرا میں۔ لیکن گھر میں اپنی اس حثیت کا اسے کوئی افسوس نہیں ہے کیونکہ بچہ سمجھ کر اس سے گھر کے کام نہیں کروائے جاتے۔ مستقبل میں اسکا ارادہ کرکٹر بننے کا ہے کرکٹ کا اسے اتنا جنون ہے کہ اگر کبھی اتفاقاً اسے جھاڑو دینے کہا جائے تو وہ جھاڑو کو بلا اور کچرے کو بیڈ سمجھ کر وہ شارٹ مارتا ہے کہ۔۔۔۔۔والدہ اسکے علاوہ اسکی پیدائی ش کے دو ہفتے بعد اسکی والدہ چل بسی تھی اور یوں اسے ماں کا پیار نہ مل سکا اس ل ئے بھی باقی بھائی اس سے تھوڑا کم ہی کام کراتے ہیں

یہ تو ہو گ ئی امانت اینڈ فیملی۔اب بات کرتے ہیں منجھلے بھائی صداقت صاحب کی جو کہ اگلی اسٹریٹ میں رہتے ہیں۔

صداقت صاحب کی دو بیٹیاں ہیں۔ بڑی روحا اور اس سے ایک سال چھوٹی سوہا۔ روحا صداقت اپنی یونیورسٹی میں ایک بلا کے نام سے جانی جاتی ہے۔لڑکوں کو مارنا پیٹنا اور ہر کسی سے لڑنا جھگڑنا اسکا کام ہے۔اسکا قصہ کچھ یوں ہے کہ ایک لڑکے

نے اسے یونیورسٹی میں فرینڈ شپ کی آفر کی۔انکار کی صورت میں اس نے بد تمیزی کرنے کی کوشش کی تو روحابی بی نے اسے اتنامارا اتنامارا۔۔۔۔۔۔کہ الامان۔اور جاتے جاتے اس لڑکے پر رعب جھاڑ گئی کہ نہ صرف اسکے باباجان پولیس میں ڈی آئی جی ہیں بلکہ اسکے چاچو آرمی میں کرنل رہ چکے ہیں لہذا اس سے پنگا لینے کی کوشش نہ کی جائے۔بس اس دن سے وہ یونیورسٹی اور محلے میں روحا باجی کے نام سے مشہور ہو گئی۔اسکے علاوہ یہ اپنے آپ کو سوہا کی بڑی بہن کے بجائے سوہا کا بڑا بھائی سمجھتی ہے۔البتہ دنیا میں صرف ایک ہی ایسا شخص ہے جس کے آگے اسکی ایک نہیں چل پاتی اور نہ ہی وہ اس سے ڈرتا ہے۔۔۔۔۔تو جناب اس شخص کا نام ہے شاہ ویز خان۔کہا جاتا ہے کہ دو ایک جیسے مزاج کے حامل افراد کی گاڑھی چھنتی ہے مگر یہاں جی معاملہ الٹ ہے۔دونوں ہی لڑنے بھڑنے کے شوقین اور غصہ دونوں کی ہی ناک پر دھرا رہتا ہے۔بس یہی وجہ ہے کہ دونوں کی ایک دوسرے سے بچپن سے ہی نہیں بنتی۔اور ہر وقت لڑتے جھگڑتے پائے جاتے ہیں۔

اسکے بعد آتی ہے سوہا۔اسے اگر آپ معصوم کہے تو یہ بہت غلط ہو گا کیونکہ یہ معصوم نہیں بلکہ بے وقوف ہے۔اسے بے وقوف بنانا دنیا کا سب سے آسان کام ہے۔اور سب سے مزے کی بات تو یہ ہے کہ اسے خود نہیں پتہ چلتا کہ وہ بے وقوف بن چکی ہے۔اسے سب سے زیادہ جو شخص بے وقوف بناتا ہے وہ ہے شاہ میر۔اسکے علاوہ یہ اپنی بڑی بہن کی عادات سے خاصا خار کھاتی ہے۔دو سال پہلے ان دونوں کی والدہ کینسر کے مرض سے انتقال فرما گئی تھیں

اب آتے ہیں سب سے چھوٹے بھائی نزاکت صاحب کی طرف،یہ آرمی میں کرنل رہ چکے ہیں۔انکی دو عدد جڑواں بیٹیاں ہیں صفا اور مروٰی۔یہ دونوں جب آٹھ سال کی تھیں تو اغوا ہو گئی یں تھیں۔اغوا کرنے والے تو گرفتار ہو گئے تھے لیکن یہ دونوں چونکے وہاں سے بھاگ نکلی تھیں اس وجہ سے انکے بارے میں کچھ بھی پتہ نہ چل سکا۔نزاکت صاحب کی بیوی عائلہ نزاکت یہ صدمہ برداشت نہ کر پائی اور ایک رات نیند میں سوتے ہوئے انکی دل کی دھڑکن بند ہو گئی تھی

اور وہ زندہ نہ رہ سکی۔اس حادثے کی خبر جب نزاکت صاحب کو ملی تو وہ دوسرے شہر میں تھے۔وہ واپس آنا چاہتے تھے لیکن راستے میں ایک ٹرالر نے انکی گاڑی کچل دی اور اس حادثے کے نتیجے میں انکے دونوں گردے ناکارہ ہو گ ئے۔امانت صاحب اپنے چھوٹے بھائی سے بہت پیار کرتے تھے انہوں نے بر وقت اپنا ایک گردہ انہیں دے کر انکی جان بچائی۔پھر انہیں آرمی سے ریٹائی رمینٹ دے دی گ ئی۔اس سانحے کے بعد نزاکت صاحب بلکل ٹوٹ گ ئے تھے۔نہ وہ کچھ بولتے نہ کچھ کھاتے پیتے۔بس گھنٹوں ایک ہی جگہ پر بیٹھے دیواروں کو تکتے رہتے۔ صداقت صاحب اور امانت صاحب سے اپنے چھوٹے بھائی کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔اس ل ئے امانت صاحب انہیں اپنے گھر لے آئے۔یہاں آکر انکی طبیعت پر ایک اچھا اثر پڑا۔انکے بھتیجے انھیں زندگی کی طرف لانے میں کامیاب ہو گ ئے تھے۔وہ انکی نوک جھوک اور شرارتوں میں اپنا غم بھلا دیتے۔اکثر اوقات سوہا اور روحان سے ملنے آجاتی۔لیکن پھر بھی وہ اپنی بیٹیوں کو بھلا نہیں

پائے تھے

صفااور مروٰی کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہیں۔

-------------------*----------*

اگلے دن نزاکت صاحب اپنی دونوں بیٹیوں سے ملنے گ ئے۔صفاتوانھیں پہچانتی نہ تھی بس اسے اتنا معلوم تھا کہ اسکے اصلی بابااس سے ملنے آرہے ہے۔وہ ان سے مہمانوں کی طرح ہی ملی۔البتہ مروٰی انہیں دیکھتے ہی انکے سینے سے لگ گ ئی اور بہت دیر تک روتی رہی۔وہ لوگ کافی دیر تک وہیں رہے پھر عرفات صاحب سے دو ہفتے بعد آنے کا وعدہ لے کر چلے گ ئے۔

www.novelsclubb.com

گھر آکر بھی عرفات صاحب بہت خوش تھے۔انکی خوشی چھپائے نہیں چھپتی تھی۔

"کیا بات ہے چاچو آج تو بڑے ہینڈسم لگ رہے ہیں"اس وقت سب لاؤنج میں محفل جمائے بیٹھے تھے جب ہی شاہ زین نے گھر میں داخل ہو کر انہیں چھیڑا

"ہاہاہا۔۔۔۔۔اب کیا نظر لگاؤ گے چاچو کو"انہوں نے ہنستے ہوئے کہا

''بڑی مزیدار خوشبو آرہی ہے کیا پک رہا ہے کھانے میں''شاہ زین نے کچن سے آتی خوشبو سونگھتے ہوئے کہا

''بریانی۔۔۔۔۔''جواب آیا

''ہیں؟؟؟؟پر ہمارے گھر میں کس کو پکانی آتی ہے بریانی؟''اس نے حیرت سے اپنے بھائی یوں کو دیکھا

''تم دونوں ذرا باہر آنا مجھے ضروری بات کرنی ہے''اسی وقت امانت صاحب نے اپنے دونوں بھائی یوں کو مخاطب کا اور اٹھ کر باہر چلے گ ئے۔باقی دونوں بھی جی بھائی جان کہتے ہوئے باہر چلے گ ئے

''ہاں تو تم سے کس نے کہا کے بریانی تمہارے نکمے بھائی یوں نے بنائی ہے؟میں اور سوہا ایک گھنٹے سے کچن میں گھسے کھانا بنا رہے ہیں''روحانا ک چڑاتی ہوئی باہر آئی

''ارے واہ!روحا آپی آپ بھی ادھر ہی تشریف فرما ہیں؟''شاہ زین چہکا۔

''ہاں بلکل میں نے سوچا کہ تم لوگ روزانہ ہی روکھا پیکھا کھانا کھاتے ہو۔آج کچھ

اچھا کھلا دوں اپنے ہاتھ کا بنا ہوا" روحا نے خاصے مغرورانہ انداز میں کہا جو کہ شاہ ویز کو ایک آنکھ نہ بھایا

"خیر یہ تو تم غلط بیانی سے کام لے رہی ہو کیونکہ کھانا تو کب سے بے چاری سوہا بنا رہی ہے تم نے جا کے دیگچے میں دو چمچ کیا چلا لئے اپنے آپ کو ماسٹر شیف ہی سمجھنے لگ گ ئی۔اور سارا کریڈیٹ بھی خود ہی لے لیا" شاہ ویز نے دو منٹ میں اسکا غرور اتار پھینکا

"تم۔۔۔۔۔۔بات سنو ذرا۔۔۔۔ایک بار بھی تم کچن میں آئے نہیں تو تمہیں کیسے معلوم کے کھانا کون بنا رہا ہے؟" روحا نے غصے سے پوچھا۔اور باقی سب آرام سے بیٹھے تیسری جنگ عظیم شروع ہونے کا ویٹ کر رہے تھے جو کہ بس اب شروع ہی ہونے والی تھی

"ہاہاہاہا۔۔۔۔اس کے ل ئے کچن میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔کھانے کی خوشبو سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ کس نے بنایا ہے۔اب تم بناتی تو سوائے جلے ہوئے

چاولوں کی بو کہ اور کوئی خوشبو نہ آتی" شاہ ویز نے صاف اسکا مذاق اڑایا

دوسری طرف شاہ میر کچن میں سوہا کھڑی سوہا کہ سر پر پہنچ چکا تھا

"آپ۔۔۔۔۔۔؟ کچھ چاہی ئے تھا کیا؟" اس نے شاہ میر کو دیکھتے ہوئے حیرت

سے پوچھا کیونکہ پچھلے ایک گھنٹے میں یہ اسکا پانچواں چکر تھا کچن کا

"ہاں۔۔۔۔۔وہ مجھے چائے چاہی ئے تھی۔" شاہ میر نے کہا

"ابھی تو پندرہ منٹ پہلے دی تھی"

"میں کیا بتاؤ اب تمہیں؟ شاہ زل تھکا ہارا گھر آیا تھا اور اسکے سر میں شدید درد ہو رہا

تھا۔اس ل ئے میں نے اپنی چائے اسے دے دی" شاہ میر نے مظلومیت کی انتہا

کر دی جب کہ سوہا کہ فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ شاہ زل تو گھر ہی نہیں آیا

"میں آپ کو دوبارہ بنا دیتی ہوں۔ویسے آپ کو اپنے بھائی یوں کا کتنا خیال ہے نا۔

پہلے والی چائے کا کپ بھی آپ نے شاہ ویز بھائی کو دے دیا تھا" اس نے جلدی سے

چائے کا پانی چڑھاتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے سر کھجایا۔شاہ میر دیگچے کا ڈھکنا اٹھانے

لگا

''ارے یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟''اسے ڈھکنا کھولتے دیکھ کر سوہا چیخی

''میں دیکھ رہا ہوں کہ بریانی کیسی پکی ہے؟''

''نہیں ابھی مت کھولے اسے ورنہ دم نکل جائے گا سارا''

''ایسا دم نکل ہی جائے تو اچھا ہے جو ہم جیسے بے چارے بھوکوں کا دم نکال رہا ہے''

اس نے بے بسی سے کہا تو سوہا ہنسنے لگی جب کہ شاہ میر فرصت سے اسے ہی دیکھنے لگا

''یہ آوازیں کیسی ہیں''سوہا نے لاؤنج سے آتی آوازیں سن کر کہا

''پتہ نہیں۔۔۔۔چلو چل کر دیکھتے ہیں کیا ہوا ہے''شاہ میر اور سوہا لاؤنج میں آئے تو حسب توقع دونوں کے بہن اور بھائی لڑنے میں مصروف تھے۔جب کہ شاہ زین بنا ماچس کی تیلی کا کام کر رہا تھا

''ہاں ہاں روحا! تمہارے پیٹھ پیچھے یہ تمہیں کام چور نکمی سست اور نا جانے کیا کیا کہتا ہے''شاہ زین نے کہا تو شاہ ویز نے اسے گھورا

''منہ پر بولنے کی ہمت نہیں ہے ناجب ہی پیچھے برائی یاں کرتا ہے میری''

''ہمت کی بات تو کرو ہی مت۔۔۔۔۔تمہارے منہ پر بولنے کی ہمت ہے مجھ میں کہ تم ایک نمبر کی کام چور ہو۔ایک کپ چائے تو بنانا آتی نہیں تمہیں۔شام میں بھی جو چائے دی تھی انتہائی روکھی پیکھی تھی۔۔۔۔استغفراللہ''شاہ ویز نے جھرجھری لی جیسے چائے کا ذائقہ دوبارہ یاد آگیا ہو

''مگر وہ چائے تو میں نے بنائی تھی۔۔۔۔''سوہا نے کہا تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا

''تم نے؟؟؟؟''شاہ ویز نے پوچھا

''ہاں ہاں۔۔۔۔وہ چائے میں نے شاہ میر کے لئے بنائی تھی لیکن انہوں نے آپ کو دے دی تھی۔''

''کون سی چائے دے دی شاہ میر نے مجھے؟مجھے تو روحانے چائے لا کر دی تھی بلکہ میں نے اسکے سر پر کھڑے ہو کر بنوائی تھی۔لیکن اللہ معاف کرے اتنی بدذائقہ

چائے تھی کہ اسکے بعد دوبارہ چائے پینے کا دل ہی نہیں کیا"اس نے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے توبہ کری

"انسان کی جیسی شکل ہوتی ہے نا اسے باقی چیزیں بھی ویسی ہی لگتی ہیں۔خود تو سڑے ہوئے کریلے جیسی شکل ہے تمہاری جب ہی تو چائے بھی اپنے جیسی ہی لگی تھی تمھیں"روحا نے اسکی طبیعت صاف کی تھی۔وہ دونوں پھر سے لڑنے میں مصروف ہو چکے تھے جبکہ سوہا خفگی سے شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

"آپ نے پھر مجھے بے وقوف بنایا نا!"اس نے معصومیت بھری خفگی سے پوچھا تو شاہ میر نے دونوں کان پکڑ لیے

www.novelsclubb.com

"سوری یار۔۔۔۔پر کیا کروں تمہارے ہاتھ کی چائے ہوتی ہی اتنی زبردست ہے کہ بار بار پینے کا دل کرتا ہے"

"تو سچ سچ بتاتے نا! میں کون سا منع کرتی آپ کو چائے بنانے سے"وہ مسکراتے ہوئے کچن کیطرف بڑھی جہاں چائے بن چکی تھی

''خود تو جیسے بڑی لیڈی ڈیانا لگتی ہو نا! تمہاری شکل بھی چوہیا جیسی ہے'' شاہ ویز نے غصے سے کہا

''تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چوہیا کہنے کی؟'' روحا نے لال ہوتے چہرے کے ساتھ پوچھا جب کہ باقی سب منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہے تھے

''بھئی اب چوہیا کو چوہیا نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔'' اس نے کمال بے نیازی سے کہا تو روحا نے پاس رکھا کشن اسے مارنے کو اٹھایا لیکن اس سے پہلے ہی کمرے میں صداقت صاحب کی آواز گونجی

''کیا ہو رہا ہے یہ''

''چاچو دیکھے اسے یہ مجھے مارنے کے لئے آ رہی تھی'' شاہ ویز نے جھٹ شکایت لگائی

''روحا بیٹا! پچھلی بار بھی آپ کو منع کیا تھا نا!'' انہوں نے ناراضگی سے اسے دیکھا

''بابا اس نے مجھے چوہیا کہا'' اس نے منہ بسور کر کہا تو نا چاہتے ہوئے بھی صداقت

www.novelsclubb.com

کی ہنسی چھوٹ گ ئی

''بہت افسوس کی بات ہے شاہ ویز پڑھ لکھ کر یہی سیکھا ہے تم نے ؟''امانت

صاحب نے تاسف سے شاہ ویز کو دیکھا

''اچھا اب آپ دونوں بس کریں اور بچوں کو خوشخبری سنائے۔''نزاکت صاحب

نے انہیں ٹوکا

''ہیں ہیں ؟کون سی خوشخبری چاچو''شاہ زین نے حیرت سے پوچھا

''''اب سے دو ہفتے بعد ہم نے شاہ میر کی منگنی کرنے کا فیصلہ کیا ہے''امانت

صاحب نے کہا تو سب کو سانپ سونگھ گیا

''بھائی کی منگنی ؟اچانک سے ؟''شاہ رخ نے حیرت سے پوچھا

''لیکن ڈیڈ آپ نے لڑکی کب پسند کی''شاہ زیب نے حیرت سے پوچھا

''لڑکی تو مجھے تب سے پسند تھی جب وہ پیدا ہوئی تھی''انہوں نے مسکراتے ہوئے

سسپینس پھیلایا۔

www.novelsclubb.com

''آپ لڑکی کو بچپن سے جانتے ہیں؟پر اسکا نام تو بتائے ہیں کون وہ؟''شاہ زین نے بے چینی سے پوچھا۔سب ہی جاننا چاہتے تھے لڑکی کے بارے میں۔البتہ شاہ میر ابھی تک شاک میں کھڑا تھا۔

''ہاں۔۔۔اور صرف میں نہیں تم لوگ بھی جانتے ہو۔اسکا نام ہے۔۔۔۔۔روحا''

امانت صاحب نے مسکراتے ہوئے بم پھاڑا تو سب ہی ساکت ہو گ ئے۔

''ہی۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ''روحا نے اٹکتے ہوئے پوچھا

''ہاں تم لوگوں کی بات تو بچپن سے طے تھی۔چلو!اب منگنی کی تیاری کرو''

انہوں نے ہنستے ہوئے کہا اور صداقت اور نزاکت صاحب کو لے ئے وہاں سے چلے گ ئے۔انکے جاتے ہی شاہ میر صوفے پر ڈھے سا گیا۔جبکہ روحا کی تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی مفلوج ہو گ ئی تھی۔

لیکن کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کچن میں کھڑی سوہا کے ہاتھ سے یہ خبر سننے کے بعد چائے کا کپ گر کر ٹوٹ گیا تھا۔

-------------------*--------

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔میں ایسا نہیں ہونے دونگی۔ باباجان ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ ایٹ لیسٹ مجھ سے پوچھ تو سکتے تھے" وہ بہت دیر سے اپنے کمرے میں یہاں وہاں ٹہل رہی تھی اور مستقل کچھ نہ کچھ بولے جا رہی تھی۔بیڈ پر بیٹھی سوہا سر جھکائے خاموشی سے اسکی باتیں سن رہی تھی

"کچھ بھی ہو جائے مجھے اس منگنی کو روکنا ہوگا۔مانا کہ بڑے بابا نے اپنے بڑے بیٹے کے لئے اپنے بھائی کی بڑی بیٹی کو مانگا تھا لیکن ضروری تو نہیں ہے نا کہ بڑے بیٹے کی شادی بڑی بہن سے ہی ہو، چھوٹی سے بھی تو ہو سکتی ہے نا!!" وہ اکیلے اکیلے ہی بولی جا رہی تھی

"میں تم سے بات کر رہی ہوں سوہا" وہ غصے سے اس پر چیخی

"روحا!۔۔۔۔شاہ میر بہت اچھے ہیں۔تم خوش رہو گی ان کے ساتھ" اتنی دیر بعد وہ بولی بھی تو کیا۔۔۔۔روحا کو تو آگ ہی لگ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''شٹ اپ سوہا۔۔۔۔۔ تمہیں مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں کس کے ساتھ خوش رہونگی اور کس کے ساتھ نہیں۔۔۔ بابا جان نے کبھی میری بات نہیں ٹالی ہے۔ وہ میرے ساتھ زبردستی کبھی نہیں کریں گے''

''بابا جان نے تمہاری بات نہیں ٹالی تو اپنے بھائی کی بات بھی کبھی نہیں ٹالی انہوں نے۔۔۔۔۔۔۔اور ویسے بھی تم کیا کہہ کر انکار کرو گی بابا جان کو؟''سوہا نے تلخی سے پوچھا تو روحا ایک لمحے کو اسے دیکھ کر رہ گئی۔ پھر جب بولی تو اسکا لہجہ سرد سا تھا

''میں انہیں بتادوں گی کہ تم اور شاہ میر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو۔ اور بڑے بابا کو ہمارے ہی گھر سے بہو چاہیئے نا تو میں نہ سہی تم سہی!!!''وہ کندھے اچکاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ پیچھے بیٹھی سوہا کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے

--------------------*----------*

''اسلام و علیکم سر! کیا میں اندر آجاؤ۔۔۔۔۔۔''شاہ زل فائی لوں میں سر دیئے

بیٹھا تھا جب ایک لڑکی سفید رنگ کا اوور آل پہنے اندر داخل ہوئی۔

"آپ اندر آ چکی ہیں مس!!" شاہ زل نے پنک اسکارف کے حالے میں چمکتے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔اسکا خیال تھا کہ وہ شرمندہ ہو گی لیکن وہ ڈھیٹائی سے اندر آئی اور اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی

"صیح کہہ رہے ہیں آپ، جب میں اندر آ ہی گئی ہوں تو پھر آپ سے اجازت لینے کی کیا ضرورت لیکن کیا کریں سر! فارملیٹی بھی تو کسی چڑیا کا نام ہے نا!۔ویسے آپ مجھے جانتے نہیں ہوں گے میں آپ کی نئی اسیسٹینٹ ڈاکٹر ہوں۔شانزے یزدانی۔کارڈیولوجی میں اسپیشیالائی زیشن کیا ہے حال ہی میں اور یہاں میں ہاؤس جاب کمپلیٹ کرنے آئی ہوں۔آج سے آپ مجھے گائیڈ کیا کریں گے۔ویسے سر! تھوڑی دیر بعد سے میری ٹریننگ اسٹارٹ ہو جائے گی تو کیوں نہ ایک کپ چائے ہی منگوالیں" شانزے نے بولنے شروع کیا تو وہ بولتی ہی چلی گئی۔جب کہ اسکی پٹر پٹر پر شاہ زل کا سر ہی گھوم گیا

"آ۔۔۔۔۔آپ چائے کیوں منگوا رہی ہیں۔؟" شاہ زل نے اپنا گھومتا سر سنبھالتے ہوئے پوچھا

"کیا ہے نا سر میری والدہ صاحبہ نے میرے چائے پینے پر پابندی لگا دی ہے۔آپ تو جانتے ہی ہیں نا ان دیسی امیّوں کو ذرا جو بچے کو زکام بھی ہو جائے۔اسکا پانی چھونا تک بند کر دیتی ہیں۔بس سمجھے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ایک حادثے پیش آیا۔۔۔۔۔آپ تو جانتے ہی ہیں کراچی والوں کو چائے کی کیسی لت ہوتی ہے۔ بس مجھے بھی چائے کا نشہ تھا۔دن میں چھ چھ کپ پی جاتی تھی۔اسکی وجہ سے پہلے تو میری نیند خراب ہونا شروع ہوئی پھر میرے بال جھڑنا شروع ہو گئے۔بس پھر کیا تھا میری والدہ محترمہ نے میرے چائے پینے پر پابندی عائد کرتی بلکہ یوں کہنا درست ہو گا کہ میرے چائے کے کپوں کو ہاتھ لگانے پر بھی پابندی لگا دی۔اب آپ ہی بتائے سر! کم از کم دن میں ایک بار تو چائے ضروری ہوتی ہے نا! ہوتی ہے کہ نہیں؟ لیکن کیا کرے ان ماؤں کو کون سمجھائے بس یہی وجہ ہے جو میں یہاں

آ کر چائے منگوار ہی ہوں ورنہ تو گھر میں تو چائے کی شکل دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوتی" وہ بولے جا رہی تھی اور بولتی ہی جا رہی تھی۔ جبکہ شاہ زل دونوں ہاتھوں میں سر تھامے پٹر پٹر بولتی اس گلابی گڑیا کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنی پوری زندگی میں اتنی باتونی لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ بے چارے نے صرف اتنا پوچھا تھا کہ چائے کیوں منگوانی ہے لیکن جواب میں اس نے پوری رام کتھا سنا دی۔

"میں چائے آرڈر کرتا ہوں" شاہ زل نے جلدی سے کہہ کر اپنا انٹر کام اٹھایا کہ مبادا کہیں وہ پھر شروع نہ ہو جائے

"اصغر! دو کپ چائے لے آؤ۔۔۔"

"ارے سر آپ چائے نہیں پیئے گے کیا" شانزے نے پوچھا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا

"کیوں نہیں پیوں گا۔ میں نے دو کپ منگوائی تو ہے"

"ارے سر! دو کپ تو میں اکیلے ہی پی جاؤں گی۔ آپ اپنے لئے ایک اور منگوا

لیں۔وہ کیا ہے نا کہ پچھلے ایک ہفتے سے چائے نہیں پی میں نے اس لئے اب دو کپ تو بنتے ہیں نا!۔۔۔۔۔۔۔"وہ پھر سے شروع ہو چکی تھی اور شاہ زل اتنی دیر میں اصغر کو تین کپ کا کہہ چکا تھا۔

"ویسے سر آپ پیشنٹ کو ہینڈل کس طرح کرتے ہیں۔میرا مطلب کہ پیشنٹز بھی تو الگ الگ مزاج کے ہوتے ہیں نا!۔۔۔۔۔۔کچھ رونا دھونا شروع کر دیتے ہیں کچھ بہت ہی غصے والے ہوتے ہیں اور کچھ تو۔۔۔۔۔۔۔"

"مس میں دل کا ڈاکٹر ہوں نفسیات کا نہیں"شاہ زل نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا شانزے نے ایک بار پھر کچھ کہنے کہ لئے منہ کھولا ہی تھا کہ شاہ زل نے اسے ٹوک دیا

"مس شانزے اب آپ کچھ نہیں بولیں گی،اوکے"

"تو پھر آپ کو اشاروں کی زبان آتی ہے؟"شانزے نے پوچھا

"ہیں؟؟؟"شاہ زل نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"مطلب اگر مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہوا تو میں اشاروں میں پوچوں گی نا کیونکہ بولنے کو تو آپ نے منع کیا ہے نا! اب جب میں اشاروں کی زبان میں بات کروں گی تو آپ مجھے جواب کیسے دیں گے؟۔۔۔۔۔۔چلے کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔آپ بول لی گا اور میں اشاروں میں بات کر لونگی اور اگر آپ کو سمجھ نا آئے تو میں پیپر پر لکھ کر دے دوں گی۔۔۔۔۔۔" شاہ زل نے اپنا سر پیٹ لیا۔ بندی واقع ڈھیٹ تھی اسکے بعد مریضوں کو آنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ شانزے کی زبان تب بھی بند نا ہوئی۔ ڈیوٹی اور زچھ گھنٹے تھے۔ وہ چھ گھنٹے نان اسٹاپ بولتی رہی۔ اور شاہ زل کا سر کھاتی رہی البتہ ایک واحد بات جو اس میں اچھی تھی وہ یہ کہ وہ مشکل باتوں کو بہت آسانی سے پک کر رہی تھی۔ اور ہر بات کو جلدی جلدی سمجھ رہی تھی۔ بلا آخر رات آٹھ بجے اسکی ڈیوٹی ختم ہوئی اور گھر جانے کا وقت ہوا۔ شاہ زل اپنا سامان سمیٹ کر اٹھا اور باہر نکل گی۔ شانزے اپنا بیگ سنبھالتی اسکے پیچھے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی

''سر! کیا آپ کا نمبر مل سکتا ہے؟''اس نے شاہ زل کے برابر میں چلتے ہوئے پوچھا

''کیوں؟''شاہ زل نے رک کر حیرت سے اسے دیکھا۔

''سر! ایک جگہ ساتھ کام کرنے والے کو لیگز کہلاتے ہیں۔اب میں اور آپ اتفاق سے دونوں ہی ڈاکٹر ہیں۔اور ایک ہی جگہ کام کر رہے ہیں تو ہم دونوں ایک دوسرے کے کولیگ ہوئے نا اور ہمارے پاس ایک دوسرے کے پرسنل نمبر تو ہونے چاہیئے کیونکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ بولتی رہی بولتی ہی رہی اور اس بولنے کے دوران شاہ زل نے اپنا پرسنل نمبر ایک پیپر پر لکھ کر اسے دے دیا۔اور جلدی سے آگے بڑھنے لگا لیکن وہ اتنی آسانی سے اسکا پیچھا چھوڑنے والی نہیں تھی وہ پھر سے اسکے پیچھے آئی

''ویسے اب کے دور میں کوئی پیپر میں نمبر لکھ دیتا ہی نہیں ہے جس سے نمبر مانگو وہ جواب میں موبائل مانگتا ہے نمبر فیڈ کرنے کے لیئے۔۔۔۔۔۔۔''

''مس مجھے گھر جانا ہے۔''پارکنگ میں پہنچ کر شاہ زل نے تمیز سے کہا

"ہاں ہاں مجھے پتہ ہے کہ آپ کو گھر جانا ہے ظاہر ہے ڈیوٹی آورز ختم ہونے کے بعد سب ہی گھر جاتے ہیں۔میں بھی تو گھر ہی جا رہی ہو آپ بھی۔۔۔۔۔۔۔"

"اف۔۔۔۔۔۔۔"شاہ زل نے سارا اخلاق بھلا کر اسے خدا حافظ کہا اور جلدی سے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"سر! میں رات میں آپ کو اپنا نمبر واٹس ایپ کر دوں گی"اس نے شاہ زل کو کہا تو اس نے بس سر ہلا دیا۔

"اف خدایا! کتنا بولتی ہے یہ لڑکی؟۔۔۔کسی بھی اچھے بھلے انسان کو پاگل بنا سکتی ہے یہ تو۔۔۔۔"شاہ زل نے سوچا۔پورے سر میں درد کر دیا تھا اس لڑکی نے تو

--------------------*----------*

رات کے دس بج رہے تھے۔وہ اپنے بیڈ پر لیٹی چھت کو گھر رہی تھی۔اسکے برابر والے بیڈ پر مروٰی پر سکون نیند سوئی ہوئی تھی۔اور اسکی آنکھوں سے نیند تو غائب ہو چکی تھی۔دوپہر کا واقعہ اسکی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔جب

نزاکت صاحب ان

دونوں سے ملنے آئے تھے۔یہ بات تو وہ بچپن سے جانتی تھی کہ عرفات صاحب اسکے باپ نہیں ہیں۔وہ دونوں بہنیں انہیں ایک سڑک پر ملی تھیں۔لیکن اس نے عرفات صاحب کو ہی اپنا باپ سمجھا تھا۔مروٰی نے اسے کہا تھا کہ جن لوگوں نے انہیں اغوا کیا تھا وہ انکا چہرہ نہیں دیکھ پائی مگر صفا نے دیکھا تھا لیکن قسمت کی ستم ظریفی کہ وہ اپنی یاداشت ہی کھو بیٹھی۔

"مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آتا؟"اس نے خود سے سوال کیا۔اور آنکھیں بند کر کے بچپن سے اب تک کے واقعات دھرانے لگی۔سب سے پہلی یاد ہی وہیں سے شروع ہوتی تھی۔کہ وہ ایک بستر پر بڑی ہے سر پر پٹی بندھی ہے اور اسکے سرہانے ایک نیلی آنکھوں والی بچی کھڑی رو رہی ہے۔وہ اس بچی کو پہچاننے کی کوشش کرتی ہے پر پہچان نہیں پاتی۔بعد میں اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسکی بہن ہے،جڑواں بہن۔

"آخر کیا ہوا تھا اس دن؟کون تھے وہ لوگ جو ہمیں اغوا کر کے لے گئے تھے؟اور

میں۔۔۔۔۔۔میں ابو کے بغیر کیسے رہو نگی؟''اس نے سوچا پھر کروٹ بدل کر اپنے برابر والے بیڈ پر سوئی مروٰی کو دیکھا

''یہ کیسے اتنی پر سکون ہے؟اسے ابو کو چھڑ کر جانے کا کوئی افسوس نہیں ہے؟''

اسے یاد تھا کہ صبح مروٰی کیسے اپنے بابا کو دیکھ کر انکے گلے لگ گ ئی تھی۔اور کتنی ہی دیر تک تو وہ ان کے سینے سے لگے روتی رہی تھی۔

صفا اپنے بستر سے اٹھی اور اپنی سلیپرز میں پیر ڈال کر اپنے کمرے سے باہر آگ ئی۔ وہ لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھی تھی کہ اسکی نظر اسٹڈی روم کے دروازے سے نظر آتی ہوئی روشنی پر پڑی۔مطلب اندر کوئی تھا۔وہ آہستہ قدموں سے چلتی اسٹڈی روم میں داخل ہوئی۔سامنے ہی عرفات صاحب کرسی کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھے تھے

''ابو۔۔۔۔۔''اس نے انکے پاس جا کر انہیں پکارا تو انہوں نے آنکھیں کھولی

''صفا۔۔۔۔۔کیا بات ہے بیٹا ابھی تک جاگ رہی ہو؟''انہوں نے اسے دیکھ کر

حیرت سے پوچھا

''ابو۔۔۔۔۔ابو میں نہیں جانا چاہتی۔۔''اسے تمہید باندھنی نہیں آتی تھی۔وہ شروع سے ہی جذباتی تھی۔وہ مسکرائے۔

''کیوں نہیں جانا چاہتی؟''

''بس میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔۔۔؟آپ کیسے رہے گے اکیلے؟''

''بیٹا ایک نہ یک دن تو آپ کو جانا تھا۔یہ بات تو شروع دن سے طے تھی۔میں نے آپ سے کچھ نہیں چھپایا شروع سے ہی بتا کر رکھا تھا کہ آپ کسی اور کی بیٹی ہو اور ایک نہ ایک دن آپ کے گھر والے آپ کو آکر لے جائے گے۔پھر اب یہ رونا کیسا؟''

''مجھے کچھ نہیں پتہ میں نہیں جا رہی آپ کو چھوڑ کر۔۔۔''اس نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ رو رہی تھی

''اچھا ٹھیک ہے۔مروٰی کے بغیر رہ لو گی؟''

''آپ مروٰی سے کہے کہ وہ بھی نہ جائے''

''نہیں۔۔۔۔۔میں اس سے ایسا نہیں کہہ سکتا۔۔۔اس نے آٹھ سال اسی سال میں گزارے ہیں کہ ایک دن اسکے بابا آئے گے اور اسے واپس لے جائے گے۔تم نے دیکھا نہیں وہ کتنی خوش ہے۔کیا میں اسکی یہ خوشی چھین لوں؟''

''میں نے ایسا نہیں کہا۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک آپ اسکو مت روکے مگر مجھے بھی جانے کو نہ کہیں۔''

''نہیں صفا! تمہیں جانا ہی ہو گا۔تمہارے بابا نے آٹھ سال تم دونوں کی یاد میں گزار دی ئے ہیں اب تم دونوں پر انکا حق ہے۔ویسے بھی تم دونوں میرے پاس اللہ کی طذف سے امانت تھی۔میں نے کبھی تمہاری بات نہیں ٹالی آج تم بھی میری بات کا مان رکھ لو۔اور چلی جاؤ اپنے بابا کے پاس''

''مگر ابو۔۔۔۔۔''

''کوئی اگر مگر نہیں۔یہ دو ہفتے ہیں ہمارے پاس،آپ چاہتی ہیں کہ میں یہ دو ہفتے

بھی آپ سے ناراض ہو کر گزار دوں؟''انہوں نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا

''گڈ گرل! اب جا کر سو جائے آپ اور دوبارہ یہ بات نہ کیجی ئے گا''انہوں نے اسے سمجھایا تو وہ سر ہلاتے ہوئے چلی گ ئی

''اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔۔''انہوں نے دل سے دعا کری

----------*----------*----------

*----------

پورے گھر میں خاموشی کا راج تھا۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ سب کے گھر میں ہوتے ہوئے بھی گھر میں اتنی خاموشی کیوں تھی؟۔وہ حیرت زدہ سا کچن میں داخل ہوا جہاں سے ہلکی پھلکی کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔کچن میں آیا تو پتہ چلا کہ شاہ زیب اکیلا بیٹھا رات کا کھانا کھا رہا ہے

''شاہ زیب!۔۔۔۔۔کیا ہوا ہے؟سب لوگ کہاں ہیں؟''اس نے شاہ زیب سے

سوال کیا

''ارے۔۔۔۔۔تم کب آئے۔؟''

''بس ابھی آیا تھا۔گھر پر کوئی نہیں ہے کیا؟''

''سب ہی ہیں گھر پر''

''تو اتنی خاموشی کیسے ہو رہی ہے؟''

''ڈیڈ اور چاچو سو چکے ہیں۔ بڑے چاچو، سوہا اور روحا گھر جا چکے ہیں۔اور باقی کی عوام نیچے بیسمینٹ میں میٹینگ روم میں موجود ہے''اس نے تفصیل سے بتایا تو شاہ زل کو جھٹکا لگا

www.novelsclubb.com

''میٹینگ روم میں؟ کیوں؟''وہ سب بھائی میٹینگ روم میں تب ہی جمع ہوتے تھے جب کسی اہم معاملے میں ایک دوسرے کی مدد درکار ہوتی تھی یا پھر کوئی اہم کارنامہ انجام دینا ہوتا تھا

''کوئی مسلہ ہوا ہے کیا؟''شاہ زل نے پوچھا تو جواب میں شاہ زیب نے ساری روداد

سنادی

''کیا؟۔۔۔ڈیڈ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟انہیں کم از کم پوچھنا تو چاہیئے تھا شاہ میر سے؟''شاہ زل کو شاک لگا

''دیکھ یہ شبنم اور ریشم والے ڈائی یلاگ نہ بول کہ ڈیڈ ایسا کیسے کر سکتے ہیں یا ویسا کیسے کر سکتے ہیں؟کیونکہ آپ کی اطلاع کے لیئے عرض ہے کہ وہ ایسا کر چکے ہیں۔ اور اب ہمیں اس مسلے کا حل نکالنا ہے''شاہ زیب نے چڑ کر کہا

''اچھا!۔۔۔تو میٹنگ روم میں سب موجود ہیں کیا؟''

''جی ہاں۔۔۔شاہ ویز نے ہنگامی اجلاس طلب کیا تمام بھائی یوں کا بس تیرا ہی انتظار ہو رہا ہے۔جلدی سے چینج کر کے آجا۔۔۔''شاہ زیب کہہ کر بیسمینٹ کی طرف بڑھ گیا جب کے شاہ زل اپنے کمرے میں چلا آیا۔وہ نہا دھو کر باہر آیا تو اسکے موبائل پر تازہ تازہ میسج آیا ہوا تھا۔اس نے موبائل اٹھایا تو کسی انجانے نمبر سے میسج آیا ہوا تھا۔میسج اوپن کیا تو اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔انتہائی لمبا چوڑا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میسج آیا ہوا تھا۔ جیسے جیسے وہ میسج پڑھتا گیا اسکا دماغ گھومتا گیا۔ میسج کچھ اس طرح تھا

''اسلام و علیکم سر! ویسے آپ نے مجھے پہچانا نہیں ہو گا کیونکہ آپ کے پاس میرا نمبر جو سیو نہیں ہے۔ میں آپ کی اسیسٹنٹ ڈاکٹر شانزے یزدانی ہوں۔ آپ نے اپنا نمبر تو دے دیا پر میرا نمبر لینے کو رکے ہی نہیں۔۔۔۔۔ایسی بھی کیا جلدی۔؟۔۔۔چلے کوئی بات نہیں اب تو آپ کو میرا نمبر مل ہی گیا ہے۔اب اسے محفوظ کر لیجیئے گا موبائل میں یاد سے۔۔۔۔ریپلائی ضرور دیجیئے گا۔ میں ویٹ کروں گی۔'' آخر میں معصومانہ سا ایموجی بھی تھا۔

''اف۔۔۔۔۔۔۔یہ لڑکی یا تو خود پاگل ہے یا چند دنوں میں مجھے پاگل بنا دیں گی'' شاہ زل نے اپنا چکراتا سر قابو کرتے ہوئے سوچا

-----*----------*----------

*----------

''اس وقت ہم موجود ہیں کمرہ اجلاس میں جہاں ایڈووکیٹ شاہ ویز کی سربراہی میں

چھ رکنی ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ ہمارے ذرائع نے ہمیں یہ اطلاع دی ہے کہ اب تک اس اجلاس میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"انسان بنو شاہ زین، ہم سیریس ہیں" شاہ میر نے ایک زوردار تھپڑ شاہ زین کے سر پر مارا جو پانی کی خالی بوتل کو مائی یک اور اپنے موبائل کو کیمرہ اور خود کو رپورٹر سمجھے کافی دیر سے رپورٹنگ کر رہا تھا

"مجھے مستقبل میں اینکر بننا ہے اسی لئے ابھی سے پریکٹس کر رہا ہوں" اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا

"ابے یہ شاہ زل کہاں رہ گیا؟ شاہ زیب تو دیکھ کر آیا کہاں ہے وہ؟" شاہ ویز نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا

"دیکھا تھا آخری بار، جب وہ نہانے جا رہا تھا اسکے بعد نہیں دیکھا تھا" شاہ زیب نے چپس کھاتے ہوئے بے نیازی سے کہا

"ویسے شاہ زیب بھائی، ایک بات تو بتائے۔ آپ شکل سے اتنے معصوم کیسے لگتے

ہیں؟اس معصومیت کو برقرار رکھنے کے لئے آپ کون سا صابن استعمال کرتے ہیں؟"شاہ رخ نے شاہ زیب سے پوچھا۔اس گھر میں صرف ایک وہی تھا جو سب کو بھائی کہتا تھا

"یار!آخر تم لوگ سیریس کیوں نہیں ہوتے؟"شاہ میر کو اپنے بھائیوں کے مسخرے پن سے سخت کوفت ہو رہی تھی۔

"بھائی مسلہ تیرا!۔۔۔۔۔۔محبت تو نے کی۔۔۔۔۔۔۔۔اور سیریس ہم ہو جائے۔کیوں بھئی؟"شاہ زین نے کہا تو اسے آگ ہی لگ گئی

تھوڑی دیر میں شاہ زل بھی بیسمینٹ میں شریف لے آیا۔یہ بیسمینٹ ایک فلور تھا جس میں کل چار کمرے تھے۔اور گھر کے باقی کمروں کے مقابلے میں خاصے کشادہ اور وسیع تھے۔کیونکہ ایک کمرہ جم کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔وہاں ساری ایکسرسائی زنگ مشین،موجود تھیں۔تمام بھائی صبح کے وقت یہی پائے جاتے تھے۔دوسرا کمرہ لائبریری کے طور پر تھا۔جہاں قد آدم الماریوں میں بے شمار

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کتابیں سجی ہوئی تھیں جنہیں صرف اس گھر کے بزرگ ہی پڑھنے کی زحمت کرتے تھے۔ تیسرا کمرہ پلے روم تھا۔ جہاں ہر طرح کے انڈور گیمز موجود تھے۔ اسنوکر، ٹیبل ٹینس سے لے کر ڈوگ بال تک موجود تھی۔ان بھائیوں کا چھٹی کا دن یہی گزرتا تھا اس کمرے کو یہ سب میٹنگ روم کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ جہاں ڈیڈ اور چاچو سے چھپ چھپا کر سارے بھائی کسی بھی اہم مسلے پر بحث کرتے تھے۔جبکے چوتھے کمرے پر ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔اور اس کمرے میں کیا تھا وہ صرف اس گھر کے افراد ہی جانتے تھے

"تو جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر شاہ زل صاحب تشریف لے آئے ہیں اور چھ رکنی کابینہ مکمل ہو چکی ہے تو اب ہم اپنا اجلاس شروع کرتے ہیں" شاہ زین نے پھر سے رپورٹنگ شروع کر دی تھی تو شاہ ویز نے پاس پڑا ٹیبل ٹینس کا ریکٹ اٹھا کر اسے مارا

"بس اب تو ایک لفظ نہیں بولے گا"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''ٹھیک ہے بھئی! نہیں بولتا'' شاہ زین نے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی

''اب تم سب مجھے یہ بتاؤ کہ ہم ایسا کیا کریں کے ڈیڈ روحا اور شاہ میر کی منگنی ختم کر دیں'' شاہ ویز نے سنجیدگی سے باقی سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ تو سب ہی جانتے تھے کہ شاہ میر بچپن سے ہی سوہا کو پسند کرتا ہے۔ اور انہیں یہ یقین تھا کہ وہ جب بھی ڈیڈ کے سامنے سوہا کے لئے پسندیدگی ظاہر کرے گا تو ڈیڈ کو کوئی اعتراض نہ ہو گا کیونکہ بقول ان سب بھائیوں کے انہیں اپنے بیٹوں س زیادہ اپنی بھتیجیوں سے محبت تھی۔ لیکن اس سے پہلے ہی ڈیڈ ظالم سماج بن کر اسکے بیچ میں آگ ئے تھے۔

www.novelsclubb.com

''دیکھو صرف ایک ہی حل ہے اس مسلے کا۔۔۔۔۔۔۔'' شاہ زیب نے کہا تو سب نے اسکی طرف دیکھا جب کہ شاہ زین اب تک ہونٹوں پر انگلی رکھے بیٹھا تھا

''کیا۔۔۔۔۔؟''

''تم سب ڈیڈ کے سامنے روحا کی برائی کرنا شروع کر دو۔ اتنی برائی کرو اتنی برائی

کرو کے ڈیڈ کو اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہونے لگ جائے۔ گن گن کر اسکی خامیاں بتاؤ ڈیڈ کو، چاہے سچ ہوں یا جھوٹ۔۔۔۔"شاہ زیب نے سنجیدگی سے کہا

"لیکن یار!۔۔۔۔۔اسطرح کسی کی برائی کرنا بری بات ہے"شاہ میر نے کہا تو باقی سب نے اسے گھورا سوائے شاہ زین کے کیونکہ وہ ہنٹوں پر انگلی رکھے بیٹھا تھا

"بھائی تجھے اپنا مسلہ حل کرنا ہے کہ نہیں؟"شاہ زیب نے غصے سے پوچھا، ایک تو اتنا اچھا مشورہ دیا تھا اوپر سے ان صاحب کے نخرے نہیں ختم ہو رہے تھے

"لیکن مجھ سے یہ نہیں ہو گا۔۔۔۔"اس نے بے چارگی سے کہا

"ٹھیک ہے تجھ سے نہیں ہو گا تو شاہ ویز کر لے گا ویسے بھی اسکے تو پرانے حساب باقی ہیں روحا سے"شاہ زل نے شرارت سے کہا

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔! یہ بیڑا میں اپنے سر لیتا ہوں"شاہ ویز نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا

"تُو بھی کچھ بول شاہ زین۔۔۔۔"شاہ زیب نے کافی دیر سے خاموش بیٹھے شاہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زین کو کہااور خاموشی کی وجہ تو آپ جانتے ہی ہیں۔اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھے رکھے ہی سر نفی میں ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ ''جاؤ میں نہیں بولتا تم لوگوں سے''

''ایک تھپڑ ماروں گا ناساری ڈرامے بازی ناک کے راستے باہر آجائے گی''شاہ ویز نے اسے غصے سے کہاتو اس نے منہ بسور لیا

''کوئی مجھ سے بھی پوچھ لو میں بھی کافی دیر سے خاموش ہوں''شاہ رخ کی مسکینت بھری آواز آئی

''تجھے یہاں بلالیا نا یہی کافی ہے بڑوں کے بیچ میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے''شاہ زل نے دو منٹ میں اسے ذلیل کر دیا

''چلو پھر کل سے مشن شروع''شاہ ویز ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

----------*----------*----------

*----------

مشن نمبر 1

''ڈیڈ! کیا حال ہیں آپ کے؟''شاہ ویز نے لاؤنج میں اخبار پڑتے امانت صاحب کو مخاطب کیا

''شاہ زل اسے پینا ڈول دے دو''انہوں نے اخبار سے نظریں اٹھائے بنا ہی پاس بیٹھے شاہ زل کو مخاطب کیا

''ہیں؟ پر کیوں؟''شاہ زل حیران ہوا

''مجھے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔ صبح صبح ناشتہ کرنے کے بجائے میری خیریت دریافت کر رہا ہے''انہوں نے شاہ ویز کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ گڑبڑایا ہوا سا تھا

www.novelsclubb.com

''نہیں نہیں ڈیڈ!۔۔۔۔ایسی بات نہیں ہے وہ تو میں بس ایسے ہی۔۔۔۔۔آپ سے بات کرنا چاہ رہا تھا''اس نے گھبراتے ہوئے وضاحت پیش کی۔رات کو یہ کام جتنا آسان لگ رہا تھا صبح اتنا ہی مشکل لگنے لگا تھا

''کہو کیا بات کرنی ہے؟''انہوں نے اخبار رکھتے ہوئے بغور اسے دیکھا

''وہ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔آپ کو روحا میں کیا دکھا؟''اس نے جلدی سے کہا پھر زبان دانتوں تلے دبائی۔کچن سے چھپ کر یہ منظر دیکھتے شاہ میر نے اپنا سر پیٹ لیا

''یہ گدھا سارا کام بگاڑ دے گا۔۔۔''شاہ میر نے اپنے پیچھے کھڑے شاہ زین سے کہا

''یہ کس قسم کا نامعقول سوال ہے؟''امانت صاحب نے اسے گھورا

''میرا مطلب یہ تھا ڈیڈ کہ آپ روحا کو اپنی بہو کیوں بنانا چاہتے ہیں؟''اب کے اس نے ذرا شرافت سے سوال گھمایا

''بھئی گھر کی بچی ہے وہ اور مجھے بہت پیاری ہے۔میرے گھر کی رونق اگر وہ بنے گی تو اس سے زیادہ خوش نصیبی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے''انہوں نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔امانت صاحب کے لہجے میں روحا کے لئے اتنی محبت دیکھ کر اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔اچانک ہی اسکے اندر کے وکیل نے انگڑائی لی

''لیکن ڈیڈ آپ یہ بھی تو سوچے کے اسے ایک کام نہیں آتا۔ہر وقت دوسروں سے

لڑنا بھڑنا بلاوجہ چیخنا

چلانا۔ ہر کسی پر تنقید کرنا اسکی پرانی عادت ہے۔ کیا آپ اسے اپنے گھر میں برداشت کر سکتے ہیں؟''اس نے وکیل ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے نہ صرف روحا کے خلاف دلائل دیئے بلکہ آخر میں انکو قائل کرنے کے لئے ایک عدد سوال بھی داغ دیا تھا لیکن وہ بھول گیا تھا کہ سامنے بیٹھا شخص ہائی کورٹ کا جج نہیں بلکہ اسکا باپ ہے

''کام تو تمہیں بھی کچھ نہیں آتا، لڑتے جھگڑتے تو تم بھی ہو، چیخنا چلانا اور ہر کسی پر تنقید کرنا تو تمہاری بھی پرانی عادت ہے تمہیں بھی تو برداشت کر رہا ہے ہیں نا اس گھر کے افراد تو اسے بھی کر لینگے''انہوں نے دو منٹ میں اسکی ساری وکالت نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھ دی

''یہ کس قسم کا وکیل ہے میری تو سمجھ ہی نہیں آتا کہ یہ اپنے پچھلے چار کیسز جیت کیسے گیا''شاہ میر کچن میں کھڑا اپنے بھائی کو کوس رہا تھا

''میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اس نکمے سے کام نہ کراو، یہ صرف منہ کا فائی رہے۔ عملی طور پر کچھ کر ہی نہ لے یہ گدھا'' شاہ زین نے دل بھر کر اسکی برائی کی

''ذرا یہ بات اسکے منہ پر بول کر دکھانا۔اچھے سے بتائے گا کہ نکمہ اور گدھا کیا ہوتا ہے؟'' کیوں میں چائے انڈیلتے شاہ زیب نے کہا۔

''پر ڈیڈ! آپ یہ بھی تو دیکھے کہ ہمارا گھر پچھلے آٹھ دس سال سے عورت جیسی نعمت سے محروم ہے۔اب اگر شاہ میر کی شادی کروا کے، بجائے اسکے کہ ہم اپنے گھر میں کسی ایسی عورت کو لائے جو ہمارے گھر کے بکھرے ہوئے نظام کو سنبھالے، ہم الٹا ایسی عورت کو لے کر آرہے ہیں جو خود ایک انڈا تک نہیں ابال سکتی وہ تو الٹا ہم سے ہی گھر کے کام کروائے گی'' شاہ ویز کی ایک اور دلیل

''پھر بکواس کری ہے اس نے۔اب لگتا ہے مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا'' شاہ زین نے کہا اور جیب سے موبائل نکال کر کچھ ٹائپ کرنے لگا

''نہیں تم مجھے یہ بتاؤ، میں روحا کو بہو بنا کر لا رہا ہوں کہ ماسی بنا کر؟ جیسے آج تک

الٹے پلٹے کام کر کے تم لوگ تھوڑا بہت کام سیکھ ہی گ ئے ہو ویسے وہ بھی سیکھ جائے گی''انہوں نے بے نیازی سے کہا

''پر ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔''وہ کچھ کہنا چاہتا تھا جب ہی شاہ زین اچھلتا کودتا وہاں آیا

''ڈیڈ۔۔۔۔۔ڈیڈ آپ کو پتہ ہے کل یونیورسٹی میں روحا نے ایک لڑکے کو جوتوں سے مارا اور نا صرف مارا بلکہ اسکی گاڑی بھی لے کر چلی گ ئی۔اور کچھ اسٹوڈینٹ نے اسکی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر ڈال دی ہے یہ دیکھیں''شاہ زین نے کہتے ہوئے موبائل انکی جانب بڑھایا جو انہوں نے لیا ہی نہیں

''تو؟۔۔۔۔۔کیا غلط کیا؟لڑکیوں کو ایسا ہی ہونا چاہی ئے نڈر اور بہادر۔اور مجھے یقین ہے کہ اس لڑکے کی ہی غلطی ہو گی ورنہ روحا کے سر پر سینگ تھوڑی نہ نکلے ہیں جو وہ راہ چلتے لوگوں کو مارنا شروع کر دے''انہوں نے کہا

''لیکن ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔''شاہ ویز نے پھر کچھ کہنے کے ل ئے منہ کھولا مگر امانت صاحب نے اسکی بات کاٹ دی

''چپ کرو تم!۔۔۔۔۔اتنی دیر سے ''لیکن ڈیڈ، لیکن ڈیڈ'' کر کے اس بچی کی برائی ک ئے جا رہے ہو۔سب پتہ ہے مجھے تم بچپن سے ہی اس سے جلتے ہو جب ہی ایسا کہہ رہے ہو'' انہوں نے شاہ ویز کو جھڑکا اور اٹھ کر کھڑے ہوں گ ئے۔

''دوبارہ میں تم لوگوں کے منہ سے روحا کی برائی نہ سنو۔بھابھی ہے تم لوگوں کی، عزت کرنا سیکھو اسکی۔اور جا کر منگنی کی تیاری کرو۔'' وہ کہہ کر باہر نکل گ ئے۔

''ہو گیا تمہارا؟ کر لیا ڈیڈ کو قائ ل؟'' ڈیڈ کے جاتے ہی شاہ میر کچن سے باہر آیا اور شاہ ویز پر طنز کیا

''میں نے کوشش تو کی تھی'' شاہ ویز منمنایا

''تو رہنے دے اپنی کوشش سوائے گھبرانے کے اور کچھ نہیں کیا تو نے ڈیڈ کے سامنے'' شاہ میر کچھ زیادہ ہی تپا ہوا تھا

''اکیلے مجھے ہی کیوں سنا رہے ہو؟ اس شاہ زین گدھے نے بھی تو کوشش کی تھی، کچھ ہوا؟''

''یار! لڑنا بند کرو تم دونوں۔وہ ڈیڈ کی لاڈلی بھتیجی ہے وہ ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے اسکے خلاف۔تم لوگوں کسی دوسری طرح قائل کرنا چاہیے تھا ڈیڈ کو۔۔۔''شاہ زل نے اتنی دیر میں پہلی بار بولا تھا

''صیح کہہ رہا ہے شاہ زل ہمیں اس بارے میں رات کو دوبارہ بات کرنی ہو گی''شاہ ویز نے اسکی سائیڈ لی

''مجھے لگتا ہے یہ زنانہ کام کر کر کے میں کسی دن شاہ زیب سے شازیہ ہو جاؤں گا'' کچن سے چائے کی ٹرے لاتے شاہ زیب نے منہ بسورتے ہوئے کہا تو نا چاہتے ہوئے بھی سب کی ہنسی چھوٹ گئی

---*----------*----------

*----------

''ہاں تو ناظرین جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ ہمارا پچھلا اجلاس شاہ زیب خان کے مشورے اور شاہ ویز خان کے پاگل پنے کے باعث ناکم ہو گیا تھا تو لہذا ایڈوکیٹ

شاہ ویز کی سربراہی میں دوبارہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ لیکن اس مرتبہ پانچ رکنی کابینہ بلائی گئی ہے کیونکہ شاہ رخ خان صاحب اپنے دوستوں کے ساتھ نائٹ میچ کھیلنے گئے ہیں اور۔۔۔۔۔۔" شاہ زین ایک بار مرتبہ پھر رپورٹنگ کر رہا تھا اور ایک مرتبہ پھر پانچوں بھائی بیسمینٹ میں میٹینگ روم میں مصروف تھے

"بھائی تو نے ساری رپورٹنگ یہیں کرنی ہوتی ہے" شاہ میر آج بھی جھنجھلایا ہوا تھا

"ہاں!۔۔۔۔۔" ڈھٹائی سے جواب آیا

میرے سپنوں کی رانی کب آئے گی تو

آئی رت مستانی کب آئے گی تو

بیتے جائے زندے گانی کب آئے گی تو

چلی آ، آ تو چلی آ

شاہ زیب جو تھوڑی دیر پہلے ایک بڑے سے پیالے میں نوڈلز کھا رہا تھا اب اسی پیالے کو الٹا کیے۔ اسے ڈھول کی طرح پیٹتے ہوئے گانا گا رہا تھا

''لگتا ہے شاہ زیب صاحب اپنے بڑے بھائی کی شادی کے لئے بہت زیادہ ایکسائی ٹیڈ ہیں۔چلے ان سے انکے جذبات جانتے ہیں۔۔۔''شاہ زین بوتل کو (بقول اسکے مائی یک کو)شاہ زیب کے پاس لے کر گیا۔

''بس کر دو۔۔۔تم لوگوں کی اسی مسخرے پن کی وجہ سے پچھلا اجلاس بھی ناکام ہوا تھا''شاہ ویز نے دونوں کو ڈانٹا

''بھائی میرا کوئی قصور نہیں ہے۔یہ سارا پلین اس شاہ زیب کا تھا''شاہ زین نے سکون سے کہا

''تو ٹھیک ہے پھر تو ہی کوئی پلین بتا دے۔بڑا آیا اقرار الحسن کا نواسا''شاہ زیب نے حساب برابر کیا

''صیح ہے پھر،میں دے دیتا ہوں اس بار مشورہ۔اور دیکھنا اس بار سو فیصد کامیاب ہونگے ہم''شاہ زین نے کہا پھر اپنے بھائیوں کی جانب متوجہ ہوا

''میرے بھائیوں!!!سب میری جانب متوجہ ہو''اس نے تالی بجا کر سب کو

اپنی جانب متوجہ کیا

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارا پچھلا اجلاس ناکام ہوا تھا اور ہم نے دوبارہ۔۔۔۔۔۔۔۔" شاہ میر نے کھینچ کر کشن اسکے منہ پر مارا

"بس بہت ڈرامے ہو گئے تیرے، جو بولنا ہے انسان کی طرح بول ورنہ دفعہ ہو جا" شاہ ویز نے بھی برہمی سے کہا

"اچھا اچھا۔۔۔۔۔۔ بات سنو میری غور سے۔ ہم نے ڈیڈ کے سامنے روحا کی برائی کی جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب ہمیں الٹا کام کرنا ہو گا" مجال ہے جو شاہ زین کبھی کوئی سیدھی بات کرے

"مطلب؟" سب نے ہی اسے سنجیدگی سے گھورا جیسے کہہ رہے ہوں کہ جلدی بکو کیا کرنا ہے

"مطلب یہ کہ ہم ڈیڈ کے سامنے سوہا کی تعریفیں کرنا شروع کر دیتے ہیں"

"اس سے کیا ہو گا" کوئی بھی متاثر نظر نہیں آ رہا تھا

www.novelsclubb.com

"میرا یہ مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔ڈیڈ کے سامنے سوہا کی اتنی تعریفیں کرو کہ ڈیڈ کو یہ لگنے لگے کے انہوں نے روحا سے رشتہ جوڑ کر غلط کیا بلکہ انکے گھر کو سوہا جیسی لڑکی کی ضرورت ہے" ہاں اب سب متاثر لگ رہے تھے

"ٹھیک ہے، یہ بلکل صیح ہے" سب نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی تو کالر فخر سے جھاڑا اٹھ کھڑا ہوا

"کل سے پھر سے نیا مشن شروع کرتے ہیں"

------*----------*----------

*----------

www.novelsclubb.com

مشن نمبر 2

"ہمم۔۔۔۔۔۔ کھانا تو کافی مزے کا ہے۔ کس نے بنایا ہے؟" اس وقت سب رات کا کھانا کھا رہے تھے جب نزاکت صاحب نے کھانے کی تعریف کی

"یہ سوہا نے بجھوایا ہے خود سے بنا کر۔۔۔۔۔۔" شاہ زین نے موقعے کا فائدہ اٹھایا

''ہاں ! سوہا تو واقعے بہت اچھا کھانا بناتی ہے''امانت صاحب نے بھی کھلے دل سے اسکی تعریف کی توسب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ مطلب پہلا وار کامیاب گیا تھا

''اور نہیں تو کیا؟ روحا کو بھی سیکھنا چاہیئے سوہا سے''شاہ ویز نے کہا

''سیکھ جائے گی وہ بھی''امانت صاحب نے سکون سے کہا

''پورے گھر کا کام اکیلے کرتی ہے، کچن بھی خود ہی سنبھالتی ہے اور کبھی اونچی آواز میں بات تک نہیں کرتی روحا کی طرح''حالانکہ سب نے منع بھی کیا تھا کہ روحا کی برائی مت کرنا لیکن وہ کہاں باز آنے والا تھا

''سوہا واقعی مزاج اور فطرت کی بھی بہت اچھی ہے''انہوں نے مزید اسکی تعریف کی

''شاباش شاہ ویز صیح جا رہا ہے''شاہ میر نے اسکے کان میں سرگوشی کی

کھانا ختم کر کے سب لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔اور شاہ ویز کا سوہا نامہ

جاری وساری تھا

"ہمارے گھر میں نا ایسی ہی دھیمے مزاج کی لڑکی کی ضرورت ہے، ہیں ناڈیڈ" شاہ ویز نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ ماری تو امانت صاحب نے غور سے اسکو دیکھا

"آج صیح کام کر رہا ہے یہ۔۔۔۔۔" شاہ زل نے داد دیتی نظروں سے شاہ ویز کو دیکھا

"کیا بات ہے شاہ ویز؟ تم بہت تعریفیں کر رہے ہو سوہا کی۔۔۔۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"وہ ہے ہی تعریف کے قابل" اس نے اپنے انداز کو فخریہ بنایا

"دیکھا نزاکت! میں نا کہتا تھا کہ مجھے اپنے بیٹوں کے بارے میں سب معلوم ہے۔ یعنی کہ کل رات جو میں سوچ رہا تھا بلکل صیح سوچ رہا تھا" انہوں نے نزاکت صاحب کو مخاطب کیا

"بلکل بھائی جان! آپ صیح کہہ رہے تھے بہتر ہو گا کہ اب اس سوچ کو بھی عملی

جامہ پہنا دیا جائے" انہوں نے بھی ہنستے ہو کہا جب کہ باقی سب حیران پریشان سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

"مجھے لگتا ہے کہ ڈیڈ کو معلوم ہو گیا ہے کہ شاہ میر سوہا کو پسند کرتا ہے اور یقیناً وہ کل رات یہی سوچ رہے ہوں گے" شاہ زین نے شاہ میر کے کانوں میں پر جوش سی سرگوشی کی تو وہ مسکرایا۔ بلا آخر سب ٹھیک ہونے والا تھا

"ڈیڈ! اتنا سسپینس کیوں پھیلا رہے ہیں؟ اب بتا بھی دے کہ کیا سوچ رہے تھے آپ؟" شاہ زین نے شرارت سے پوچھا

"میں یہ سوچ رہا تھا کہ روحا کے ساتھ ساتھ سوہا کو بھی مانگ لوں شاہ ویز کے ل ئے، اور شاہ میر اور شاہ ویز کی شادیاں ساتھ ہی کرا دوں۔ بس میں یہی سوچ کر پریشان تھا کہ شاہ ویز کو سوہا پسند ہے یا نہیں لیکن دیکھو آج اس نے خود ہی کہہ دیا کہ اسے سوہا پسند ہے۔ بس بھ ئی اب تو دو دو منگنیاں ہوں گی" انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تو سب کا سانس اٹک گیا۔ اف! اف!۔۔۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو گیا؟

''پر ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ کچھ بولنا چاہتا تھا پر الفاظ حلق میں ہی کہیں اٹک گ ئے۔

''تم لوگ جا کر سو جاؤ اب اور شاہ رخ تم عشا کی نماز پڑھ کر سونا'' انہوں نے سب کو تلقین کی اور وہاں سے چلے گ ئے۔انکے پیچھے نزاکت صاحب بھی چلے گ ئے

ان دونوں کے جانے کے بعد سب سے پہلا کام یہ ہوا کہ باقی چاروں نے ایک ایک کشن اٹھایا اور کھینچ کر شاہ ویز کو مارا، سوائے شاہ رخ کے کیونکہ گھر کا سب سے چھوٹا بچہ ہونے کے جرم میں اسے مجبوراً ہی صبح سب کی عزت کرنا پڑتی تھی۔شاہ ویز اس حملے کے ل ئے تیار نہ تھا اس ل ئے اپنا دفاع بھی نہ کر سکا

''سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔بے غیرت انسان!'' شاہ میر دانت کچکچاتے ہوئے بولا

''میری وجہ سے نہیں اس ذلیل کی وجہ سے ہوا ہے'' شاہ ویز نے غصے سے کہا اور شاہ زین کو پکڑنے بھاگا جو کے وہاں سے رفو چکر ہو چکا تھا۔جب کہ شاہ میر سر پکڑ کے صوفے پر بیٹھ گیا

--*----------*----------

*----------

''میں کنوارہ مر جاؤں گا شاہ زل، لیکن سوہا کو اپنی بھابھی کی صورت برداشت نہیں کر پاؤں گا، کچھ کر میرے بھائی۔۔۔۔۔۔کچھ کر'' کمرہ اجلاس میں اس وقت تمام بھائی موجود تھے۔ شاہ میر، اپنا سر شاہ زل کے کندھے پر رکھے واویلا کر رہا تھا۔ جب کے شاہ ویز سر جھکائے بیٹھا تھا

''میں کوئی مشورہ دوں؟'' شاہ زین نے انتہائی شرافت سے پوچھا

''خبردار۔۔۔۔۔زبان بند رکھنا اپنی۔ تمہاری، اور ان دونوں خبیثوں (شاہ میر نے انگلی سے شاہ ویز اور شاہ زیب کی جانب اشارہ کیا) کی وجہ سے سارا کام بگڑ گیا ہے'' شاہ میر نے غصے سے کہا اور پھر سے شاہ زل کے کندھے پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا

''ہائے۔۔۔۔۔میری بچپن کی محبت کا کیسا بیڑہ غرق ہوا؟ جسے محبوبہ بنایا تھا اسے

ڈیڈ نے بھابھی بنادیا۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔"وہ جی بھر بھر کے دہائی یاں دے رہا تھا۔جب کہ باقی تینوں شرمندہ شرمندہ سے بیٹھے تھے

"شاہ میر! میں تیرا مسلہ حل کر سکتا ہوں۔۔۔۔"شاہ زل نے کہا تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا

"کیا۔۔۔؟"شاہ میر نے سر اٹھایا

"دیکھو! جھوٹ بولنے سے یا اصل بات چھپانے سے ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ تم جا کر ڈیڈ سے سیدھے سیدھے بول دو کہ تم سوہا کو پسند کرتے ہو اور اسی سے شادی کرو گے۔میرا نہیں خیال کہ ڈیڈ اتنے کنزرویٹو ہیں کہ وہ اس بات کو ایشو بنالے گے۔جب تم روحا کے ساتھ خوش رہ ہی نہیں سکتے تو وہ تم دونوں کے ساتھ زبردستی کبھی نہیں کریں گے۔اور روحا کی طرح انہیں سوہا بھی بے حد پیاری ہے۔میری بات مانو تم ڈیڈ کو سچ بات بتادو۔وہ کبھی انکار نہیں کریں گے"

شاہ زل نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔ان سب بھائیوں میں ایک وہی تھا جو خاصا صلح

جو، سمجھدار، معاملہ فہم اور دھیمے مزاج کا حامل تھا۔اسکی بات سب کے دل کو لگی تھی

''اور سچ بتانے پر ڈیڈ نے تجھے جوتے مارے تو؟''شاہ زین نے پوچھا

''کچھ نہیں کہے گے ڈیڈ۔شاہ زل صیح کہہ رہا ہے، شاہ میر کو چاہیئے کہ وہ ڈیڈ سے خود بات کرے۔کیونکہ یہ معاملہ اسکا ہے وہ خود بات کرے گا تو سب کچھ صیح طریقے سے ہو گا''شاہ ویز نے سنجیدگی سے کہا تو سب سے پہلے شاہ میر نے اسے گھورا

''تیرے منہ سے یہ سب باتیں اچھی نہیں لگ رہیں۔''وہ کچھ زیادہ ہی تپا ہوا تھا اس پر،

''بس پھر طے ہو گیا کہ کل تم خود ڈیڈ سے بات کرو گے۔بس تمہیں تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے''شاہ زل نے مسکراتے ہوئے کہا

''یہ ہمت ہم دلا دیں گے تجھے''شاہ زیب نے شرارت سے کہا۔

--------*----------*----------

*----------

مشن نمبر 3

''میرے سمجھ نہیں آرہا کہ تم سب کو ہو کیا گیا ہے؟ہر روز تم میں سے کوئی نا کوئی آجاتا ہے مجھ سے ضروری بات کرنے کے لئے''امانت صاحب نے خفگی سے شاہ میر کو دیکھا

''ڈیڈ! مجھے بہت ضروری بات کہنی ہے آپ سے۔۔۔۔''اس نے اٹکتے اٹکتے اپنی بات مکمل کری اور ایک ہی صوفے پر بیٹھے اپنے پانچوں بھائی یوں کو دیکھا جو اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی کامیڈی شو دیکھ رہے ہوں

''بولو کیا بات ہے؟''

''وہ۔۔۔۔اصل میں۔۔۔۔''وہ ہچکچایا

''بولو نا!''شاہ ویز نے اسے آنکھیں دکھائی

''ہاں۔۔۔۔۔ہاں!۔۔۔۔۔بولو بھی''شاہ زین نے بھی اسے پُش کیا

''اصل میں ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔!''وہ پھر اٹکا

''اب بول بھی دو شاہ میر۔۔''شاہ زیب نے کہا

''تم لوگ اسے بولنے دو گے تو وہ بولے گا نا!''امانت صاحب نے سب کو ایک ساتھ جھڑکا

''جو بولنا ہے پانچ سکینڈ کے اندر اندر بولو ورنہ میں نہیں سنو گا''

''ڈیڈ میں سوہا سے شادی کرنا چاہتا ہوں''وہ ایک ہی سانس میں بول گیا

''کیا۔۔۔۔۔۔۔''پہلے تو امانت صاحب کو شاک لگا پھر وہ غصے سے ڈھاڑے

''کیا بکواس کر رہے ہو؟''

''میں سچ کہہ رہا ہوں ڈیڈ! میں روحا کو نہیں بلکہ سوہا کو پسند کرتا ہوں۔''

''لیکن۔۔۔۔۔۔سوہا کو تو شاہ ویز۔۔۔۔۔۔''انہوں نے بات ادھوری چھوڑ کر شاہ ویز کو دیکھا

''نہیں ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ نے کل سمجھا تھا'' شاہ ویز نے جلدی سے انہیں بتایا

''تو پھر کیسا ہے؟ کیا کرنا چاہ رہے ہو تم لوگ؟ کیوں پاگل بنا رہے ہو مجھے؟'' وہ پھر سے دھاڑے تو سب کی بولتی بند ہو گئی۔ شاہ زل اٹھ کر انکے پاس گیا اور انکے برابر بیٹھا

''میں آپ کو پوری بات بتاتا ہوں لیکن آپ تحمل سے سنے گا۔۔۔۔۔۔'' اس نے کہا اور پچھلے تین دن کی ساری روداد کہہ سنائی

''تو یہ سب تم لوگ مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے'' انہوں نے خفگی سے کہا

''میں سمجھا کہ آپ ناراض ہوں گے'' شاہ میر نے شرمندگی سے کہا

''اور تم۔۔۔۔۔ سوہا کی تو ایسے تعریفیں کر رہے تھے جیسے اسکے علاوہ کوئی اچھی لڑکی ہی نہیں ہے دنیا میں۔۔۔۔'' انہوں نے شاہ ویز کو ڈانٹا

''اَستَغفِرُاللہ ڈیڈ۔۔۔۔۔۔ وہ بچارہ تو اپنی بہن سمجھ کر تعریفیں کر رہا تھا اسکی'' شاہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زین نے کانوں کو ہاتھ لگایا

''تم سوہا سے ہی شادی کرنا چاہتے ہو؟''انہوں نے شاہ میر سے پوچھا تو اس نے اثبات میں گردن ہلادی

''لیکن جب وہ دونوں پیدا ہوئی تھیں تو میں نے اپنے بھائی کو زبان دی تھی کہ اسکی دونوں بیٹیوں کو میں اپنے گھر کی بہو بناؤں گا''انہوں نے کہا تو ایک بار پھر سب کا سانس اٹک گیا

''تو پھر۔۔۔۔۔۔۔''سب نے پوچھا

''تو پھر یہ کے۔۔۔۔۔۔۔میں اپنی زبان سے نہیں مکر سکتا۔شاہ میر کے لئے سوہا کا ہاتھ تو مانگ لونگا میں صداقت سے لیکن۔۔۔۔۔۔۔روحا بھی اسی گھر میں آئے گی،شاہ ویز کی دلہن بن کے۔۔۔۔۔۔''انہوں نے سب کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا

''سوری۔۔۔۔۔۔''شاہ ویز کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے

''ہاں!۔۔۔۔۔''

''لیکن ڈیڈ۔۔۔۔۔میں۔۔۔''

''کیا میں؟تم بھی کسی اور کو پسند کرتے ہو؟''انہوں نے سخت نظروں سے اسے دیکھا تو اس نے نفی میں گردن ہلائی

''تو بس،یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔تم دونوں کو قبول ہے تو میں صداقت سے بات کروں گا۔دو دن ہے تمہارے پاس،دو دن بعد آکر مجھے اپنا فیصلہ سنا دینا کیونکہ اب تو تم لوگ اتنے بڑے ہو چکے ہو کہ مجھے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے تم لوگوں سے اجازت لینا ہو گی۔''آخری بات جو انہوں نے کہی تھی وہ ان سب کو سانپ سونگھا گئی تھی کیونکہ یہ جملہ وہ انتہائی ناراضی کی حالت میں کہتے تھے۔وہ اٹھ کر وہاں سے چلے گئے۔

''یہ۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا ہو گیا؟''شاہ ویز نے ہکا بکا انداز میں کہا

''میں بتاتا ہوں کہ کیا ہو گیا۔لوگ اپنے پیروں پر کلہاڑی مارتے ہیں۔اور تو نے

کلہاڑی پر جا کر اپنا پاؤں مارا ہے بس!" شاہ زین نے خاصی سنجیدگی سے کہا "دفعہ ہو جاؤ تم سب میری نظروں سے" اب جا کر اسے غصہ آیا تھا۔اور شاید اب ہی اسے سمجھ آیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو چکا ہے۔شاہ میر تو وہاں سے کھسک گیا تھا کیونکہ اسکا کام تو ہو چکا تھا۔جب کہ شاہ ویز غصے سے پاگل ہو رہا تھا

-------*----------*----------

*----------

جمعہ ہفتہ اور اتوار اسکی ہسپتال میں ڈیوٹی نہیں ہوتی تھی۔وہ چھٹی پر ہوتا تھا۔لہذا تین دن کی چھٹی منانے کے بعد وہ دوبارہ ہسپتال میں موجود تھا۔

"اسلام و علیکم سر! کیسے مزاج ہیں آپ کے؟" کمرے میں داخل ہوتی شانزے کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تو اسے یاد آیا کہ تین دن پہلے ہی اسے ہسپتال کی جانب سے ایک اسسٹینٹ ڈاکٹر دستیاب ہوئی ہے۔اس نے گہرا سانس کھینچا پھر اسکے سلام کا جواب دیا

''کیا بات ہے سر بڑی ٹھنڈی آہیں بھر رہے ہیں آپ؟ خیریت تو ہے؟ ویسے میرا مشاہدہ یہ کہتا ہے کہ انسان ٹھنڈی آہیں صرف تین صورتوں میں بھرتا ہے۔ایک جب وہ گھر سے مار کھا کر آیا ہوتا ہے، دوم جب اسے لگتا ہے کے اسکا اپنے مقابل سے بات کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے اور سوئم جب اسے نیند آرہی ہوتی ہے۔آپ کا تعلق کون سے والوں سے ہے؟'' شانزے نے بنا کومہ اور فل اسٹاپ کے اس سے پوچھا

''دوسرے والوں سے۔۔۔۔؟''اس نے زیر لب کہا لیکن شانزے نے پھر بھی سن لیا

''اچھا تو آپ مجھے بھیس اور خود کو بین بجانے والا کہہ رہے ہیں، چلیں چھوڑے ان سب باتوں کو۔۔۔۔یہ بتائے کہ آپ کے گھر میں کتنے افراد رہتے ہیں؟ ویسے میرا اندازہ ہے کہ آپ کے گھر میں زیادہ سے زیادہ دو تین بندے ہی رہتے ہوں گے کیونکہ جتنے آپ کم گو ہیں آپ کو دیکھ کر تو ایسا ہی لگتا ہے''

www.novelsclubb.com

''آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ جو لوگ کم بولتے ہیں انکے گھر میں کم افراد رہتے ہیں؟''

شاہ زل نے اسکی انوکھی منطق پر اس سے پوچھا

''مجھے ہی دیکھ لیں میرے گھر میں کل پانچ افراد رہتے ہیں، دن بھر کسی نہ کسی سے کوئی نہ کوئی بات کرتی ہی رہتی ہوں تو مجھے بولنے کی اتنی عادت پڑ چکی ہے کہ میں چپ رہ ہی نہیں سکتی''

''میرے گھر میں کل دس افراد ہیں'' شاہ زل نے صفا اور مروٰی کو بھی گن لیا تھا جو کہ چند دنوں میں انکے گھر آنے والی تھیں۔

''سچ؟؟؟'' شانزے کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ''پھر آپ اتنے خاموش کیوں رہتے ہیں کیا اپنے گھر میں کسی سے بات نہیں کرتے آپ؟''

''میں اپنے گھر میں سب ہی سے بات کرتا ہوں لیکن باہر والوں کے سامنے کم کم ہی بولتا ہوں'' شاہ زل اتنے سولات کے جواب دینے کا عادی نہیں تھا لیکن یہ لڑکی اسے بولنے پر مجبور کر رہی تھی

''اچھا!۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے آپ کے گھر میں سب ڈاکٹر ہیں؟''ایک نیا ٹوپک

''جی نہیں، میں اپنے بھائی یوں میں بلکہ اپنے پورے خاندان میں اکیلا ڈاکٹر ہوں''

''میں بھی،۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے آپ نے کون سی یونیورسٹی سے۔۔۔۔۔۔۔''

''مس شانزے یہ پرسنل باتیں ہم بعد میں بھی کر سکتے ہیں۔ابھی پیشنٹز سے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔اور آپ تھوڑا کم بولا کریں پلیز۔''اس نے شانزے کو تھوڑا سختی سے ٹوکا۔

''ابھی تو کافی ٹائم ہے۔لگتا ہے آپ میری باتوں سے بور ہو گئے ہیں۔چلے کوئی بات نہیں اب میں کچھ نہیں بولوں گی، بلکہ میں یہاں سے چلی جاتی ہوں۔ ابھی تو کوئی بھی پیشنٹ نہیں آیا ہے تو جب تک میں کیفے سے ناشتہ کر آتی ہوں'' اس نے کہا اور اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔شاہ زل خاموشی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔جب ہی شاہ زل کے دائیں ہاتھ کی طرف دھماکہ ہوا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔اسکے دائیں کندھے پر اس کا ہم شکل سفید شلوار کرتے میں کھڑا ہوا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھااور اسکی پیٹھ پر دو سفید رنگ کے پنکھ تھے۔اسکے آس پاس سفید رنگ کی دھند چھائی ہوئی تھی

"یہ کیا کیا تم نے شاہ زل؟اتنی اچھی لڑکی کا دل دکھادیا۔ تمہیں جا کر اس سے معافی مانگنی چاہیئے"اس نے کہا۔اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتا اسکے بائیں جانب دھماکہ ہوا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو مزید حیران ہوا۔اسکے بائیں کندھے پر اسکا ایک اور ہم شکل کالے رنگ کے شلوار کرتے میں ملبوس کھڑا تھا۔اسکے جسم سے انگارے نکل رہے تھے اور سر پر دو کالے رنگ کے سینگ نکلے ہوئے تھے۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اس سے معافی مانگنے کی۔تم نے ایسی کون سی غلط بات کہہ دی"اس نے کہا

"اس نے شانزے کا دل دکھایا ہے اور یہ بہت غلط بات ہے۔اسکو چاہیئے کے جا کر اسے سوری کہے"فرشتے شاہ زل نے کہا

"غلط۔۔۔۔اگر اس نے اس لڑکی سے معافی مانگی تو وہ پھر سے پٹر پٹر بولنا شروع

ہو جائے گی ویسے ہی اتنی مشکل سے اس سے جان چھوٹی ہے" شیطان شاہ زل بولا

"اگر شاہ زل کم گو ہے تو ضروری نہیں کہ دنیا کا ہر انسان کم بولتا ہو۔ سب کا اپنا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ اسے زیادہ بولنے کی عادت ہے تو شاہ زل کو اسے ڈانٹا نہیں چاہیئے تھا" فرشتے شاہ زل نے پھر سے شانزے کی سائیڈ لی

"ایک منٹ۔۔۔۔۔۔ شاہ زل نے اسے کب ڈانٹا؟ اس نے تو بس اسے کم بولنے کو کہا تھا" شیطان شاہ زل غصے سے بولا

"جتنی سختی سے اس نے کہا تھا اسے ڈانٹنا ہی کہتے ہیں" فرشتے شاہ زل نے کہا

"تم نے ہی کہا نا کہ ہر کسی کا الگ الگ مزاج ہوتا ہے تو شاہ زل کے مزاج پر بھی اسکی پٹر پٹر گراں گزری تھی" شیطان شاہ زل بولا

"چپ کرو تم دونوں" شاہ زل چیخا تو دونوں غائب ہو گئے۔ اتنی دیر سے گردن دائیں بائیں موڑنے سے درد ہو گیا تھا۔

"اف۔۔۔۔۔ لگتا ہے میں بہت جلد پاگل ہونے والا ہوں" اس نے اپنا سر پکڑ لیا

--------*----------*----------

*----------

شاہ ویز اس وقت گھر پر اکیلا تھا۔وہ آج کورٹ بھی نہیں گیا تھا۔کل رات کا واقعہ فلم کی طرح اسکے دماغ میں چلنے لگا

گزشتہ رات

کمرہ اجلاس میں اس وقت تمام بھائی موجود تھے۔شاہ میر خاصے سکون سے بیٹھا ہوا تھا۔اسکا کام جو ہو گیا تھا۔شاہ زل سر جھکائے شاہ ویز کی صلوتیں سن رہا تھا

"کمینے۔۔۔۔۔تجھے ہی شوق ہو رہا تھا نا سچ بولنے کا! کیا کہہ رہا تھا تُو کہ سچ بول دے جا کر۔سچ بولنے سے کام آسان ہوتا ہے۔ہو گیا کام آسان؟۔"شاہ ویز غصے سے پوچھ رہا تھا

"دیکھ میں نے تو شاہ میر کو مشورہ دیا تھا اور اسکا کام تو ہو گیا"شاہ زل نے کہا

"اور تُو۔۔۔۔۔مجھے پھنسا کے خود کتنے سکون سے بیٹھا ہے"اسکی توپوں کا رخ شاہ

میر کی جانب مڑ گیا

''بھائی۔۔۔۔۔روحا میں برائی کیا ہے؟''شاہ رخ نے پوچھا

''کوئی ایک ہو تو بتاؤں نا۔۔۔۔۔۔تم لوگ میرا مسلہ حل کرو یار۔۔۔۔میں اس چڑیل سے شادی نہیں کر سکتا''شاہ ویز نے دہائی دی

''دیکھ تیرے جیسے جنات کو چڑیلیں ہی ملتی ہیں''شاہ زین نے مزے سے کہا

''تیری تو۔۔۔۔۔''شاہ ویز نے اسکی گدی پکڑی اور ایک تھپڑ اسکے سر پر رسید کیا

''آہ۔۔۔۔۔۔ظالم آدمی۔۔۔۔تیرے جیسے جلاد صفت انسان کو روحا ہی ملنی چاہیئے''مار کھا کر بھی اسکی زبان بند نہ ہوئی تھی

''اچھا آپ لوگ لڑنا بند کریں۔میرے پاس ایک آئیڈیا ہے''شاہ رخ نے کہا تو سب نے اسے حیرت اسے دیکھا

''ابے۔۔تُو کیا بتائے گا؟''شاہ میر نے اسکا مذاق اڑایا۔

''آپ روحا آپی سے منگنی کر لیں کیونکہ اگر آپ نے انکار کیا تو پھر ڈیڈ شاہ میر بھائی

کی شادی بھی نہیں ہونے دیں گے ''اس نے شاہ میر کو اگنور کر کے شاہ ویز سے کہا

''دے دیانا اپنے منہ جیسا مشورہ۔۔۔۔''شاہ ویز کو تو آگ ہی لگ گ ئی

''پہلے میری پوری بات تو سنے ''اس نے کہا

''نہیں سننی۔۔۔۔''

''سن لے یار اسکی بھی، کیا پتہ کچھ اچھا مشورہ دے دے ''شاہ زیب نے اسکی

سائیڈ لی

''ابھی آپ روحا آپی سے منگنی کر لیں۔اسکے بعد جب ڈیڈ شادی کی ڈیڈ فکس کریں

تو آپ یہ بہانہ بنا دیجیئے گا کہ آپ کا کوئی بہت اہم کیس آ گیا جس کی وجہ سے آپ

اتنے مصروف ہیں کہ ابھی شادی نہیں کر سکتے۔اسکے بعد جب شاہ میر بھائی اور سوہا

آپی کی شادی ہو جائے تو آپ سکون سے منگنی توڑ بھی سکتے ہیں ''سب اسے

ستائی ش سے دیکھ رہے تھے

''زبردست ! ہم تو ایسے ہی تمہیں بے وقوف سمجھتے تھے تم تو بڑے ذہین نکلے ''شاہ

میر نے اسے داد دی

''اور وہ روحا!۔۔۔۔۔وہ مان جائے گی''شاہ ویز نے سنجید گی سے پوچھا

''آپ کہے گے تو مان جائے گی''اس نے شرارت سے کہا تو شاہ ویز نے زور دار قسم کا تھپڑ اسے جڑ دیا

''میرا مطلب آپ انہیں سارے حالات سمجھائے گے تو وہ اپنی بہن کی خاطر مان ہی جائے گی''اس نے سر سہلاتے ہوئے کہا

''ٹھیک ہے پھر میں کل ہی روحا سے بات کرتا ہوں کہ ابھی وہ منگنی کے لئے راضی ہو جائے لیکن ان دونوں کی شادی کے بعد ہم رشتہ خود ہی ختم کر دے گے۔''

''شاہ رخ تیرے اس آئیڈیے کے لئے تجھے ایک پپی''شاہ زین نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

------*----------*----------

*----------

''ڈاکٹر شانزے!۔۔۔۔۔''اس نے کیفے میں اکیلے بیٹھی شانزے کو پکارا

''سر!آپ یہاں کیوں آگ ئے''اس نے حیرت سے شاہ زل کو دیکھا۔

''آپ آئی نہیں تھیں تو میں نے سوچا کہ آکر آپ کو دیکھ لوں''

''میں بس آہی رہی تھیں''شانزے نے مختصر جواب دیااور ٹیبل پر رکھااپنابیگ اٹھاکراسکے ساتھ چلنے لگی۔وہ خاموش تھی توشاہ زل کو بے چینی ہونے لگی۔

''ڈاکٹر شانزے!مجھے لگتاہے شاید آپ نے میری بات کامائی ینڈ کیاہے۔آئی م سوری،مجھے ایسے نہیں کہناچاہی ئے تھا''شاہ زل نے شرمندگی سے کہاتوپہلے شانزے نے اسے حیرت سے دیکھا۔اور پھراسے چھوڑ کر واپس کیفے ٹیریابھاگی۔

جب کے شاہ زل ہکابکا کھڑااسے دیکھ رہاتھا۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تواسکے ہاتھ میں دوآئی سکریم کے کپ تھے۔

''یہ لیں۔۔۔۔''اس نے ایک کپ شاہ زل کی جانب بڑھایا

''یہ کیا۔۔۔؟''اس نے حیرت سے پوچھا

''میری امی کہتی ہیں کہ جب انسان کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ سامنے والے سے معافی مانگ لے تو ہمیں بدلے میں اسے کوئی میٹھی چیز کھلانی چاہیئے۔ اس لیئے یہ میں آپ کے لیئے لائی ہوں۔ ویسے میں نے آپ کی بات کا برا نہیں منایا تھا۔ جب مجھے کسی سے ڈانٹ پڑتی ہے نا تو مجھے بھوک لگنے لگتی ہے۔ بس میں اسے لیئے کیفے آگئی تھی۔''

''اچھا۔۔۔۔۔''شاہ زل نے اسکے ہاتھ سے کپ لیا

''ویسے سر! مجھے بچپن سے ہی آئی سکریم اتنی پسند ہے کہ میں کیا بتاؤ۔ بچپن میں امی مجھ سے آئی سکریم چھپا چھپا کر رکھتی تھی لیکن میں پھر بھی کسی نہ کسی طرح۔۔۔۔۔۔۔''وہ بولتے بولتے آگے بڑھ گئی۔

''دیکھا!۔۔۔۔۔۔کہا تھا نا میں نے مت معافی مانگو اس لڑکی سے۔۔۔۔۔اب پکاتی رہے گی وہ تمہیں''شیطان شاہ زل اسکے کان میں آکر بولا

''تو کیا ہوا؟ یہ بھی تو دیکھو کے وہ ایک پیاری لڑکی کا دل دکھانے سے بچ گیا۔اب دیکھو وہ کتنا خوش نظر آ رہی ہے''فرشتہ شاہ زل بھی نمودار ہوا

''سر! آپ رک کیوں گ ئے۔''شانزے نے اسے پکارا تو وہ دونوں ایک جھماکے سے غائب ہو گ ئے

''میں بس آ ہی رہا تھا۔۔''اس نے شانزے کو جواب دیا

''لگتا ہے مجھے کسی ماہر نفسیات سے رابطہ کرنا ہو گا''اس نے اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے سوچا اور آگے بڑھ گیا

--------*----------*----------

*----------

''تم اچانک؟ خیریت تو ہے؟۔۔۔''روحا نے اسے اپنے گھر میں دیکھ کر حیرت سے پوچھا

''ہاں!۔۔۔۔مجھے تم سے شاہ میر اور سوہا کے متعلق بات کرنی تھی''شاہ ویز نے

جواب دیا

''مجھ سے؟''

''ہاں تم سے، کیونکہ تم ہی میری مدد کر سکتی ہو''

''میں کیا مدد کر سکتی ہوں تمہاری؟''اس نے حیرت سے پوچھا۔شاہ ویز نے سارا قصہ اسکے گوش گزار کر دیا۔خلاف توقع اس نے تحمل سے ساری بات سنی۔

''اچھا۔۔۔تو بڑے بابا نے تمہیں دو دن کا وقت دیا ہے اور تم چاہتے ہو کہ انکو ہاں کہہ کر مجھ سے منگنی کر لو۔۔۔۔۔''

''نقلی منگنی۔۔۔۔''شاہ ویز نے اسکی بات کاٹی

''تو میں کونسا تم سے اصلی میں رشتہ جوڑنے کی بات کر رہی ہوں۔صرف اپنی بہن کی خاطر راضی ہو رہی ہوں۔کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔شادی ہوتے ہی ہم دونوں کی منگنی ختم۔۔۔۔''اس نے الٹا شاہ ویز پر چڑھائی کر دی

''میں بھی مرا نہیں جا رہا تمہاری جیسی آدم خور لڑکی سے شادی کرنے

کو۔۔۔۔۔بس اپنے بھائی کی خوشیوں کا سوچ رہا ہوں۔"اس نے بھی دوبدو جواب دیا

"اف۔۔۔۔۔۔بڑے بابا کب آئے گے ہمارے گھر؟۔۔۔۔۔"اس نے غصے سے پوچھا

"آج میں انکو جواب دے دوں گا۔تو کل تک وہ تمہارے گھر آجائے گے چاچو سے بات کرنے۔تم نے بس ہاں میں جواب دینا ہے"

"ایک شرط پہ۔۔۔۔۔۔تم وعدہ کرو کے ان دونوں کی شادی سے پہلے ہی کوئی نا کوئی بہانہ بنا کر نہ صرف ہماری شادی پوسٹ پونڈ کرواؤ گے بلکہ شادی ہو جانے کے بعد منگنی بھی توڑو گے"روحانے ناک چڑاتے ہوئے کہا

"میرا وعدہ۔۔۔۔۔۔مجھے خود شوق نہیں ہے تمہاری جیسی پھوہڑ لڑکی کے ساتھ اپنی قسمت پھوڑنے کا۔۔۔آدھے گھنٹے سے بیٹھا ہوا ہوں اب تک چائے کا بھی نہیں پوچھا"شاہ ویز نے سیدھا سیدھا اس پر چوٹ کی تو وہ تلملا اٹھی۔ایک یہ آدمی

ہی تھا جو اس سے نہ ڈرتا تھا نہ اس سے دبتا تھا

"کیوں دوں چائے؟ اس دن تو بڑی برائی یاں کر رہے تھے کہ میرے ہاتھ کی بنی چائے بہت بدذائقہ ہوتی ہے۔"

"اس میں کوئی شک نہیں کہ تم انتہائی بدذائقہ چائے بناتی ہو۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ سوہا بھابھی سے بنوا دو" اس نے گویا اس پر احسان کیا تھا

"بھابھی؟۔۔۔۔۔۔ ابھی وہ تمہاری بھابھی نہیں بنی سمجھے۔ اور نہ ہی وہ گھر پر ہے۔ اتنا ہی چائے پینے کا موڈ ہے تو اپنے گھر جا کر پیو۔ چلو نکلو یہاں سے" روحا نے غصے سے کہا

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے یہاں بیٹھنے کا۔ جا رہا ہوں میں" وہ کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

"کھڑے کیوں ہو جاؤ"

"جا ہی رہا ہوں"

''ہاں تو جاؤ نا۔۔۔۔۔''

''ہاں تو جا رہا ہوں نا'' وہ پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلا گیا لیکن دل ہی دل میں پر سکون ہو گیا کہ چلو ایک مسلہ تو حل ہوا

-----*----------*----------

*----------

دو ہفتے بعد

سارے گھر میں افرا تفری کا عالم تھا۔ایک تو منگنی اوپر سے سارے گھر کا کام ان لوگوں کے ہی سروں پر تھا۔سونے پر سہاگہ یہ کہ ڈیڈ اور چاچو بھی ائی یر پورٹ گئے ہوئے تھے۔پہلے عرفات صاحب کو سی آف کرنا تھا اسکے بعد صفا اور مروٰی کو گھر بھی لے کر آنا تھا۔

''او بھئی۔۔۔۔۔یہ پھول تو صیح سے لگاؤ'' شاہ زین نے ایک مزدور کو ڈانٹا

''تمیز سے بات کر، خود تو بیٹھا سیب کھا رہا ہے اور میں جو کام میں لگا ہوا ہوں مجھ پر

حکم چلا رہا ہے؟''اس مزدور یعنی شاہ زیب نے جواب دیا

اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتا گھر میں امانت صاحب اور نزاکت صاحب داخل ہوئے انکے پیچھے دو چھوٹی چھوٹی سی پریاں داخل ہوئی تھیں۔

''آؤ بیٹا۔۔۔۔یہ دیکھو! یہ ہے تم دونوں کا گھر۔۔۔''امانت صاحب نے صفا اور مروٰی کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن دونوں ہی نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ وہ دونوں حیرت سے سامنے دیکھ رہی تھیں۔

''صفا بیٹا کیا ہوا ہے؟''نزاکت صاحب نے ان دونوں سے پوچھا مگر وہ دونوں ابھی تک ٹکر ٹکر سامنے دیکھ رہی تھیں۔امانت صاحب اور نزاکت صاحب نے انکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہ خود بھی حیران رہ گئے۔کیونکہ شاہ زیب گھر کے رف سے حلیے میں اسٹول پر چڑھا دیواروں پر پھولوں کی بیلیں چڑھا رہا تھا۔

دوسری طرف شاہ رخ فرش پر جھاڑو دے رہا تھا جب کہ شاہ زین ٹیبل پر بیٹا فروٹ کاٹ کم اور کھا زیادہ رہا تھا۔

''بچوں ذرا یہاں تو آؤ۔دیکھو ذرا صفا اور مروٰی آئی یں ہیں۔''امانت صاحب نے ان سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔تو تینوں نے پہلے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا پھر اگلے ہی لمحے ان تینوں کو اپنی اپنی پوزیشنز کا احساس ہوا۔شاہ زین جلدی سے فروٹس چھوڑ کر اٹھا،شاہ رخ نے جھاڑو دوسری جانب پھینکا جب کے شاہ زیب اسٹول سے نیچے اترنے کے چکر میں اسٹول سمیت ہی زمین پر گر پڑا۔لیکن اگلے ہی لمحے کپڑے جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔اب تینوں ہی ایک لائن میں ان کے سامنے کھڑے تھے

''ان سے ملو یہ تم دونوں کے کزن اور بھائی ہیں۔یہ شاہ زین،یہ والا شاہ زیب اور یہ والا شاہ رخ''انہوں نے ان تینوں کا تعارف کرایا۔

''واؤ۔۔۔۔۔۔نائی س نیم۔۔۔''صفا نے سات ئی ش سے کہا البتہ مروٰی بس مسکرا رہی تھی

''ایک تو اس گھر کے قوانین میری سمجھ سے بالا تر ہیں۔آج میرے اپنی منگنی اور

مجھے ہی سارے کام کرنے پڑھ رہے ہیں۔ کیا تھا جو آج دوپہر کا کھانا باہر سے آجاتا لیکن نہیں شاہ ویز ہے نا۔۔۔۔۔۔۔" شاہ ویز غصے سے بولتے ہوئے کچن سے باہر آیا۔ ایپرین پہنے اور ایک ہاتھ میں کفگیر پکڑے شاہ ویز کو دیکھ کر مروٰی کو مزید حیرت ہوئی۔ جب کہ صفا اس ساری سچوئیشن کو انجوائے کر رہی تھی۔ جیسے ہی اسکی نظر ان دو معصوم معصوم بچیوں پر پڑی تو پہلے تو وہ حیران ہوا پھر جلدی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا کفگیر اپنے پیچھے کیا۔

"اور یہ شاہ ویز ہے" انہوں نے شاہ ویز کا تعارف کرایا تو اس نے دانت نکالے۔

"میں آج تک سمجھ نہیں سکا کہ تم سب اپنے اپنے کپڑے خود سے کیوں نہیں دھوتے؟ حد ہو گئی، بھلا کوئی دلہا اپنی منگنی کے دن بھی اپنے بھائیوں کے کپڑے دھوتا ہے۔۔۔۔" ایک عدد بڑی بالٹی میں دھلے ہوئے کپڑے لے کر سخت جھنجھلایا ہوا سا شاہ میر نمودار ہوا۔

"یہ شاہ میر۔۔۔۔۔۔۔" امانت صاحب نے اسے گھورتے ہو کہا۔ شاہ میر نے پہلے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان دونوں کو دیکھا پھر ایک نظر اپنے دھوبیوں والے حلیے پر ڈالی تو شرم سے پانی پانی ہو گیا۔اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو چکا تھا

"زبردست۔۔۔۔۔آبادی تو اچھی خاصی ہے آپ کے گھر میں،۔۔۔۔۔۔یہ اتنے ہی افراد ہیں یا تین چار اور بھی ہیں؟"صفا نے مزے سے پوچھا تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔کیونکہ جہاں تک انکی معلومات تھیں،صفا تو اپنی یاداشت کھو چکی تھی صرف مروٰی کو ہی وہ سب یاد تھے۔جب کہ یہاں مروٰی خاموش کھڑی تھی اور صفا پورے کانفیڈینس سے ان سے بات کر رہی تھی

"ہاں۔۔۔۔۔بس ایک شاہ زل ہی ہے جو ابھی گھر میں موجود نہیں ہے،دراصل یہ سب لوگ گھر کے کام خود سے ہی کرتے ہیں کیونکہ ملازم اتنے سارے کام دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں"امانت صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا

"گڈ۔۔۔۔۔اور ہمارا کمرہ؟"

"وہ اوپر ہے۔شاہ رخ تم لوگوں کا سامان پہنچا دے گا۔جاؤ شاہ رخ بہنوں کا سامان

کمرے میں رکھ کر آؤ ''انہوں نے پہلے صفا کو جواب دیا پھر شاہ رخ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تو وہ جی اچھا کہتا ان دونوں کو اپنے ساتھ اوپر والے فلور پر لے آیا۔ امانت اور نزاکت صاحب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے اور شاہ ویز دوبارہ کچن میں چلا گیا۔

''یار!۔۔۔۔۔جب یہ دونوں گم ہوئی تھیں تب ہم دونوں کتنے سال کے تھے۔'' شاہ زین نے شاہ زیب سے انتہائی بے تکا سوال کیا تھا

''ہم دونوں اس وقت چودہ سال کے تھے لیکن تُو کیوں پوچھ رہا ہے؟''.

''میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ دونوں تو ویسی کی ویسی ہے ہیں بس قد لمبے ہوں گئے ہیں''شاہ زین نے کہا

---*----------*----------

شاہ رخ ان دونوں کو انکے کمرے میں چھوڑ کر جا چکا تھا۔ کمرے میں ہر چیز دو دو

تھی۔دو سنگل بیڈ،دو الماریاں،دو رائی ٹنگ ٹیبل اور دو کتابوں کے ریک۔لیکن ایک چیز جو الگ تھی وہ ان اشیا کے رنگ تھے۔ایک واڈروب گرین کلر کی تھی تو دوسری بلو،ایک بیڈ پر بلو بیڈ شیٹ بچھی تھی تو دوسرے پر گرین،دونوں بیڈ کے درمیان والی دیوار پر ایک بڑے سائز کی تصویر تھی۔جس میں دو چھ چھ سال کی بچیاں اپنی ماں کے ساتھ کھڑی ہوئی تھیں۔مروی مبہوت سی وہ تصویر دیکھ رہی تھی۔صفا چلتے چلتے اسکے پاس آئی۔

''ایسا کیا ہے اس تصویر میں جو تم اتنے غور سے اسے ہی دیکھے جا رہی ہو؟''صفا نے اس سے پوچھا تو اسکی محویت ٹوٹی

''اس میں ہماری مما اور ہم دونوں ہیں''

''ہماری مما؟۔۔۔۔۔۔اچھا!۔۔۔۔۔ویسے تمہیں یاد ہیں وہ؟''

''ہاں!میں انہیں کبھی بھول ہی نہیں سکتی''وہ سحر زدہ سی کہہ رہی تھی

''انکا انتقال کب ہوا تھا؟''صفا نے پوچھا

www.novelsclubb.com

''ہمارے اغوا ہونے کے بعد، اس دن بابا ہم سے ملنے آئے تھے تو انہوں نے ہی بتایا تھا''

''مروٰی کیا تمہیں یاد ہے کہ ہمیں کس نے اغوا کیا تھا؟'' صفا نے اچانک سے پوچھا

''میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ بات تم جانتی تھی مگر تمہاری یاداشت ہی چلی گئی''

''کیا مطلب؟۔۔۔۔۔''

''جنہوں نے ہمیں اغوا کیا تھا ان لوگوں نے ہماری آنکھوں میں پٹی باندھی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہم دونوں کو الگ الگ کمروں میں بند کیا ہوا تھا۔ مجھے بس اتنا یاد ہے کہ رات کا وقت تھا اور کسی نے میرے کمرے کی کنڈی کھولی، وہ تم تھی۔ میں تمہیں دیکھ کر حیران ہوئی تھیں لیکن تھوڑی دیر کے لئے۔۔۔۔۔۔ کیونکہ تم بچپن سے ہی ایسی ہو اپنا راستہ خود بنانے والی۔ خیر! تم نے دروازہ کھولا اور مجھے باہر نکلنے کا کہا۔ پھر تم ہی مجھے وہاں سے باہر لے کر آئی تھی۔ تم نے ہی مجھے بتایا تھا کہ تم

نے اغوا کار و کو نہ صرف دیکھا ہے بلکہ تم انہیں جانتی بھی ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ تم مجھے اس کا نام بتاتی تمہارا پاؤں ایک پتھر سے ٹکرایا اور تم لڑکھڑا کر گر پڑی اور تمہارا سر پاس رکھی اینٹ سے جا ٹکرایا۔ تم خون بہنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی۔ ابو وہیں سے گزر رہے تھے تو وہ ہمیں ہسپتال لے آئے اسکے بعد تم دو ہفتے تک کومہ میں رہی تھی۔" مروٰی کہہ کر خاموش ہو گئی

"پتہ نہیں کیوں۔۔۔۔ مجھے کچھ بھی یاد نہیں آتا" صفا نے کہا

"اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو، چلو ہم اپنی واڈروب سیٹ کر لیں۔" مروٰی نے اسے سنجیدہ دیکھ کر بات بدل دی

"ہاں ٹھیک ہے لیکن جو بھی چیز گرین کلر کی ہے وہ میں لوں گی" صفا نے کہا

"ہاں ہاں وہ تم ہی لو گی اور میں بلو کلر کی چیزیں لوں گی" مروٰی نے ہنستے ہوئے کہا

_*----------*----------

*----------

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہال میں اچھے خاصے مہمان آ چکے تھے۔ہر طرف گہما گہمی تھی۔ منگنی کی رسم شروع ہونے سے پہلے ایک چھوٹا سا مسلہ ہوا۔ہوا یہ کہ صداقت صاحب پہلے بڑی بیٹی ہونے کے ناطے روحا کی رسم کرانا چاہتے تھے۔جب کے نزاکت صاحب پہلے شاہ میر کی رسم کروانا چاہ رہے تھے۔آخر امانت صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی کا کہنا مان لیا اور پہلے روحا اور شاہ ویز کی رسم کر دی۔دونوں نے جان چھڑانے والے انداز میں ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی اور اسٹیج سے اتر آئے۔اسکے بعد شاہ میر اور سوہا کی رسم شروع ہو گئی۔

"بس ایک بار میری بہن کی شادی ہو جائے، پھر دیکھو کیسے جان چھڑاتی ہوں تم سے۔۔۔۔"روحا نے دل ہی دل میں شاہ ویز کو کہا

"ایک بار شاہ میر کی شادی ہو جائے پھر اس چڑیل سے فوراً پیچھا چھڑاؤ گا" دوسری طرف شاہ ویز بھی یہی سوچ رہا تھا۔

بلیک کلر کے شلوار کرتے میں ملبوس شاہ زین کافی دیر سے صفا کو دیکھ رہا تھا، جسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نزاکت صاحب ہر دوسرے رشتے دار سے ملوا رہے تھے اور وہ پورے کانفیڈینس سے سب سے مل رہی تھی

"کیا دیکھ رہا ہے؟" شاہ زیب اسکے برابر آ کھڑا ہوا

"بات سن۔۔۔۔۔۔یہ جو صفا ہے" اس نے ہاتھ کی انگلی سے صفا کی جانب اشارہ کیا

"ہاں تو۔۔۔۔"

"کیوں نا ہم اسکو تنگ کریں" شاہ زین نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔جب دیکھو ہر کسی کو چھیڑتے رہتے ہو۔۔۔" شاہ زیب نے بے زاری سے کہا

www.novelsclubb.com

"تُو میرا ساتھ دے رہا ہے کہ نہیں؟" شاہ زین نے دوٹوک پوچھا

"نہیں۔۔۔۔۔۔" اس نے بھی دوٹوک جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔۔میں ڈیڈ کو بتا دوں گا کہ کل پروفیسر غفور نے تجھے لیکچر کے دوران کلاس سے باہر نکال دیا تھا" وہ سکون سے کہتے ہوئے آگے بڑھا

''بتا کیا کرنا ہے؟۔۔۔''شاہ زیب جلدی سے اسکے پیچھے آیا تو وہ مسکرا کر اسکی جانب مڑا۔

صفا ایک ٹیبل پر اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔وہ لوگوں سے مل مل کر تھک گ ئی تھی اس ل ئے مرٰوی کو بابا کے ساتھ بھیج کر خود یہاں بیٹھ گ ئی تھی۔وہ ایک ہاتھ میں جوس کا گلاس اور دوسرے ہاتھ میں موبائی ل ل ئے وہ انسٹا گرام کھولے بیٹھی تھی۔جب ہی شاہ زین اسکے پاس آیا

''صفا۔۔۔۔''

''جی۔۔۔۔''اس نے سر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا جو خاصا سنجیدہ دکھائی دیتا تھا

''شاہ زیب تمہیں بلا رہا ہے۔''اس نے اسی سنجید گی سے کہا

''مجھے؟،پر کیوں؟''اس نے مزید حیران ہوتے ہوئے پوچھا

''پتہ نہیں؟کوئی کام ہو گا شاید؟''وہ کندھے اچکاتا آگے بڑھ گیا۔

''سنو!پر وہ ہے کہاں؟''اس نے شاہ زین کو روکنا چاہا پر وہ جا چکا تھا

''پتہ نہیں کیوں بلا رہا ہے؟ جا کر دیکھتی ہوں'' وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

''شاہ زیب، تم نے بلایا تھا مجھے۔۔۔۔'' وہ کالے شلوار کرتے میں ملبوس شاہ زیب کے پاس گئی

''میں شاہ زین ہوں۔۔۔۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا

''او۔۔۔۔۔ مجھے لگا کہ شاہ زیب ہو'' وہ شرمندہ ہوتی واپس مڑ گئی۔ اگلے دس منٹ تک وہ پورے ہال میں شاہ زیب کو ڈھونتی رہی لیکن ہر مرتبہ شاہ زین کے پاس پہنچ جاتی۔ آخر تھک کر وہ ایک کرسی میں بیٹھ گئی

''حد ہو گئی، ایک تو دونوں کی شکلیں ایک جیسی اوپر سے ڈریسنگ بھی ایک ہی جیسی کی ہوئی ہے دونوں نے، سمجھ ہی نہیں آ رہا کہ شاہ زین کون ہے اور شاہ زیب کون؟۔۔۔۔ خیر! دفعہ کرو۔ مجھے کیا؟'' وہ خود سے بولی۔

''ارے۔۔۔۔۔۔ تم کہاں تھی اتنی دیر سے؟'' اسکے پاس آواز ابھری تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ سامنے کالے شلوار کرتے میں وہی کھڑا تھا

''ابھی تو چھ مرتبہ تمہارے پاس سے گزری ہوں''اس نے چڑ کر جواب دیا

''میرے پاس سے ؟۔۔۔۔نہیں تو؟میں تو شاہ زیب ہوں''اس نے حیرت سے کہا

''تو تم کہاں تھے اتنی دیر سے؟میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔کیوں بلا رہے تھے مجھے ؟''اس نے جلدی سے پوچھا

''میں ؟۔۔۔۔۔۔میں نے کب بلایا تمہیں؟اور میں کیوں بلاوں گا تمہیں؟''اس نے حیرت سے کہا

''پر شاہ زین نے تو کہا تھا۔۔۔۔۔۔''

''شاہ زین سے یاد آیا،میں تمہیں یہ بتانے آیا تھا کہ شاہ زین تمہیں بلا رہا ہے''

''اب وہ کیوں بلا رہا ہے مجھے ؟''اس نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا

''آئی ڈونٹ نو۔۔۔''وہ کندھے اچکاتا چلا گیا۔تو وہ اپنا فراک سنبھالتی اٹھی اور شاہ زین کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس تک پہنچی

''کیوں بلا رہے تھے مجھے ؟''اس نے سخت کوفت سے پوچھا۔

''میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے بلایا ہے کہ شاہ زیب وہ رہا''اس نے انگلی سے دور کھڑے شاہ زیب کہ طرف اشارہ کیا

''تو میں کیا کروں؟''

''تم اسے ڈھونڈ رہی تھی نا!''

''وہ تو میں اس لئے ڈھونڈ رہی تھی کیونکہ تم نے کہا تھا کہ اسے مجھ سے کوئی کام ہے''

''ہاں تو میں اب بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ اس نے تمہیں بلایا تھا۔ جاؤ جا کر پوچھو اس سے''

www.novelsclubb.com

''اس نے کہا کہ اسے مجھ سے کوئی کام نہیں ہے اور نہ ہی اس نے مجھے بلایا تھا''

''ارے وہ بھول گیا ہو گا۔ تم جا کر اسے یاد دلاؤ، کوئی بہت ضروری کام تھا''

''اف۔۔۔۔۔۔۔''وہ پیر پٹختے ہوئے شاہ زیب کے پاس آئی

''کون سا ضروری کام تھا تمہیں مجھ سے؟''اس نے غصے سے اس سے پوچھا

''میں نے کہا تو ہے کہ مجھے کوئی کا نہیں ہے تم سے اور نہ ہی میں نے بلایا ہے تمہیں''اس نے سکون سے کہا تو وہ بری طرح چڑ گ ئی

''یا تو تم مجھے بے وقوف بنا رہے ہو یا پھر تمہارا وہ ہمشکل بھائی''اس نے غصے سے کہا

''غلط۔۔۔۔۔۔۔ہم دونوں ہی تمہیں بے وقوف بنا رہے ہیں''اسکے پیچھے سے دانت نکالتا ہوا شاہ زین نمودار ہوا

''تم دونوں۔۔۔۔۔۔۔۔تم دونوں کی اتنی ہمت، پچھلے آدھے گھنٹے سے میں ہال میں یہاں وہاں چکراتی پھر رہی ہوں۔اور تم دونوں مجھے تنگ کرنے کے ل ئے یہ سب کر رہے تھے''وہ صدمے سے بولی۔زندگی میں پہلی بار کسی نے اسے پاگل بنایا تھا

''سوری صفا۔۔۔۔۔۔میں بلکل بھی اسکا ساتھ نہیں دینا چاہ رہا تھا۔بس اس کمینے نے دھمکیاں ہی اتنی دی تھی کہ مجبور ہو گیا''شاہ زیب نے تو فوراً ہی ہتھیار ڈالتے ہوئے معافی مانگ لی البتہ شاہ زین ابھی تک چڑانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے

کھڑا تھا۔

''اور تم۔۔۔۔۔۔۔''اس نے اسے گھورا

''میں بلکل بھی سوری نہیں بولوں گا کیونکہ یہ میرا اصول ہے کہ ہرن ئی ے ملنے والے کو میں تنگ ضرور کرتا ہوں۔''شاہ زین نے ڈھٹائی سے کہا تو اسے آگ لگ گ ئی

''تو پھر یاد رکھنا، صفا بھی بدلہ ل ئے بغیر چھوڑتی نہیں ہے''صفا نے مسکراتے ہوئے کہا

''شیور!۔۔۔۔۔مجھے انتظار رہے گا تمہارے بدلے کا''اس نے چڑاتے ہوئے کہا تو وہ ہونہہ کرتی ہوئی وہاں سے چلی گ ئی

''یہ کس مصیبت کو دعوت دے دی تو نے۔ یاد نہیں بچپن میں ایک بار تُو نے اس پر چوہے چھوڑ دی ئے تھے تو بدلے میں اس نے تمہارے اوپر لال بیگ چھوڑ دی ئے تھے۔ حالانکہ تب اسکی عمر صرف چھ سال تھی''شاہ زیب نے اسے یاد دلایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''ایک تو تُو ڈرتا بہت ہے۔تب وہ بچی تھی اور اب تو اسکی یاداشت بھی کھو چکی ہے''

''یاداشت کھوئی ہے لیکن فطرت تو وہی ہے نا''شاہ زیب نے اسے ڈرانا چاہا لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ ڈھٹائی سے مسکراتا ہی رہا

-------*----------*----------

*----------

''میرے سمجھ نہیں آرہا کہ تیرے پاس پہلے ہی سفید شرٹ کی بھرمار پڑی ہے اور تُو پھر اسی رنگ کی شرٹ خرید رہا ہے''شاہ زل نے بے زاری سے شاہ ویز کو کہا جو اتنی دیر میں تین شرٹ خرید چکا تھا اور تینوں ہی سفید رنگ کی تھی

''تُو بھول گیا ہے کیا کہ میں وکیل ہوں؟اور سفید کے علاوہ کوئی دوسری شرٹ نہیں پہن سکتا۔پچھلی والی بہت سی شرٹ خراب ہو گئی ہیں۔اس لئے نئی لے رہا ہوں۔''شاہ ویز نے سکون سے کہا

''میری آج کی چھٹی کا دن تیری شاپنگ میں ہی برباد ہونے والا ہے''شاہ زل نے

پھر بے زاری سے کہا

"تو تُو بھی کچھ خرید لے اپنے لئے"

"نا بھئی۔۔۔۔۔تو اپنی شاپنگ مکمل کر لے یہی کافی ہے۔"

"چل بس ہو گیا۔۔۔۔۔۔"شاہ ویز نے کاؤنٹر پر سے بیگ اٹھائے اور وہ دونوں شاپ سے باہر آ گئے۔

"تُو سامان پکڑ میں گاڑی نکالتا ہوں" پارکنگ میں آ کر شاہ ویز نے اسے شاپنگ بیگز پکڑائے اور خود گاڑی نکالنے لگا

"ارے۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر شاہ زل آپ یہاں؟" جانی پہچانی آواز پر اس نے گردن موڑی تو حیران رہ گیا۔اسکے پیچھے شانزے کھڑی تھی۔اسکے ہاتھ میں بھی شاپنگ بیگز تھے

"او۔۔۔۔۔ڈاکٹر شانزے کیسی ہیں آپ؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا، پتہ نہیں کیوں لیکن شانزے کو سامنے دیکھ کر یک لخت ہی اسکی ساری بے زاری اڑن

چھو ہو گ ئی

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔ لگتا ہے آپ بھی شاپنگ کرنے آئے ہیں۔ ویسے شاپنگ کرنا تو خواتین کا شوق ہوتا ہے لیکن آج کل مرد بھی کہاں پیچھے رہتے ہیں۔ لیکن عورتیں، مردوں کے مقابلے میں زیادہ شاپنگ کرتی ہیں۔ اب مجھے ہی دیکھ لیں آئی تو ایک سوٹ لینے تھے لیکن پوری مارکیٹ ہی اٹھالی میں نے۔۔۔۔۔۔" وہ اپنی عادت کے مطابق پٹر پٹر شروع ہو گ ئی تھی لیکن آج شاہ زل کو اسکی باتیں سننا برا نہیں لگ رہا تھا

"یہ شاہ زل کس لڑکی کے ساتھ کھڑا ہے اور کتنا مسکرا مسکرا کر بات کر رہا ہے اس سے" گاڑی میں بیٹھے شاہ ویز نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا

"یقین نہیں آرہا، شاہ زل اور لڑکی۔۔۔۔؟" شاہ ویز کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ اسکا سب سے شریف بھائی کسی لڑکی سے اتنا ہنس ہنس کر بات کر سکتا ہے۔ اور وہ باتوں میں اتنا مگن بھی ہو سکتا ہے کہ اسے گاڑی میں بیٹھنا ہی بھول گیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''اتر کر دیکھتا ہوں کہ یہ محترمہ ہیں کون آخر؟''وکیل صاحب تفتیش کے لئے گاڑی سے اترے اور ان دونوں کے پاس گئے

''شاہ زل تجھے گھر نہیں جانا کیا؟''شاہ ویز نے پاس جا کر اسے ٹہوکا دیا

''آں۔۔۔۔۔ہاں جانا ہے۔میں بس آ ہی رہا تھا''اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا

''یہ محترمہ کون ہیں؟''اس نے دانت نکالتے ہوئے شاہ زل سے پوچھا

''یہ میری کولیگ ہیں ڈاکٹر شانزے اور یہ میرا۔۔۔۔۔۔۔''شاہ زل دونوں کا تعارف کروا رہا تھا جب شانزے نے اسکی بات کاٹی

''یہ آپ کے بھائی ہیں۔۔۔شکل سے بلکل آپ سے ہی مل رہے ہیں۔ویسے آپ ڈاکٹر تو نہیں ہیں نا۔ایک بار ڈاکٹر شاہ زل نے مجھے بتایا تھا کہ انکے پورے خاندان میں وہ واحد ڈاکٹر ہیں۔لیکن آپ ڈاکٹر کیوں نہیں بنے اور اگر نہیں بنے تو پھر آپ کس فیلڈ سے وابستہ ہیں؟''شاہ ویز گھوم کر رہ گیا

''مم۔۔۔۔میں ایڈووکیٹ ہوں''اس نے اپنا گھومتا سر سنبھالتے ہوئے کہا۔جب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ شاہ زل اسکی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔

"او۔۔۔۔۔۔۔واؤ۔۔۔۔اب تک کتنے کیس جیتیں ہیں آپ نے؟ ہارنے والے کیسسز کا اس لئے نہیں پوچھا کہ ہار جیت زندگی کا حصہ ہوتی ہے۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ وکیل حضرات نہ صرف بہادر ہوتے ہیں بلکہ انتہائی شاطر اور چالاک بھی ہوتے ہیں۔ کیا آپ بھی ہیں؟"

"نہ۔۔۔۔ نہیں، مم۔۔۔۔میں شاطر نہیں ہوں۔۔۔۔۔" وہ بے چارہ گڑبڑا گیا جبکہ شاہ زل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ رہا تھا۔

"لو جی۔۔۔۔۔پھر کس طرح کے وکیل ہوئے آپ کیونکہ مجھے تو یہ پتا ہے کہ کوئی بھی وکیل تب تک وکیل نہیں ہو سکتا جب تک وہ شرافت نہ چھوڑ دے۔ اگر آپ شریف ہیں تو پھر آپ وکیل نہ ہوئے۔" اس نے مزے سے کہا تو شاہ ویز کو لگا کہ اسکی ہمت جواب دے گئی ہے۔

"ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ ہم چلتے ہیں۔" شاہ ویز تو کہہ کر فوراً گاڑی میں بیٹھ گیا۔

جب کے شاہ زل اس سے اچھے طریقے سے معذرت کر کے گاڑی میں آیا۔اس کے بیٹھتے ہی شاہ ویز گاڑی سٹارٹ کر دی

"اللہ معاف کرے۔۔۔۔کتنا بولتی ہے یہ لڑکی۔پیشنٹز کیسے برداشت کرتے ہوں گے اسکو" شاہ ویز کو اب تک جھرجھریاں آ رہی تھیں

"تم اس سے دور رہا کرو سمجھے" شاہ ویز نے اسے تلقین کی

"اچھا ٹھیک ہے اب حکم نہ دو مجھے" شاہ زل نے چڑے ہوئے انداز میں کہا

"کیوں نہ دوں، بڑا ہوں میں تم سے" اس نے رعب جماتے ہوئے کہا

"بس بس! صرف گیارہ ماہ ہی بڑے ہو۔فضول میں رعب نہ جھاڑو" ایک بات تو طے تھی کہ شاہ ویز کی اس کے گھر والوں پر ایک نہیں چلنے والی تھی

"کہیں شاہ زل اس لڑکی میں انٹرسٹیڈ تو نہیں؟" شاہ ویز کے دل میں خیال آیا

"نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔۔میرا اتنا خاموش طبع بھائی، ایسی پٹاخہ لڑکی کو پسند نہیں کر سکتا" اس نے خود ہی اس خیال کی تردید کر دی۔

''مجھے تو تمہاری کولیگ پاگل لگتی ہے''شاہ ویز نے ایک بار پھر اسکی برائی کی۔اس سے پہلے کے شاہ زل کوئی جواب دیتا شاہ ویز کا فون بجنے لگا۔اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو اسکے کسی کلائیٹ کی کال تھی۔ضروری کال تھی اس لئے اس نے پک کرلی۔ورنہ ڈرائیونگ کے دوران وہ کال پک نہیں کرتا تھا

شاہ زل کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا،اچانک ہی اسکے دونوں کندھوں پر دھماکہ ہوا

''دیکھا تم نے۔۔۔۔۔اب تو اس لڑکی کو شاہ ویز نے بھی پاگل بول دیا''شیطان شاہ زل استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا

''تو کہنے دو۔۔۔۔۔۔وہ خود کون سا نارمل انسان ہے؟''فرشتے شاہ زل نے جواب دیا

''آج اس نے کہہ دیا کل سب شانزے کو پاگل کہے گے تب شاہ زل کیسے برداشت کرے گا کہ کوئی اسکی بیوی کو پاگل کہے؟''شیطان شاہ زل نے سوال اٹھایا

''جیسے آج اس نے شاہ ویز کا منہ بند کرا دیا ہے ویسے ہی باقی سب کا بھی کرا دے گا۔ آخر آج نا کل اسے شانزے سے شادی تو کرنی ہی ہے نا''فرشتے شاہ زل نے جواب دیا

''ایک منٹ۔۔۔۔یہ تم دونوں کیا کہہ رہے ہو؟ میں اور شانزے سے شادی کروں گا؟ کس نے کہا تم دونوں کو ایسا؟''شاہ زل نے پہلی بار ان دونوں کو مخاطب کیا

''تمہارے دل نے کہا''یہ پہلی بات تھی جس پر شیطان اور فرشتہ دونوں متفق تھے

''میں کیوں شادی کرنے لگا اس سے؟''شاہ زل نے کہا۔

''دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ شاہ زل کبھی اس سے شادی کرنے کی بے وقوفی نہیں کر سکتا۔بس یہ تمہارے ہی دماغ کے خرافات ہیں''شیطان آخر شیطان ہی ہوتا ہے اگلے ہی لمحے وہ اپنی بات سے مکر گیا اور فرشتے شاہ زل کو مخاطب کیا

''بھلے سے شادی نہ کرے لیکن یہ اس پاگل لڑکی سے محبت کرنے کی بے وقوفی تو

کر چکا ہے''فرشتے شاہ زل نے اطمینان سے جواب دیا

''شاہ زل! کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ یہ دائیں بائیں کیوں دیکھے جا رہے ہو اتنی دیر سے؟''شاہ ویز نے اسے مخاطب کیا تو وہ دونوں اسکے کندھے سے غائب ہو گئے

''کک۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔کچھ بھی تو نہیں ہوا''شاہ زل نے اسے جواب دیا اور اپنا موبائل نکال کر اپنے کولیگ ڈاکٹر اسفند کو میسج کرنے لگا جو کہ ایک سائیکاٹرسٹ تھا

------*----------*----------

*----------

شاہ زین دونوں کانوں میں ہیڈ فون لگائے، سامنے ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھولے اپنا کوئی انتہائی اہم اسائینمنٹ تیار کر رہا تھا اور سخت جھنجھلایا ہوا بھی تھا۔اسکا اسائینمنٹ ہمیشہ شاہ زیب تیار کرتا تھا لیکن اس بار پروفیسر صاحب نے دونوں کو الگ الگ

ٹاپک پر اسائی مینٹ دیا تھا۔اب شاہ زیب اپنا کام کر رہا تھا لہذا اپنا اسائی مینٹ شاہ زین کو خود کرنا پڑ رہا تھا۔اس لئے وہ تپا بیٹھا تھا۔لاؤنج سے گزرتی صفا کی نظریں اس پر پڑی تو اسکے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ دوڑ گئی

"اب دیکھو کیا کرتی ہوں میں تمہارے ساتھ؟" وہ دل ہی دل میں کہتی لاؤنج کے دوسرے کونے میں رکھی راکنگ چئیر پر بیٹھ گئی جہاں سے صرف وہ شاہ زین کو دیکھ سکتی تھی لیکن وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"شاہ زین۔۔۔۔۔۔شاہ زین۔۔۔۔۔۔" اس نے اسے آواز دی لیکن کانوں میں ہیڈ فون لگا ہونے کے باعث اس نے صفا کی آواز نہیں سنی۔

"دوسرا طریقہ اپنانا ہوگا" اس نے سوچا اور لاؤنج میں داخل ہوتے شاہ رخ کو اپنے پاس بلایا۔

"کہو؟ کیا ہوا؟" شاہ رخ نے اس سے پوچھا

"وہ شاہ زین تک میری آواز نہیں جا رہی ہے تم زرا جا کر اسے بلانا تو؟" شاہ رخ سر

ہلاتا شاہ زین کے پاس آیا

"زین بھائی۔۔۔۔زین بھائی!۔۔۔۔"اس نے اسے پکارا

"شاہ زین بھائی۔۔۔۔"جب شاہ زین نے جواب نہ دیا تو اس نے اسے کندھوں سے ہلایا

"ہاں۔۔۔۔کیا ہوا"شاہ زین ایک دم سے ہڑبڑایا

"صفا بلا رہی ہے آپ کو"

"ہیں؟۔۔۔۔۔کیا کہہ رہے ہو؟"شاہ زین کو آواز نہیں آئی

"کانوں سے ہیڈ فون تو نکالیں۔۔۔۔"شاہ رخ نے اسے اشارے سے کہا

"او۔۔۔۔۔۔ہاں اب کہو۔۔"اس نے ہیڈ فون نکالتے ہوئے پوچھا

"صفا بلا ری ہے آپ کو۔"

"مجھے؟۔۔۔۔۔۔کیوں؟"اس نے حیرت سے پوچھا

"پتہ نہیں پیچھے بیٹھی ہے خود ہی پوچھ لیں"وہ کندھے اچکاتے چلتا بنا۔شاہ زین نے

پیچھے مڑ کر دیکھا تو راکنگ چیئر خالی پڑی تھی۔

یہاں تو کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔لگتا ہے شاہ رخ پاگل ہو گیا ہے۔اتنی ضروری ریسرچ کر رہا تھا میں۔۔۔۔۔۔ڈسٹرب کر دیا مجھے فضول میں۔۔۔"اس نے بڑبڑاتے ہوئے پھر سے ہیڈ فون کانوں میں ٹھونس لئے اور لیپ ٹاپ پر جھک گیا۔

صفا واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

تھوڑی ہی دیر بعد شاہ زیب اپنا اسائی مینٹ مکمل کر کے وہاں آیا۔وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا جب صفا نے اسے آواز دی

"شاہ زیب!۔۔۔۔۔زرا اپنے جڑواں بھائی کو تو بلانا۔۔۔۔۔مجھے اس سے کام ہے لیکن وہ سن ہی نہیں رہا"

"اچھا۔۔۔۔۔۔"وہ سر ہلاتا شاہ زین کے پاس گیا اور اسے ہلایا

"تم؟۔۔۔۔اسائی مینٹ ہو گیا تمہارا؟"شاہ زین نے ہیڈ فونز گردن پر گرا کر حیرت سے اس سے پوچھا

''ہاں ہو گیا۔۔۔۔ تمہیں صفا بلا رہی ہے'' وہ کہہ کر سامنے والے صوفے پر ڈھیر ہو گیا

''کہاں بلا رہی ہے؟''اس نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں دوبارہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو صفا وہیں بیٹھی تھی

''کیا ہوا ہے؟''اس نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے صفا سے پوچھا

''کچھ نہیں۔۔۔۔''صفا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا

''تو پھر مجھے بلا کیوں رہی تھی؟''

''وہ۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیا کام تھا مجھے۔۔۔۔۔۔شاید میں بھول گ ئی''اس نے معصومیت سے کہا تو وہ چڑ گیا۔اس نے دوبارہ ہیڈ فون لگائے اور پھر سے کام میں لگ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد شاہ میر آفس سے واپس آیا تو صفا نے پہلے اسے سلام کیا اور پھر اس سے درخواست کی کہ وہ شاہ زین کو بتائے کہ اس نے اسے بلایا ہے۔ شاہ میر اوکے کہتا شاہ زین کے پاس آیا جب کہ شاہ زیب حیرت سے یہ تماشہ دیکھ رہا تھا

''شاہ زین۔۔۔۔۔''

''ہاں کیا ہے؟۔۔۔۔۔''وہ چلایا

''کیا ہو گیا ہے چلا کیوں رہے ہو؟صفا بلا رہی ہے تمہیں''اس نے ڈانٹنے کے انداز میں اسے کہا اور وہاں سے چلا گیا

''کیا ہوا یاد آ گیا تمہیں کہ کیا کہنا تھا؟''اس نے غصے سے پوچھا

''نہیں نہیں۔۔۔۔۔وہ تو یاد نہیں آیا میں تو بس یہ کہہ رہی تھیں کہ اسائی مینٹ کے لئے بیسٹ آف لک''اس نے تھمپ اپ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا شاہ زین کو تو آگ ہی لگ گئی

''تو یہ بیسٹ آف لک اب یاد آیا ہے۔پہلے نہیں بول سکتی تھی؟اب نہیں سنو گا میں تمہاری۔۔۔۔۔''وہ بڑبڑاتے ہوئے پھر سے کام میں جت گیا۔شاہ ویز کورٹ سے واپس آیا تو صفا نے اسے بھی یہی کہا کہ شاہ زین کو بلا دیجئے گا پلیز۔۔۔۔وہ شاہ

زین کے پاس آیا اور اسے ہلایا

"کیا مصیبت ہے؟ کیوں کام نہیں کرنے دے رہے مجھے۔۔۔۔۔" وہ حلق کے بل چیخا تو شاہ ویز پہلے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا پھر اگلے ہی لمحے اسکو بھی غصہ چڑھ گیا۔

"انسان بنو تم۔۔۔اور تمیز سے بات کرو۔صفا نے بلایا ہے تمہیں۔۔۔۔" اس نے ایک تھپڑ اسکے لگایا اور چلتا بنا

"میں نہیں سن رہا اسکی۔۔۔۔" وہ سر سہلاتے ہوئے بولا۔شاہ زیب مسکرا رہا تھا۔ دونوں کو ہی سمجھ آگ ئی تھی کہ صفا اپنا بدلہ لے رہی ہے۔صفا پھر بھی باز نہ آئی اس نے اگلی بار مروی کو یہی کام کرنے کو کہا تو اس نے شاہ زین کے سامنے جا کر چٹکی بجائی۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔" اس نے سخت روہانسے لہجے میں کہا

"آپ رو کیوں رہے ہیں؟" وہ بے چاری گھبرا گ ئی

"کچھ نہیں بہن۔۔۔۔تم نہیں سمجھ سکتی۔۔۔۔۔" اس نے روتے ہوئے کہا

(اداکارنہ روتے ہوئے)

''اچھا آپ روئے نہیں۔۔۔۔صفا نے آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔''

''مجھے بلایا ہے نا! پتہ ہے مجھے۔اتنی دیر سے وہ یہی کر رہی ہے''شاہ زین نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

''کیا مطلب؟۔۔۔۔''وہ سمجھی ہی نہیں

''جانے دو ان دونوں کو۔۔۔۔تم مجھے ایک کپ چائے بنا دو گی؟''شاہ زیب نے مروٰی کو مخاطب کیا۔

''ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔''وہ خوشدلی سے کہتی کچن چائے بنانے چلی گ ئی۔

''تو فارغ بیٹھا ہے نا!۔۔۔۔۔چل میرا اسائی مینٹ بنا۔۔۔''اسکی نظر فارغ بیٹھے شاہ زیب پر بڑی تو اپنا لیپ ٹاپ اسکی جانب کھسکایا۔شاہ زیب نے ایک نظر اس پر ڈالی اور خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

''ہاں ہاں۔۔۔۔۔بن جاؤ بہرے۔۔۔۔۔مت کرو میری مدد۔۔۔۔۔میں خود

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرلوں گا۔۔۔''اس نے شاہ زیب کو کوسا لیکن وہ بھی ڈھٹائی سے ان سنی کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد اسکا اسائی مینٹ کمپلیٹ ہو گیا۔کام ختم ہوا تو اسکا موڈ بھی فریش ہو گیا۔وہ انگڑائی لیتا اٹھا اور کچن میں آیا جہاں اب اسکے بھائی یوں سے زیادہ مرلوی نظر آتی تھی۔وہ رات کا کھانا گرم کر رہی تھی۔شاہ زیب ٹیبل پر پلیٹیں لگا رہا تھا۔

''تم کتنی اچھی ہو مرلوی۔۔۔اور ایک وہ تمہاری جنگلی بہن ہے''شاہ زین نے کہا تو وہ ہنسی

''اچھا یہ بتاؤ۔۔۔۔وہ ہے کہاں؟''اس نے پوچھا

''لان میں۔۔۔''شاہ زیب نے سنجیدگی سے جواب دیا تو وہ لان طرف چلا گیا۔

پتہ نہیں کیوں شاہ زیب کو اسکا مرلوی کی تعریف کرنا گراں گزرا تھا۔

وہ لان میں آیا تو وہ ٹہل رہی تھی۔وہ چھپ کر اسکے پیچھے آیا

''بھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔''شاہ زین اسکے کان کے پاس چیخا لیکن اسے کوئی اثر نہ ہوا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''انسانوں والے کام نہیں کر سکتے کبھی؟''اس نے سنجیدگی سے پوچھا

''نہیں۔۔۔۔۔مجھے انسانوں والی حرکتیں سوٹ نہیں کرتی''اس نے بھی ڈھٹائی سے دانت نکالے

''کیوں آئے ہو میرے پیچھے؟''صفا پھر سے چلنے لگی

''تمہارا بدلہ لینے کا انداز مجھے اچھا لگا''وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا

''زندگی میں دوسری بار کسی نے مجھے زچ کیا ہے۔''شاہ زین نے کہا

''پہلی بار کس نے کیا تھا؟''

''تم نے۔۔۔۔۔''

''میں نے؟۔۔۔۔۔کب؟''اسے حیرت ہوئی

''جب تم چھ سال کی تھی۔لمبا قصہ ہے پھر کسی دن سناؤں گا''

''اچھا۔۔۔۔۔''

''ابھی تم مجھ سے دوستی کر لو۔۔۔''شاہ زین نے اچانک ہی اسکی طرف دوستی کا

www.novelsclubb.com

ہاتھ بڑھایا

"کیوں؟۔۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے پوچھا

"کیونکہ تم سے اچھا کرائی م پارٹنر مجھے مل ہی نہیں سکتا۔۔"

"اوکے۔۔۔۔۔پارٹنر"صفا نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملایا

"پارٹنر۔۔۔۔"جواب میں وہ بھی مسکرایا

"ویسے میرے ساتھ شاہ زیب بھی شامل تھا تمہیں ستانے میں۔۔۔۔پھر تم نے اسے کیوں نہیں تنگ کیا؟"

"کیونکہ اس نے مجھ سے اسی وقت سوری کر لیا تھا"

"اچھا۔۔۔۔۔آج سے ہم دونوں مل کر سب کو تنگ کریں گے۔کیونکہ وہ شاہ زیب تو ہر اہم شرارت میں مجھے چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے"

"میرا وعدہ میں نہیں بھاگوں گی تمہیں چھوڑ کر۔۔۔۔۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

آسمان پر چمکتے ستاروں نے ہم آواز ہو کر کہا چاند سے کہا

خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے (شیطان) دو

-----*----------*-----

''ہاہاہا۔۔۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔۔ مطلب تمہیں اپنے ہم ہمشکل دکھتے ہیں۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ویری فنی'' ٹیبل کی دوسری جانب بیٹھا بڑی سی توند والا سائی کارٹرسٹ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔اسکے سامنے، ٹیبل کی دوسری جانب بیٹھا شاہ زل سنجیدگی سے اسے ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''یہ تو بلکل۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔انگلش فلموں والا۔۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔۔ سین ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ہاہاہا'' اس نے ہاہا کا تڑکہ لگاتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

''ڈاکٹر اسفند!۔۔۔میں یہاں آپکو اپنا مسلہ بتا رہا ہوں اور آپ ہنس رہے ہیں'' شاہ زل نے افسوس سے کہا

''کیا کروں پھر۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔ایک فرشتہ اور ایک شیطان۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔'' وہ پیچھے کی طرف سر پھینکے ہنس رہا تھا۔وہ شاید دنیا کا پہلا ماہرِ نفسیات تھا جو مریض کا مسلہ حل کرنے کے بجائے اس پر ہونس رہا تھا۔

''ٹھیک ہے پھر، میں جارہا ہوں واپس۔آپ بیٹھے ہنستے رہے'' وہ چبا چبا کر کہتا ہوا کرسی سے اٹھنے لگا تو ڈاکٹر اسفند جلدی سے سنجیدہ ہوئے

''ارے تم تو ناراض ہو گ ئے۔اچھا بیٹھو۔۔۔۔'' ان کے کہنے پر شاہ زل دوبارہ بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com

''دیکھو مجھے یہ لگتا ہے کہ۔۔۔۔۔تم اس وقت دل اور دماغ کی جنگ میں پھنس گ ئے ہو۔دل جس بات پر راضی ہوتا ہے دماغ اس پر نہیں مانتا۔اور دماغ جس بات پر راضی ہے وہ دل کو پسند نہیں۔بس یہی بات ہے۔''

''تو پھر میں کس کی سنوں؟'' شاہ زل نے پوچھا

"یہ تو میں نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے دل صیح ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دماغ صیح کہہ رہا ہو۔ اور ان میں سے زیادہ صیح کون ہے یہ تو مجھے تب پتہ چلے گا جب تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ وہ فرشتہ اور شیطان تم سے کہتے کیا ہیں؟" آخر میں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

"وہ میں نہیں بتا سکتا۔۔۔۔ تھوڑی پرسنل بات ہے" شاہ زل نے شانزے کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا

"کہیں محبت وحبت تو نہیں ہو گئی۔؟"

"نن۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔ ایسا تو کچھ نہیں ہے" وہ گڑبڑایا

"اچھا چلو آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ پھر ضرورت پڑے تو مجھے کال کر لینا"

"چلے ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں۔۔۔۔" وہ جانے کے لئے اٹھ گیا۔ ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا جب پیچھے سے آواز آئی

"سنو۔۔۔۔۔"

''جی۔۔۔۔''شاہ زل نے حیرت سے کہا

''وہ شیطان شاہ زل کیسا دکھتا ہے؟''ڈاکٹر اسفند نے ہنستے ہوئے پوچھا

''اف۔۔۔۔۔۔۔''وہ پیر پٹختا باہر نکل گیا جب کے ڈاکٹر صاحب کے قہقہوں کی آواز نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا

-----*----------*----------

وہ سب ہال جانے کے لئے تیار کھڑے تھے۔آج شاہ میر اور سوہا کا نکاح تھا۔اسکے اگلے دن مہندی اور پھر رخصتی تھی۔شاہ ویز نے بہانہ بنا کر شادی پوسپونڈ کروادی تھی۔خلاف توقع امانت صاحب اسکی بات مان گئے تھے۔

سب لاؤنج میں تیار کھڑے تھے۔تھوڑی دیر میں بس انہیں نکلنا تھا۔بھائی چارہ نبھاتے ہوئے ان سب بھائیوں نے آف وائٹ شلوار کرتے پر پرپل واسکوٹ پہن رکھے تھے۔جسکی جیب میں ایک آف وائٹ کلر کا رومال سلیقے سے سیٹ ہوا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوا تھا۔حتٰی کے دلہے میاں شاہ میر نے بھی یہی پہنا تھا۔

''ہم سب کتنے اچھے لگ رہے ہیں نا!۔۔۔۔ابھی دیکھنا ڈیڈ آئے گے اور اپنے شہزادوں جیسے بیٹوں کو دیکھ کر نہال ہی ہو جائے گے''شاہ زین نے سیلفی لیتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا امانت صاحب وہاں داخل ہو گئے۔

''آگئے ڈیڈ۔۔۔۔''شاہ زین نے انہیں دیکھ کر کہا

''ہمیں نظر آرہا ہے۔۔۔''شاہ ویز نے جواب دیا

امانت صاحب ان سب کو دیکھ کر ٹھٹکے اور پھر انکے پاس آئے

''یہ۔۔۔۔۔تم سب نے ایک جیسے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں۔؟''انہوں نے حیرت سے پوچھا

''کیونکہ ہم دلہے کے بھائی ہیں ڈیڈ۔۔۔''شاہ زیب نے کہا

''تو؟۔۔۔۔۔اسکا مطلب ایک ہی جیسے کپڑے پہنو گے؟''

''چھوڑیں ان سب باتوں کو یہ بتائے کہ ہم سب لگ کیسے رہے ہیں؟''شاہ زین نے

چہکتے ہوئے پوچھا

''تم سب اس وقت۔۔۔۔۔۔کسی ہوٹل کے بیرے لگ رہے ہو''انہوں نے کہا

تو صدمے کے مارے سب کے منہ کھل گ ئے

''ایسے تو مت کہے ڈیڈ۔۔۔۔''شاہ زین نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا

''جلدی کرو تم لوگ۔۔۔۔۔دیر ہو رہی ہے''وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے باہر

نکل گ ئے

سب باری باری گاڑی میں بیٹھے اور ہال کی طرف نکل پڑے۔ہال میں انکا پر تپاق

استقبال ہوا۔صفا اور مروٰی لڑکی والوں کی طرف چلی گ ئی تھیں۔تھوڑی دیر میں

قاضی صاحب بھی آگ ئے۔

''امانت صاحب میں نکاح کے دو فارم لے آیا ہوں۔''

''دو فارم کس ل ئے؟''شاہ ویز کے کان کھڑے ہوئے

''ایک شاہ میر اور دوسرا تمہارا۔۔''امانت صاحب نے کہا تو اسکے چودہ طبق روشن

ہو گ ئے

''یہ کیا کہہ رہے ڈیڈ آپ؟ میں نے کو کہا بھی تھا کہ ابھی مجھے شادی نہیں کرنی۔''

''تو میں نے کب تمہاری شادی کر دی ہے۔ میں تو نکاح کرنے کا کہہ رہا

ہوں۔ رخصتی ایک ماہ بعد ہی ہو گی''

''لیکن ڈیڈ۔۔۔۔۔''وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن امانت صاحب نے اسکی بات کاٹ دی

''تم کیا یہاں تماشہ لگانا چاہتے ہو؟۔۔۔۔چلے قاضی صاحب آپ میرے ساتھ

آئے''وہ شاہ ویز کو ڈاٹتے ہوئے قاضی صاحب کے ساتھ وہاں سے چلے گ ئے

''یہ کیا ہو گیا؟۔۔۔۔''اس نے اپنا سر پکڑ لیا

''بیٹا آپکی قسمت میں روحا ہی لکھی ہے''شاہ زین نے ہنستے ہوئے کہ تو شاہ ویز نے

اسے مارنے کے ل ئے کانچ کا گلاس اٹھا لیا جو کہ شاہ میر نے اس سے چھین لیا

''روحا کیسے مان گ ئی؟''اس نے پوچھا پر کسی کے پاس جواب نہ تھا۔

اب اسکے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ روحا کو یہ خبر خود شام کو ملی ہے اور وہ

تب سے شاہ ویز کا نمبر ٹرائی کر رہی تھی لیکن وہ صاحب تو اپنا موبائل گھر میں بھول کر سیلون میں بزی تھے۔

شاہ ویز روحا کو ڈھونڈتا رہا کہ اس سے کوئی مدد مانگی جا سکے لیکن وہ اسے نہ ملی۔ناچار اسے نکاح کرنا ہی پڑا۔ان دونوں کے بعد شاہ میر کا نکاح ہوا۔سب نے باری باری اسے گلے لگایا۔

"بھائی ٹریٹ کب دے گے"شاہ رخ نے پوچھا

"دے دونگا جلد ہی"

سب سے آخر میں شاہ ویز اس سے گلے ملنے گیا

"تجھے تو میں دیکھ لوں گا بیٹا!۔۔۔۔تیری کشتی پار لگانے کے چکر میں میں خود ڈوب گیا ہوں۔"شاہ ویز اسے گلے لگائے لگائے بولا تو شاہ میر ہنس دیا

"روحا اتنی بھی بری نہیں ہے"اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"بس رہنے دے تُو۔۔۔۔۔"وہ خفگی سے کہتا سائیڈ پر ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب ڈنر شروع ہوا تو وہ سب سے نظریں بچا کر ڈریسنگ روم میں داخل ہوا۔ سوہا اسٹیج پر تھی۔ روحا اکیلی ڈریسنگ روم میں بیٹھی تھی۔ اسے دیکھ کر شاہ ویز ایک لمحے کو ٹھٹکا۔ وہ سجی سنوری بلکل الگ لگ رہی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے روحا کی نظریں اس پر پڑی

"تم۔۔۔۔۔ جھوٹے، مکار، دھوکے باز۔۔۔۔۔۔۔ تمہارے جیسے منافقوں کو تو سولی پر لٹکا دینا چاہیئے۔" وہ غصے سے بولی

"بریک بریک۔۔۔۔۔۔۔ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا تمہیں۔ بلکہ تم نے جھوٹ بولا ہے مجھ سے، جب تمہیں پہلے سے پتہ تھا کہ آج ہمارا بھی نکاح ہے تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟" وہ بھی جواباً غصے سے ہی بولا

"مجھے آج شام ہی پتہ چلا تھا اور میں اس وقت سے تمہیں کال کر رہی ہوں لیکن تم نا جانے کونسی دنیا میں چلے گئے تھے جو میری ایک کال پک نہیں کی تم نے؟"

"مم۔۔۔۔۔۔ میں گھر پر نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن جو بھی ہو میں تم جیسی چڑیل،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آدم خور اور ناگن سے ہر گز ہر گز شادی نہیں کروں گا۔۔۔ سن لو تم"

"شادی۔۔۔؟ مائی فٹ۔۔۔۔۔ تم جیسے لنگور کو تو میں اپنے گھر کا جمعدار بھی نہ رکھوں۔ آخر کو انکا بھی کوئی اسٹینڈرڈ ہوتا ہے۔ اور تم۔۔۔۔ ہونہہ" اس نے غصے سے ناک چڑائی۔ جب کہ شاہ ویز کے تو سر پر لگی تلوں پر بجھی تھی۔ لڑائی کرتے ان دونوں کو اندازہ بھی نہ ہوا کہ انکی آوازیں ڈریسنگ روم سے باہر جانے لگی ہیں اور انکی آوازیں سن کر شاہ زیب، شاہ زین اور شاہ زل بھی وہاں آگئے ہیں اور حیرت سے انہیں دیکھ رہے ہیں

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا، میں جا رہا ہوں یہاں سے" شاہ ویز بولا

"تو میں نے بھی تمہیں رکنے نہیں کہا۔ میری بلا سے تم بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔"

"ہاں ہاں جا رہا ہوں میں۔۔۔۔"

"ہاں تو جاؤ نا۔۔۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں تو جا رہا ہوں نا!۔۔۔۔۔"

"جاؤ۔۔۔۔۔"

"جا ہی رہا ہوں۔۔۔۔" وہ پیر پٹختے باہر نکل گیا جب کے روحا دھپ سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

باقی سب نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔۔

-------*----------*----------

مہندی کے بعد آج رخصتی تھی۔ سوہا اور شاہ میر اسٹیج پر ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ باقی سب مہمانوں کو ریسیو کر رہے تھے۔ ایسے میں ایک ٹیبل پر اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھی مسز حشمت بار بار روحا کو مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ شاہ ویزان کو کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا۔ اور اسے گراں گزر رہا تھا انکا روحا کو ایسے دیکھنا۔ بات یہ نہیں تھی کہ وہ روحا کو دیکھ رہی تھیں بلکہ بات یہ تھی کہ وہ بار بار اسے دیکھ کر اپنے بیٹے کو

کچھ کہتی اور پھر وہ بھی روحا کو دیکھنے لگتا۔

''آخر ماجرا کیا ہے؟''اس نے اپنے آپ سے سوال کیا

''ماجرا کچھ نہیں ہے بس آنٹی کو روحا اپنے بیٹے کے لئے پسند آگئی ہے''اسکے برابر میں کھڑے شاہ زل نے موبائل پر جھکے جھکے ہی کہا

''کیا؟۔۔۔۔۔۔انکی اتنی ہمت؟انکو تو میں بتاتا ہوں''وہ آستینیں چڑھاتے آگے بڑھنے لگا

''تجھے کیوں برا لگ رہا ہے؟''

''بیوی ہے میری۔۔۔۔''

''اچھا۔۔۔۔۔۔''شاہ زل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائی لیکن وہ مسز حشمت کے پاس پہنچ چکا تھا

''اسلام و علیکم آنٹی کیا حال ہیں آپ کے؟آپ نکاح میں کیوں نہیں آئی تھیں؟''

شاہ ویز نے خوش اخلاقی کی انتہا کر دی

www.novelsclubb.com

''آں۔۔۔۔۔دراصل بیٹا! میری طبیعت اس دن ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے آنہ سکی''انہوں نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا

''چلے کوئی بات نہیں میں آپ کو اپنی بیوی سے ملواتا ہوں''

''ہاں ہاں ضرور۔۔۔۔کیوں نہیں؟''

''روحا۔۔۔۔۔۔۔روحا۔۔۔۔۔۔ادھر آنا ذرا۔۔۔''اس نے روحا کو آواز دی تو وہ حیرت زدہ سی اسکے پاس آئی

''ہاں کیا ہوا؟''اس نے پوچھا

''یہ ہے میری بیوی روحا۔۔۔۔''اس نے روحا کے گرد بازو پھیلائے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا اور مسز حشمت سے اسکا تعارف کروایا۔جہاں روحا کا منہ حیرت سے کھلا تھا،وہیں آنٹی اور انکے بیٹے کی شکلیں بھی دیکھنے والی تھیں۔

''اچ۔۔۔۔۔اچھا۔۔یہ ہے تمہاری بی۔۔۔۔بیوی۔''انہوں نے بمشکل کہا

''جی جی۔۔۔۔۔۔یہی ہے۔آؤ روحا بابا تمہیں بلا رہے ہیں''وہ اسے لیتا آگے بڑھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گیا

''یہ کیا حرکت تھی۔۔''روحا نے اس سے دور ہوتے ہوئے غصے سے پوچھا

''انکا بیٹا اتنی دیر سے تمہیں تاڑے جا رہا تھا''

''ہیں؟۔۔۔۔۔میں ابھی جا کر اسکا منہ توڑتی ہوں''اسکو تو غصہ چڑھ گیا

''یہاں تماشہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔اب عقل ٹھکانے آگ ئی ہو گی اسکی۔ اور تم زرا اسٹیج تک ہی رہو۔مردوں والی سائیڈ پر گھومنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی''اس نے وارن کرنے والے انداز میں کہا لیکن اگلے ہی لمحے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا،اگر جو اس نے آگے سے یہ کہہ دیا کہ''تم کون ہوتے ہو مجھ پر روک ٹوک کرنے والے؟''تو وہ کیا جواب دے گا

''اچھا!۔۔۔۔اب نہیں جاؤں گی وہاں''وہ کہتی ہوئی آگے بڑھ گ ئی۔پیچھے شاہ ویز حیرت زدہ سا کھڑا رہ گیا

------*----------*----------

شادی باخیر وعافیت انجام پاگ ئی اور شاہ میر اور سوہانا ردن ایریاز کی سیر کو چل گ ئے تھے۔انکے جانے کے بعد پہلی صبح تھی۔شاہ زل کچن میں کھڑا پراٹھے بیل رہا تھا۔ویسے تو کچن کے کام مروٰی نے سنبھال ل ئے تھے لیکن۔۔۔۔۔۔۔اسے روٹیاں بنانی نہیں آتی تھی گھر میں تو یہ کام چندابی کرتی تھیں۔لہذا روٹیاں وغیرہ بنانے کا کام شاہ زل کے ہی ذمے تھا۔مروٰی املیٹ فرائی کر رہی تھی۔جب کہ شاہ زین اور صفا اس وقت سوئے ہوئے شاہ زیب کے سامنے کھڑے ہیں۔اور وہ دونوں کیا کرنے والے ہیں یہ آپ خود ہی دیکھ لیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"پہلے لپ اسٹک دو؟"شاہ زین نے صفا سے کہا تو اس نے لپ اسٹک اسے تھما دی۔

شاہ زین نے اسکے منہ پر لپ اسٹک سے دو بڑے بڑے دائرے بنائے۔

"ایک منٹ رکو!۔۔۔۔۔۔۔"صفا نے کہا

"کیوں؟۔۔۔"شاہ زین نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

''یہ میک اپ تو پانی سے اتر جائے گا۔ ہمیں کسی ایسی چیز سے اسکا منہ گندا کرنا چاہیے جو چار پانچ مرتبہ دھونے کے بعد صاف ہو''

''تو ایسی چیز کہاں سے لائے ہم؟''

''ایک منٹ مجھے سوچنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔۔۔۔۔آئی ڈیا۔۔ہم پینٹ برشز سے اسکے منہ پر پینٹ کر دیتے ہیں کیسا؟۔۔۔۔''

''گریٹ۔۔۔۔جاؤ جلدی سے پینٹنگ کا سامان لے کر آؤ''

''ٹھیک ہے۔۔۔۔تم دھیان رکھنا یہ جاگ نہ جائے''صفا نے اسے تلقین کی

''اسکی فکر مت کرو یہ گدھے گھوڑے کھچر سب بیچ کر سوتا ہے۔اتنی آسانی سے نہیں اٹھے گا''اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفا پینٹنگ کے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھی۔شاہ زین نے اپنے جڑواں بھائی کے منہ پر دل بھر کر نقش و نگار بنائے۔

''چلو بھئی،۔۔۔دلہن تیار ہے''جب اسکے چہرے پر کوئی بھی جگہ خالی نہ بچی تو وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولا

"نہیں ابھی دلہن مکمل تیار نہیں ہوئی" صفا نے کہا

"کیوں۔۔۔؟" اس نے حیرت سے پوچھا

"ابھی بتاتی ہوں۔۔۔۔" صفا کہہ کر باہر بھاگی پھر تھوڑی دیر بعد واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں ایک ہی ئی ربینڈ تھا۔ جس پر دو عدد سینگھ لگے ہوئے تھے.

"یہ لگادو اسکے سر پر۔۔۔۔"

"اوکے۔۔۔۔۔" شاہ زین نے اسکے سر پر ہی ئی ربینڈ لگادیا

"چلو میں اسے جگاتا ہوں اور تم ویڈیو بناؤ۔" اس نے اپنا ہینڈی کیم صفا کو پکڑا دیا۔ وہ ہینڈی کیم لے کر دروازے کے پیچھے سے چھپ کر ویڈیو بنانے لگی

"شاہ زیب اٹھ جا۔۔۔۔۔۔۔ اٹھ جا میرے بھائی۔۔۔۔ جلدی نیچے آ۔۔۔ شاہ زل کو کچھ ہو گیا ہے"

"کک۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا شاہ زل کو؟" وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

''تو پہلے نیچے تو آ۔۔۔۔''اس نے کہا تو شاہ زیب بغیر منہ ہاتھ دھوئے نیچے بھاگا۔

نیچے پہنچ کر سب سے پہلی نظر اسکی شاہ رخ پر پڑی۔وہ اسکے پاس گیا

''شاہ رخ۔۔۔۔۔۔!''شاہ رخ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

''امی۔۔۔۔۔۔بھوت، بھوت۔۔۔۔۔۔بچاؤ۔۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔''اسکی بات

مکمل ہونے سے پہلے ہی شاہ رخ نے چلانا شروع کر دیا

''کہاں ہے بھوت؟''شاہ زیب نے پوچھا لیکن شاہ رخ نے دوڑ لگا دی

''بچاؤ۔۔۔۔۔بھوت میرے پیچھے لگ گیا۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔بھوت''وہ کہتا ہوا

بھاگے جا رہا تھا اور شاہ زیب اسکے پیچھے آ رہا تھا

''ارے میں بھوت نہیں ہوں۔۔۔''

وہ بھاگتا بھاگتا کچن میں پراٹھے بیلتے شاہ زل سے جا کر لپٹ گیا

''امی۔۔۔۔۔امی بھوت۔۔۔۔۔بچاؤ۔۔۔۔۔بھوت''

''کیا ہو گیا؟۔۔۔''شاہ زل چیخا

www.novelsclubb.com

''امی۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔۔''

''ابے میں تیری امی نہیں ہوں''اس نے خود سے چمٹے شاہ رخ کو جھڑکا

''بب۔۔۔۔بھوت بھوت''وہ بوکھلایا ہوا سا تھا

''کہاں ہے بھوت؟ صبح صبح آئی ینہ دیکھ لیا ہے کیا؟''اس نے چڑ کر پوچھا

''میں نہیں۔۔۔۔۔۔۔وہ رہا بھوت۔۔۔''شاہ رخ نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔

شاہ زل نے پیچھے مڑ کہ دیکھا تو ان دونوں کی ہی چیخ نکل گ ئی۔کیونکہ شاہ زل بھوت دیکھ کر چیخا تو اسکے ہاتھ سے بیلن چھوٹ کر شاہ رخ کے پیر پر جا گرا۔اب دونوں ہی چیخ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

''میں بھوت نہیں ہوں۔۔۔۔''شاہ زیب بے بسی سے بولا

''خبردار ہلنا مت۔۔۔۔۔اپنے ہاتھ اوپر کر لو''شاہ زیب کے عقب سے آتی سرد آواز نے سب کو ساکت کر دیا۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس گھر کا سب سے جذباتی آدمی اس پر گن تانے کھڑا تھا۔آپ سمجھ تو گ ئے ہی ہوں گے کہ ہم کس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی بات کر رہے ہیں۔

"شاہ ویز! کیا کر رہے ہو؟ یہ میں ہوں؟" شاہ زیب کی شکل رونے والی ہو گئی۔

جب کے فریج کے پیچھے سے چھپ کر یہ منظر دیکھتے دونوں شیطان خوب انجوائے کر رہے تھے۔اور ساتھ ساتھ ویڈیو بھی بنا رہے تھے

"میں اچھے سے جانتا ہوں تم جیسے چوروں کو،۔۔۔۔۔۔۔" شاہ ویز نے سرد انداز میں کہنا شروع کیا لیکن شاہ رخ نے اسکی بات کاٹ دی

"کیوں آپ پہلے یہی کام کرتے تھے؟"

"تم چپ کرو۔۔۔۔اور تم سچ سچ بتاؤ چوری کی نیت سے آئے تھے نا!"

"میں اپنے گھر میں چوری کیوں کروں گا؟" شاہ زیب چیخا

"چرس کے لئے۔۔۔۔۔۔ تم جیسے چرسیوں کو اپنی چرس خریدنے کے لئے یہ چھوٹی موٹی چوریاں کرنی ہی پڑتی ہے"

"واہ بھائی۔۔۔۔ مطلب وکالت سے پہلے یہی کام کرتے تھے تم" شاہ زین بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فریج کے پیچھے سے نمودار ہوا لیکن شاہ ویز نے اسے نظر انداز کر دیا

''ابے! گدھوں۔۔۔۔۔۔اندھوں۔۔۔۔۔نمونوں۔۔۔۔۔غور سے دیکھو میں شاہ زیب ہوں''آخر اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

''ہیں؟۔۔۔۔۔''سب کو ایک ساتھ شاک لگا تھا

''آواز تو شاہ زیب کی ہی ہے لیکن تمہاری شکل کو کیا ہوا؟''شاہ زل نے آگے بڑھ کر پوچھا

''کیا ہوا ہے میری شکل کو؟''اس نے اچھنبے سے پوچھا

''جا کر اپنا منہ دیکھ لو آئی مینے میں، پتہ چل جائے گا''شاہ ویز نے گہری سانس لیتے ہوئے گن نیچے کی۔شاہ زیب جلدی سے باتھ روم بھاگا، پورے آدھے گھنٹے لگانے کے بعد وہ واپس آیا تو کچھ کچھ اسکی صورت نظر آ رہی تھی۔

''کہاں ہے یہ ذلیل، کمینہ شاہ زین؟''اس نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے افراد سے پوچھا

''وہ یونیورسٹی چلا گیا ہے''مروٰی نے جواب دیا

"پتہ تھا مجھے۔۔۔۔دیکھ لوں گا میں اسے"اس نے دل ہی دل میں اسے دھمکی دی۔اب اس شکل کے ساتھ یونیورسٹی تو وہ جا نہیں سکتا تھا۔لہذا گھر بیٹھ کر شاہ زین سے بدلہ لینے کا پلین بنانے لگا

-------*----------*----------

اس وقت تمام ڈاکٹرز کا پینل میٹنگ روم میں موجود تھا۔جہاں اسپتال کے ایچ او ڈی نے کوئی اہم کام انکے ذمے لگانا تھا

"آج میں آپ سب ڈاکٹرز سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ سب سے جہاں تک ہو سکے ہمارے پاس سرجری کے پیشنٹ لانے ہیں۔مطلب یہ کہ۔۔۔۔۔جو مریض آپ لوگوں کے پاس آتے ہیں ان میں سے کم از کم بھی ستر فیصد مریضوں کو آپ نے کسی بھی قسم کی سرجری کے لئے مجبور کرنا ہے نہیں تو انہیں کم از کم بھی کوئی نا کوئی بہانہ بنا کر دو دن ہسپتال میں ایڈمیٹ کروانا ہے۔ایک پیشنٹ کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک دن کا بل پندرہ ہزار بنتا ہے، جب کہ سرجری کا بل لاکھوں سے اوپر جاتا ہے۔ آپ میں سے جو بھی ڈاکٹر ہمارے ہسپتال میں پیشنٹ ایڈمیٹ کروائے گا اسے ان پیسوں میں چالیس فیصد منافع دیا جائے گا۔جتنے زیادہ پیشنٹز اتنا زیادہ منافع۔۔۔۔۔''اہسپتال کا ایچ او ڈی بے حسی سے کہہ رہا تھا۔جب کے شاہ زل کو تو سن کر ہی شاک لگا تھا

''لیکن سر! جب پیشنٹز دواؤں سے ٹھیک ہو سکتے ہیں تو ہمیں انہیں زبردستی ایڈمیٹ کروانے کی کیا ضرورت ہے؟''شاہ زل نے پوچھا

''آپ بہت ہی بھولے ہیں ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔۔یہ بات آپ کو اور ہمیں پتا ہے نا کہ مریض کو ہسپتال میں ایڈمٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مریضوں کو تو نہیں معلوم نا!۔۔۔۔''شاہ زل سمجھ گیا،اب وہ اتنا بھی بھولا نہیں تھا

''مجھے ایسی حرام روزی نہیں کمانی۔۔۔۔۔''اس نے غصے سے کہا۔وہ وہاں اکیلا تھا جو ان کے خلاف بول رہا تھا ورنہ باقی سب تو سکون سے بیٹھے تھے یہی بات شاہ زل کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دماغ گھما گ ئی تھی۔

"آپ تحمل سے سوچیں ڈاکٹر شاہ زل۔۔۔۔۔اس میں آپ کا ہی فائی دہ ہے"

"لعنت بھیجتا ہوں میں ایسی جاب پر۔۔۔۔۔میں ابھی اور اسی وقت ریزائی ن دیتا ہوں،" وہ غصے سے کہتا وہاں سے نکل گیا۔آدھے گھنٹے کے اندر ہی اسکا ریزائی نمینٹ لیٹر ایچ اوڈی کی ٹیبل پر موجود تھا۔آج شانزے بھی نہیں آئی تھی۔

وہ بے حد غصے میں ہسپتال سے نکلا تھا۔روڈ جام پڑا تھا۔اس ل ئے وہ گلی میں مڑ گیا۔

ابھی وہ ایک سنسان گلی میں پہنچا ہی تھا جب دو بائی یک پر چار افراد نے اسکی گاڑی کو گھیر لیا

www.novelsclubb.com

"جو کچھ بھی ہے نکال دو۔۔۔۔"اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تو ایک ڈکیت نے اس پر گن تانتے ہوئے کہا

"لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"تو دیتا ہے کہ میں چلاؤں گولی۔۔۔۔۔۔"

''اچھا دیتا ہوں۔۔۔۔۔دیتا ہوں''شاہ زل نے اپنا موبائی ل اور والٹ انکے حوالے کیا

''لیپ ٹاپ بھی دے اپنا۔۔۔۔''

اس نے ناچار اپنا لیپ ٹاپ بھی انکے حوالے کر دیا۔یہ بھی غنیمت تھا کہ وہ اسکی گاڑی چھوڑ گ ئے تھے۔

''اب کیا ہو گا۔۔۔۔شانزے کا نمبر بھی تو اسی موبائی ل میں تھا۔۔۔۔''اس نے پریشانی سے ماتھا مسلا

------*----------*----------

شاہ ویز مارکیٹ گیا ہوا تھا۔وہ مال میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ اسکی نظر روڈ پر ایک طرف کھڑی لڑکی پر پڑی،وہ بس اسٹاپ پر کھڑی تھی،وہیں پر دو لڑکے کھڑے اس پر آوازیں کس رہے تھے۔لیکن لڑکی انہیں نظر انداز کر رہی تھی

"عجیب لڑکی ہے۔بجائے اسکے کہ ان لڑکوں کو جوتا اتار کر مارے یہ خاموش کھڑی ہے۔انہیں جیسی لڑکیوں کی وجہ سے ایسے لفنگے لڑکوں کو شے ملتی ہے۔ابھی روحا ہوتی نا تو مار مار کر بھرکس نکال دیتی انکا۔۔۔۔۔"شاہ ویز دل ہی دل میں کہتا اندر داخل ہوا۔لیکن اسے اپنے آپ پر حیرت ہو رہی تھی۔ساری زندگی روحا کی لڑنے بھرنے والی عادت سے چڑنے والا آج اسی کی مثال دے رہا تھا۔

"میں بھی پتہ نہیں کیا کیا سوچ رہا ہوں۔"وہ سیدھا سیدھا چل رہا تھا جب اسکی ٹکر ایک لڑکی سے ہو گئی

"تم اندھے،بے شرم بے حیا تمہیں شرم نہیں آتی لڑکیوں کو ٹکر مارتے ہوئے۔۔۔۔"وہ لڑکی چیخی

"ایم سوری میں نے جان بوجھ کر۔۔۔۔،۔۔۔۔۔"

"جان بوجھ کر ہی مارا ہے تم نے۔۔۔۔تم جیسے لچھے لفنگے آوارہ لڑکے جان بوجھ کر ایسی گھٹیا حرکتیں کرتے ہو۔۔۔۔"اس لڑکی نے چلا چلا کر اپنے گرد مجمع اکھٹا کر لیا

تھا۔بے چارہ شاہ ویز گھبرا گیا تھا اس سیچوئیشن میں

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مجمع میں ایک زوردار آواز گونجی تو سب کی گردنیں پیچھے مڑی۔شاہ ویز تو حیرت زدہ رہ گیا۔وہاں روحا کھڑی تھی

"تم وہی لڑکی ہو نا جو راہ چلتے لوگوں کو ٹکریں مار مار کر انکی جیبیں کاٹتی ہو؟" روحا نے براہِ راست اس لڑکی کو مخاطب کیا تو لڑکی کی آنکھیں ابل پڑیں

"یہ کیا بکواس ہے؟۔۔۔۔۔"

"بکواس نہیں یہ سچ ہے۔اس دن ڈالمن مال میں تم نے میرا پرس بھی ایسے ہی مارا تھا۔اس میں پورے بیس ہزار روپے تھے چلو نکالو میرے پیسے۔۔۔۔" روحا نے اونچی آواز میں کہا تاکہ سب سن لے

"مم۔۔۔۔۔میں نہیں جانتی تمہیں۔۔۔۔۔۔"

"جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔۔۔۔تم جیسی لڑکیاں جب پکڑ جاتی ہیں تو ہراسمینٹ کا شور مچا دیتی ہیں۔۔۔۔۔شاہ ویز بابا جان کو فون لگاؤ اور کہو کے گرفتار کرنے آئے

اسے۔۔۔۔"اب تمام لوگ اس لڑکی کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔

جب کہ لڑکی کی شکل رونے والی ہو گئی تھی

"روحا چھوڑو اسے۔۔۔۔"شاہ ویز روحا کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے آیا

"یہ کیا کر رہی تھی تم؟۔۔۔۔"شاہ ویز اسے فوڈ کورٹ میں لے آیا پھر اس سے

پوچھا

"دیکھا نہیں تم نے کہ کیا کیا میں نے؟"اس نے چڑے ہوئے انداز میں کہا

"اتنا تماشہ لگانے کی کیا ضرورت تھی تمہیں۔۔۔۔۔"شاہ ویز نے کہا لیکن وہ غصے

میں بلکل بھی نہیں تھا

"اگر میں تماشہ نہ لگاتی تو اب تک تم ہراسمینٹ کے کیس میں اندر ہو چکے ہوتے"

"مطلب تم نے اس لڑکی پر جھوٹا الزام لگایا"

"ہاں تو اور کیا کرتی؟ایسے نہ کرتی تو وہ لڑکی تمہیں اب تک پتہ نہیں کتنے لوگں سے

پٹوا چکی ہوتی۔"

www.novelsclubb.com

''ویسے تم کیا کر رہی تھی یہاں؟''

''مجھے ایک سوٹ لینا تھا۔اسی لئے آئی تھیں لیکن پھر تمہارے اوپر نظر پڑ گئی۔دل تو کر رہا ہے اس لڑکی کا منہ توڑ دوں''اسکو ابھی تک غصہ آ رہا تھا۔شاہ ویز مسکرایا

''اچھا۔۔۔لیکن تم اسکی جگہ ہوتی تو تم کیا کرتی؟''

''مجھ سے اگر کوئی سوری کر لے تو میں بلاوجہ رائی کا پہاڑ نہیں بناتی''

''''اچھا چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی؟''شاہ ویز نے پوچھا تو روحا کو حیرت ہوئی۔آج وہ اسکی باتوں پر بلکل بھی غصہ نہیں ہو رہا تھا

''تم کھلاؤ گے؟''اس نے ابرو اچکا کر پوچھا

''ہاں! جلدی بتاؤ کیا کھاؤ گی؟''

''جو تم کھلا دو''

''اوکے۔۔۔۔''اس نے مسکراتے ہوئے ویٹر کو بلایا آج وہ روحا کو حیران کرنے پر

تلا ہوا تھا

تھوی دیر بعد کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر روحا نے اپنی شاپنگ مکمل کی، شاہ ویز اسکے ساتھ ہی رہا۔ روحا نے اسے کہا بھی کہ وہ چلا جائے لیکن اس نے منع کر دیا۔ شاپنگ ختم ہونے کے بعد وہ اسے اسکے گھر تک ڈراپ کر آیا۔ روحا نے بھی اخلاقیات نبھاتے ہوئے اسے اندر آ کر چائے پینے کا کہا لیکن اس نے معذرت کر لی۔ جانے سے پہلے شاہ ویز نے اسے بس ایک ہی بات کہی۔

"تھینکس !۔۔۔۔۔میری ہیلپ کرنے کے لئے۔" روحا حیران سی کھڑی رہ گئی۔ آج وہ اسے یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے دے گیا تھا

--------*----------*----------

وہ گھر میں داخل ہوا تو اسکا موڈ بہت فریش تھا۔ اس نے گاڑی کی چابی ٹیبل پر رکھی اور صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا۔ اسی وقت دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو اس نے

سر اٹھا کر دیکھا۔شاہ زل لاؤنج میں داخل ہو رہا تھا۔شکل سے ہی تھکا ہارا لگ رہا تھا۔

وہ ٹائی کھولتا شاہ ویز کے برابر میں ہی آ کر بیٹھ گیا

"خیریت؟۔۔۔۔۔"شاہ ویز نے پوچھا۔کچن میں سے دونوں جڑواں شیطانوں

کے لڑنے کی آوازیں آ رہی تھیں

"آج کا دن ہی منحوس ہے"اس نے جوتا اتارتے ہوئے کہا

"کیوں؟۔۔۔۔"شاہ ویز کو مزید حیرت ہوئی کیونکہ اسکے لئے تو آج کا دن بہت

ہی خوشگوار تھا۔

"جاب سے ریزائن دے دیا میں نے۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔؟ایسے اچانک۔۔۔۔۔پر کیوں؟"شاہ ویز کو شاک لگا،اس سے پہلے کہ

وہ کوئی جواب دیتا دونوں جڑواں شیطان کچن سے باہر آئے

"آج جو تو نے حرکت کی تھی نا اسکے بعد تو تجھے قتل کر دینا چاہئے تھا۔شکر کر میں

نے صرف سوئی منگ پول میں ہی دھکا دیا ہے"شاہ زیب بولا

''میں بھی اسی بات پر حیران ہوں کہ تو نے مجھے چھوڑ کیسے دیا؟ حلانکہ تو اتنی آسانی سے چھوڑنے والوں میں سے ہے تو نہیں'' شاہ زین نے پوچھا

''وہ اس لئے کیوں کہ مجھے ابھی تجھ سے بدلہ لینا ہے بیٹا!۔۔۔۔ فکر مت کر اتنی آسانی سے تو چھوڑوں گا میں بھی نہیں۔۔۔۔۔ نہ تمہیں اور نہ تمہاری اس ن ئی ی پارٹنر کو۔۔۔۔'' شاہ زیب نے دھمکی دی تو بدلے میں شاہ زین نے اسکا منہ چڑایا

''تم دونوں لڑنا بند کرو۔۔۔۔۔ اور شاہ زل تم کیا کہہ رہے تھے؟ کیوں ریزائن دیا تم نے؟'' شاہ ویز نے پہلے ان دونوں کو ڈانٹا پھر شاہ زل کو مخاطب کیا

''کیا؟۔۔۔۔ تم نے جاب چھوڑ دی، پر کیوں؟۔۔۔۔۔۔'' وہ دونوں بھی حیران ہوئے۔ بدلے میں شاہ زل نے ساری روداد کہہ سنائی

''اَسْتَغْفِرُاللہ۔۔۔۔۔۔ کتنے بے حس ڈاکٹر ہیں یار!۔۔۔۔'' شاہ ویز کو افسوس ہوا

''اب تم کیا کرو گے؟'' شاہ زیب نے پوچھا

''دوسری جگہ جاب کے لئے اپلائی کروں گا''

''شاہ زل تیرے پاس ہزار کا کھلا ہے؟''شاہ زین نے اچانک سے پوچھا''مجھے روٹیاں لانی ہے باہر سے''

''ہاں ہے۔۔۔۔دیتا ہوں۔''اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو یاد آیا کہ اسکا والٹ تو چھین چکا ہے

''شٹ۔۔۔۔۔۔میرا والٹ اور موبائل لیپ ٹاپ تو چوری ہو گیا ہے''

''کیا۔۔۔۔۔؟''اب کی بار سب اچھل پڑے

''ہاں وہ دراصل۔۔۔۔۔۔''اس نے سب کچھ بتا دیا

''بڑے ہی کوئی بے وقوف چور تھے۔گاڑی بھی لے جاتے وہ کیوں چھوڑ دی''شاہ زین نے افسوس سے کہا تو شاہ ویز نے اسے گھورا

''انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو اسے بات اچھی کر لینی چاہیئے''شاہ زیب نے اسے جھڑکا

''جہاں تک مجھے پتہ ہے میری شکل ہو بہو تمہارے جیسی ہے''شاہ زین نے کہا تو وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لاجواب ہو گیا۔

"چھوڑو ان دونوں کو۔۔۔۔۔یہ تو سارا دن لڑتے ہی رہتے ہیں۔تم جاؤ کپڑے چینج کرو میں مروٰی سے کہہ کر چائے بنواتا ہوں تمہارے لئے۔"شاہ ویز کو اسکی پریشان حال صورت دیکھ کر ترس آیا تھا۔وہ سر ہلاتا اٹھ گیا۔اسکے جانے کے بعد شاہ ویز نے ایک نظر اپنے دو گدھوں جیسے بھائی یوں پر ڈالی جو ایک دوسرے پر کشن کے وار کر رہے تھے۔

"یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے"وہ تاسف سے سر ہلاتے انہیں لڑتا ہوا چھوڑ گیا۔

---------*----------*----------

"صفا تم جنات وغیرہ پر یقین رکھتی ہو؟"صفا اور مروٰی کچن میں کھڑی رات کے کھانے کے برتن دھو کر رکھ رہی تھیں۔ان دونوں بہنوں کے آنے سے کام کافی حد تک کم ہو گئے تھے۔کام والی ماسیاں جو اس گھر میں کسی عورت کے نہ ہونے

کی وجہ سے نہیں آتی تھیں۔اب وہ بھی گھر کی صفائی کرنے پر راضی ہو گ ئی تھیں۔روازانہ کالج سے واپس آکر صفا اپنی نگرانی میں گھر کی صفائی ستھرائی کرواتی تھی۔البتہ برتن وغیرہ دھونے کے کام مرلٰی خود کرتی تھی، کیونکہ اسے کسی کام والی کے ہاتھ سے برتن دھلوانا سخت ناپسند تھا۔

''پہلے نہیں کرتی تھیں۔ لیکن جب سے تمہارے بھائی کو دیکھا ہے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جنات بھی اسی دنیا میں ہوتے ہیں''اس نے سکون نے جواب دیا۔

''تم کبھی گھر کے بیسمینٹ میں گ ئی ہو؟''اس نے ایک نیا سوال پوچھا

''ہاں !ایک دو بار گ ئی ہوں''

''تم نے وہاں ایک کمرہ دیکھا ہو گا، جس کے دروازے پر بڑا سا تالا لٹکا ہو گا۔''

''ہاں دیکھا تو ہے پر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''کیا تم جانتی ہو اس دروازے کے پیچھے کیا ہے؟''اس نے اپنے لہجے کو پراسرار بناتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''نہیں۔۔۔۔۔''

''آج سے سو سال پہلے جب بر صغیر میں جنگ چل رہی تھی۔تب اس گھر میں ایک لڑکی نیلم کا قتل ہوا تھا۔اور اسکی لاش اسی بیسمیٹ کے کمرے میں دفن ہے''

''تم جھوٹ بول رہے ہو''صفا نے اطمینان سے کہا

''میں جانتا تھا کہ تم میری بات پر یقین نہیں کرو گی، لیکن یہ اصلی داستان ہے۔اس پر بر صغیر کے ایک انگریز رائٹر نے کتاب بھی لکھی تھی۔''دی نیلم ٹیلز''اس نے اس کتاب میں اسکے قتل کی وجوہات اور اسکے بعد یہاں رہنے والوں کے ساتھ پیش آنے والے غیر معمولی واقعات لکھے ہیں۔وہ کتاب نیچے بیسمینٹ میں بنی لائبریری میں پڑی ہے''

''اچھا۔۔۔رائٹر کا کیا نام ہے؟''

''ایلٹن مایو''

''ایک منٹ۔۔۔۔۔ایلٹن مایو تو''فادر آف ہیومین ریلیشن''ہیں نا اور وہ اپنے

مشہور زمانہ "howthorne experiment" کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔وہ کب سے ایسی کتابیں لکھنے لگے" صفا نے اچھنبے سے پوچھا تو شاہ زیب گڑبڑا گیا

"آں۔۔۔۔۔ہاں تو میں نے کب کہا کہ یہ وہی والے ایلٹن مایو ہیں۔دنیا میں ایک ہی نام کے ہزاروں انسان ہوتے ہیں"

"خیر مجھے کیا میں کون سا اسے پڑھوں گی" وہ کندھے اچکاتے کچن سے نکل گئی۔

جب کہ مروی اور شاہ زیب ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرادی ئے۔وہ دونوں اچھے سے جانتے تھے اسکی فطرت کہ وہ ضرور وہ کتاب پڑھے گی

-------*----------*----------

رات کو جب سب سوگ ئے تو وہ چپکے سے اٹھ کر لائی بریری گ ئی۔وہ تو حیران رہ

گ ئی۔ہر طرف قد آدم الماریاں اوران میں رکھیں لاکھوں کتابیں۔

''اب میں کہاں ڈھونڈوں گی اس کتاب کو''صفا نے سوچا۔لیکن اسکا یہ مسلہ حل ہو گیا کیونکہ ہر ریک پر ایک چٹ لگی ہوئی تھی۔جس میں اس ریک میں رکھی کتابوں کی کیٹیگری لکھی تھی۔

''واؤ۔۔۔۔''اس نے ستائی ش سے کہا۔وہ باری باری تمام ریک پر لگی چٹ پڑھنے لگی۔بلا آخر ایک ریک پر اسے ''ہارر کلیکشنز''لکھا دکھا۔اسے حیرت ہوئی کیونکہ اس ریک میں تقریباً بھی دو سو کتابیں تو موجود تھیں

''لگتا ہے اس گھر کے لوگوں کو ہارر پڑھنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے''وہ کہتی ہوئی اپنی مطلوبہ کتاب تلاش کرنے لگی۔چار پانچ کتابوں کے بعد ہی اسے ایک گرین کور والی موٹی سی کتاب نظر آئی جس پر جلی حرفوں میں لکھا ہوا تھا

"The neelam tales"

شاہ ویز اور شاہ زل دونوں ہی اپنے اپنے کمروں میں جاگ رہے تھے۔شاہ ویز کو بار

بار روحا یاد آرہی تھی۔وہ ہر بار اسکے خیال کو جھٹکتا لیکن پھر کہیں سے لڑتی جھگڑتی روحا اسکے سامنے آجاتی۔دوسری طرف شاہ زل پریشان تھا کہ وہ شانزے سے کس طرح رابطہ کرے گا؟وہ تو اسے اپنے ریزائی نمینٹ کا بتا کر بھی نہیں آیا۔اوپر سے اس نے شانزے کا نمبر گوگل ڈرائی یو پر بھی نہیں ڈالا تھا۔

"تم اسکے لئے اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو؟وہ صرف ایک کولیگ ہی تو تھی"

شیطان شاہ زل اسکے بائی یں جانب آکر بولا

"کیوں نا ہو پریشان۔۔۔۔۔وہ شانزے سے محبت کرتا ہے۔اسکے لئے فکر مند تو ہو گا نا"فرشتہ شاہ زل دائی یں جانب نازل ہوا

"اور وہ تو جیسے اسکے انتظار میں بیٹھی ہو گی نا۔اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا شاہ زل کے جانے سے۔اور ضرورت پڑی تو وہ خود کال کر لے گی"شیطان شاہ زل نے کہا

"تم ہمیشہ فضول مشورے ہی دینا اگر یہ خود چلا جائے گا تو کون سی آفت آجائے گی۔میرے خیال سے اسے ہسپتال جا کر شانزے سے مل لینا چاہئے"فرشتہ شاہ زل

بولا

"بلکل نہیں۔۔۔۔۔مرد کبھی نہیں جھکتے۔۔۔۔۔"شیطان شاہ زل نے نفی کی

"تم دونوں چپ کرو گے؟۔۔۔۔۔جب دیکھو میرے سر پر نازل ہو جاتے ہو"

اصلی شاہ زل چیخا تو دونوں وہاں سے غائب ہو گئے

"اف۔۔۔۔۔۔"اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔

دوسری طرف صفا نے پوری نیلم ٹیلز پڑھ لی تھیں اور اب وہ شاہ زین کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس کتاب کے مطابق برصغیر کی علیحدگی سے پہلے اس بنگلے میں ایک لڑکی رہتی تھی "نیلم" جس نے اپنی پسند سے شادی کی تو اسکے سابقہ منگیتر نے اسے قتل کر کے اسکی لاش اسی بنگلے میں دفنا دی تھی۔لہذا اس دن سے اسکی روح یہاں گھومتی ہے اور اپنے قاتل کو تلاش کرتی پھرتی ہے۔کتاب کے آخر میں ایک نقشہ بھی دیا ہوا تھا جس کے مطابق وہ قبر یہیں بیسمینٹ تھی۔اور اسی کمرے میں تھی جس پر تالا لگا ہوا تھا۔اس نے شاہ زین کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر

آیا۔

''کیا ہوا؟۔۔۔۔۔''اس نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا

''میرے ساتھ بیسمینٹ میں چلو۔۔۔۔۔۔۔''

''کیوں؟۔۔۔۔۔۔''

''مجھے وہ کمرہ دیکھنا ہے جس پر تالا لگا ہوا ہے''

''تمہیں وہ دیکھ کر کیا کرنا ہے''

''وہ۔۔۔۔۔بس ایسے ہی مجھے تجسس ہو رہا ہے کہ اندر کیا ہے؟''

''لو یہ تو میں تمہیں ابھی بتا دیتا ہوں۔چاچو کے آرمی کے زمانے کے کچھ اسلحے،

فائی لزز اور انکے کچھ عزازات ہیں''

''نہیں مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہے''اس نے شاہ زین کو نیلم ٹیلز والی بات نہیں

بتائی کہ کہیں وہ یہ سن کر اسکا مذاق نہ اڑائے کہ وہ ایک کتاب پر یقین کر کے بھوت

ڈھونڈنے جا رہی ہے

''رات کے اس وقت تمہیں کیا سوجھی ہے آخر؟''

''تم چل رہے ہو کہ نہیں؟۔۔۔۔۔''اس نے دوٹوک انداز میں پوچھا

''اچھا چلو۔۔۔۔۔۔''اس نے ایک نظر گہری نیند سوئے ہوئے شاہ زیب کو دیکھا پھر حامی بھر لی۔

''تم نیچے جاؤ میں چابی لے کر آتا ہوں''اس نے کہا اور دونوں ہی چل پڑے۔ان دونوں کے جانے کے بعد شاہ زیب نے آنکھیں کھولی پھر اپنے تکیے کے نیچے سے موبائل نکال کر کسی کو میسج کرنے لگا

''دونوں چلے گئے ہیں تم ریڈی رہنا''اس نے میسج سینڈ کیا۔دو سکینڈ بعد ہی ریپلائی آیا

''اوکے۔۔۔۔۔''شاہ زیب کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ گئی

------*----------*----------

وہ دونوں کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔شاہ زین بے زار سا تھا جبکہ صفا مبہوت سی دیواروں پر لٹکی بندوقیں اور ریک میں سجی پسٹلز کو دیکھ رہی تھی۔ایک ریک میں اسکے بابا(نزاکت صاحب)کا آرمی کا یونیفام رکھا ہوا تھا جب کہ دوسرے میں انکے سرکاری و عسکری اعزازات وغیرہ تھے۔

''بابا نے آرمی کیوں چھوڑ دی؟''اس نے سحر زدہ سے لہجے میں پوچھا

''انہوں نے اپنی خوشی سے نہیں چھوڑی۔انکے گردے فیل ہو گئے تھے تو مجبوراً ریٹائرمینٹ لینی پڑی تھی''شاہ زین نے جمائی روکتے ہوئے کہا

''اب تمہارا شوق پورا ہو گیا ہو تو چلیں؟''شاہ زین نے کہا تو صفا کو یاد آیا وہ یہاں کیا کرنے آئی تھی

''نہیں نہیں۔۔۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔''اس نے جلدی سے کہا

''کیوں؟''شاہ زین نے حیرت سے پوچھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی۔

کمرے کا دروازہ دھاڑ سے بند ہوا۔

''یہ کیا ہوا؟۔۔۔''دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

''ہوا سے بند ہو گیا ہو گا شاید۔۔۔۔۔''صفا نے کہا

''میں جا کر دیکھتا ہوں''وہ دروازے کی طرف بڑھا لیکن وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی تمام لائی ٹیں بند ہو گ ئی اور پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا

''شٹ۔۔۔۔۔۔۔لگتا ہے لائی ٹ چلی گ ئی ہے۔رکو میں ٹارچ آن کرتا ہو''

شاہ زین نے کہا اور جیب سے موبائی ل نکالنے لگا

''پہلے دروازہ بند ہوا۔۔۔اب لائی ٹ چلی گ ئی۔مم۔۔۔۔مجھے تو۔۔۔۔۔کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے''صفا نے سہمے ہوئے انداز

''کیا مطلب تمہارا؟۔۔۔۔۔''

''شاہ زین مجھے لگتا ہے کہ یہاں جنات کا سایہ ہے''

''پاگل تو نہیں ہو گ ئی ہو؟کس نے کی یہ بکواس تم سے اور یہاں کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔''اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کسی لڑکی کی وحشت

ناک چیخ سنائی دی۔دونوں اچھل پڑے۔ تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

"چھن۔۔۔۔۔۔۔ چھن۔۔۔۔۔۔"فضا میں گھنگروں کی آواز گونجنیں لگیں

"کک۔۔۔۔۔کون ہے یہاں پر"اب تو شاہ زین کو بھی خوف آنے لگا

"تت۔۔۔۔۔۔۔تم ٹارچ آن کیوں نہیں کر رہے؟"صفا نے اسکا بازو پکڑ کر پوچھا

"میرا موبائل کمرے میں ہی رہ گیا۔تم آن کرو اپنے فون کا ٹارچ"

"میں بھی موبائل اوپر ہی بھول آئی ہوں۔تم دروازہ کھولنے کی کوشش کرو ذرا"

صفا نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا آگے بڑھا۔اس نے بہت کوشش کری لیکن

دروازہ نہ کھلا

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے کسی نے دروازہ لاک کر دیا ہے باہر سے"اس نے کہا۔اسی وقت ان

دونوں کے درمیان سے آنچل لہراتا کسی عورت کا سایہ سا گزرا

"امی۔۔۔۔۔۔۔"وہ دونوں اچھل پڑے

"بچاؤ بچاؤ۔۔۔۔۔۔بھوت"وہ دونوں چیخے۔دو منٹ تک چیختے رہنے کے بعد وہ

دونوں خاموش ہو گ ئے

"شش۔۔۔۔شاہ زین۔۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ نیلم کی۔۔۔۔۔نیلم کی روح یہاں آگ ئی ہے" صفا نے ڈڑتے ڈرتے کہا۔

"ایک منٹ۔۔۔۔۔۔کون نیلم؟ کس کی بات کر رہی ہو" شاہ زین نے اچھنبے سے پوچھا

"وہی نیلم جس کا یہاں قتل ہوا تھا آج سے سو سال۔۔۔۔۔۔۔" اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گ ئے اور آنکھیں دہشت سے پھیل گ ئی

"بب۔۔۔۔۔۔بھوت" اس نے اٹکتے اٹکتے اسکے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی شاہ زین پیچھے مڑا ان دونوں کی ایک بار پھر سے چیخ نکلی اور اس بار وہ دونوں اتنی زور سے چیخے تھے کہ آدھے محلے تک انکی چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ انکے سامنے ایک لڑکی لاش پڑی تھی۔اندھیرے میں اسکا چہرہ نہیں دکھ رہا تھا لیکن اتنا ضرور سمجھ آ رہا تھا کہ کسی لڑکی کی خون آلود لاش پڑی ہے۔وہ دونوں چیختے

چلاتے دروازے کی طرف دوڑے اور اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ نہیں کھلا۔ وہ دونوں دوبارہ پیچھے مڑے تو مزید خوف زدہ ہو گئے۔۔۔۔۔۔ کیونکہ لاش وہاں سے غائب تھی۔

---------*----------*----------

بچپن سے ہی شاہ میر، شاہ ویز اور شاہ زل کی آپس میں بہت اچھی دوستی تھی کیونکہ تینوں آگے پیچھے ایک ایک سال کے وقفے سے پیدا ہوئے تھے۔ شاہ میر اور شاہ ویز اپنی ہر پرسنل بات باقی دونوں سے شئیر کرتے تھے۔ ویسے شاہ زین اور شاہ زیب سے بھی شئیر کرتے تھے لیکن کچھ باتیں ایسی ہوتی تھیں جن کو وہ لوگ بس آپس میں شئیر کرتے تھے۔

لیکن شاہ زل اتنا کم گو تھا کہ وہ اپنے پرسنل ایشوان دونوں سے بھی شئیر نہیں کرتا تھا۔ وہ بس ان دونوں کی سنتا تھا یا پھر کوئی مشورہ یا رائے دے دیتا تھا لیکن اپنے راز

وہ اپنے تک ہی رکھتا تھا۔ لیکن آج پہلی بار اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ شاہ ویز کے پاس جائے اور اسے بتائے کے اسکے دل کی اس وقت کیا حالت ہو رہی ہے، اسے بتائے کے پچھلے کچھ دنوں سے اسکو اپنے ہمشکل دکھنے لگے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس نے فیصلہ کر لیا کے وہ شاہ ویز سے ضرور شئیر کرے گا۔

دوسری طرف دو گھنٹے کی دماغی جنگ کے بعد شاہ ویز اس نتیجے پر پہنچا کہ اسے اپنی نک چڑھی، مغرور، بد تمیز اور بد لحاظ بیوی سے اچانک ہی طوفانی قسم کی محبت ہو گئی ہے۔ جی ہاں وہی بیوی جس کا نام ہے روحا صداقت، جسے وہ بچپن سے ہی سخت ناپسند کرتا آیا ہے۔ پہلے تو اسے خود یقین نہ آیا اور جب اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہاں واقعی ایسا ہو گیا ہے تو اسکا دل کیا کہ یہ بات وہ کسی سے شئیر کرے۔ روحا سے کہہ تو نہیں سکتا تھا کیونکہ اسے یقین کرنا نہیں تھا۔ جڑواں شیطانوں کو بتانا مطلب تھا کہ اپنا مذاق بنوانا، شاہ میر فلحال گھومنے پھرنے گیا ہوا تھا اس سے لمبی بات کرنا آسان نہ تھا، بس ایک شاہ زل تھا جو یہ بات نہ صرف سنے گا بلکہ اسے کوئی

مشورہ بھی دے گا اور اسکا مذاق بھی نہیں اڑائے گا اور نہ ہی اس بات کو کسی اور سے کہے گا۔ یہ خیال آتے ہی اس نے رات کے ڈھائی بجے کا بھی خیال نہیں کیا اور شاہ زل کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دروازے کھٹکھٹانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے

"تم!۔۔۔۔۔اس وقت کیا کر رہے ہو یہاں" شاہ زل نے حیرت سے پوچھا

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔ لیکن تم ابھی تک جاگ کیوں رہے ہو؟"

"مجھے بھی تم سے ایک بات کرنی تھی لیکن پہلے تم بتادو۔۔۔۔آؤ اندر" شاہ زل نے اندر آنے کو کہا تو وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ دونوں کو کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں

"یہ کون چلا رہا ہے؟" شاہ ویز نے حیرت سے پوچھا

"بیسمینٹ سے آوازیں آ رہی ہیں شاید" شاہ زل نے جواب دیا

"اس وقت بیسمینٹ میں کون ہے؟"

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔چل کر دیکھتے ہیں" وہ دونوں بیسمینٹ میں پہنچے تو پہلے تو انہیں چاچو کا پرسنل کمرہ کھلا دیکھ کر شدید حیرت ہوئی اسکے بعد وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو مزید حیران ہوئے کیونکہ کمرے میں ایک جانب شاہ زیب اور مروی ہنستے ہنستے بے حال ہو رہے تھے۔تو دوسری طرف شاہ زین اور صفا بے یقینی سے اپنے ہم شکل بہن بھائی کو دیکھ رہے تھے۔

"تو تم نے مجھے بے وقوف بنایا۔۔۔۔" صفا کو اب سمجھ آیا تھا۔

"وہ کتاب "دی نیلم ٹیلز" جھوٹی تھی۔" صفا نے پوچھا تو شاہ زیب نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا جب کہ شاہ زین کو نیلم ٹیلز کے نام پر شاک لگا

"کیا کیا کیا۔۔۔۔۔۔کونسی کتاب کی بات کر رہی ہو؟" اس نے صفا سے پوچھا

"نیلم ٹیلز۔۔۔۔۔وہی جو ایلٹن مایو نے لکھی ہے"

"کون لینٹن مایو؟۔۔۔۔۔وہ کتاب کسی لینٹن مایو چھایو نے نہیں لکھی ہے۔بلکہ یہ کتاب تو اس گدھے شاہ زیب نے لکھی ہے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''کیا؟؟؟''صفا کو شاک لگا

''ہاں! جب یہ پندرہ سال کا تھا تب اسکو شوق چڑھا تھا ہارر ناول لکھنے کا تب اس نے ایک انگلش میگزین کے لئے ناول لکھا تھا۔ بعد میں ڈیڈ نے اسے پبلش کروادیا جسکا پہلا ایڈیشن ہماری لائبریری میں رکھا ہوا ہے۔ اور وہ سب فرضی کہانی ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اپنی عقل استعمال کرنے سے پہلے مجھ سے ہی پوچھ لیتی'' شاہ زین نے اسے خوب ملامت کیا۔ باقی دونوں جن قدموں سے آئے تھے انہیں قدموں سے واپس چلے گئے کہ ان بچوں میں انکا کیا کام۔

''آج کے بعد مجھے تنگ نہ کرنا۔۔۔۔۔'' شاہ زیب نے ان دونوں کو وارن کیا

''تجھے تو میں ابھی بتاتا ہوں۔۔'' شاہ زین کہتے ہوئے شاہ زیب کو مارنے لپکا لیکن اس سے پہلے ہی وہ بھاگ گیا۔

''تمہیں تم میں چھوڑوں گی نہیں'' دوسری طرف صفا بھی مروٰی کے پیچھے دوڑی تھی۔ اب دونوں ہی اپنے اپنے ہم شکلوں سے اپنی جانیں بچا رہے تھے

شاہ زیب آگے آگے دوڑ رہا تھا جب کہ شاہ زین اسکے پیچھے آ رہا تھا کافی دیر کی دوڑ بھاگ کے بعد بلا آخر شاہ زین نے اسے پکڑ ہی لیا اور اٹھا کر ٹھنڈے پانی سے بھرے سوئی منگ پول میں پھینک دیا اب شاہ زیب پول میں سے اسے گالیاں دے رہا تھا جب کہ وہ باہر کھڑا ہنس رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی پول میں کود پڑا اب دونوں پول کہ اندر ہی کشتی لڑ رہے تھے

دوسری طرف صفا نے کمرے میں پہنچتے ہی مروٰی کو اپنے تکیے سے مارنے شروع کر دیا۔ تو اس نے اپنے بچاؤ کے لئے اپنے تکیے کو سامنے کر لیا۔ کافی دیر تک دونوں میں پلو فائی ٹینگ ہوتی رہی، یہاں تک کے پورا کمرہ روئی سے بھر گیا اور فضا میں انکے قہقہے گونجنے لگے۔ نزاکت صاحب کوریڈور میں کھڑے اپنی پریوں کو ہنستا ہوا دیکھ رہے تھے اور انکی خوشیوں کے لئے دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے

----------*----------*----------

*----------

''یہ لوگ کبھی نہیں سدھرے گے۔جب دیکھو بچوں والی حرکتیں کرتے رہتے ہیں''شاہ زل نے اپنے کمرے میں واپس آتے ہوئے شاہ ویز کو کہا

''تو بتا کیا بات کرنی تھی؟''شاہ زل نے اس سے پوچھا

''ہاں!۔۔۔۔۔وہ اصل میں۔۔۔۔۔تو بیٹھ نا۔۔۔''شاہ ویز گڑبڑایا

''اچھا بیٹھ جاتا ہوں۔۔۔۔۔۔''وہ بیڈ پر بیٹھ گیا جب کہ شاہ ویز پاس رکھے کاؤچ پر بیٹھ گیا۔

''یار۔۔۔۔۔۔۔میں تم سے کچھ شیئر کرنا چاہتا ہوں لیکن تم وعدہ کرو کہ مجھ پر ہنسو گے نہیں''شاہ میر نے کہا

''کیوں تم مجھے لطیفہ سنانے لگے ہو کیا؟''شاہ زل نے حیرت سے پوچھا

''لطیفہ تو نہیں ہے پر لطیفے سے کم بھی نہیں ہے''

''تم مجھے کچھ صیح نہیں لگ رہے ہو''

''اصل میں۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔ایکچوئی یلی یہ کہنا تھا کہ''

www.novelsclubb.com

''بول بھی دو۔۔۔۔؟۔''

''مجھے لگتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔مجھے محبت ہو گ ئی ہے''شاہ زل نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

''کیا؟۔۔۔۔۔۔مگر کس سے؟''

''رررر۔۔۔۔۔۔۔رو۔۔۔۔۔روحا سے''اس نے اٹکتے اٹکتے اپنی بات مکمل کی

''پھر سے کہنا۔۔۔۔۔۔''شاہ زل کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے

''مجھے محبت ہو گ ئی ہے روحا سے۔۔۔۔۔۔۔''اس نے جلدی سے کہا

''کس سے؟۔۔۔۔۔۔۔۔''شاہ زل نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ جو اس نے سنا وہ صیح ہی ہے

''ابے تین مرتبہ بتایا تو ہے روحا سے اور کس سے۔۔۔۔۔۔''وہ بھی غصے سے چیخا۔

''ہاہا۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔تم اور روحا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔"شاہ زل نے ہنسنا شروع کیا تو ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گیا

"ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔"شاہ ویز پندرہ منٹ تک انتظار کرتا رہا لیکن اسکی ہنسی بند نہ ہوئی تو وہ غصے سے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ شاہ زل پوری رات اپنے کمرے میں ہنستا ہی رہا تھا

------*----------*------

"کیا کہا اسے روحا سے۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔کیا بات کی ہے۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔صبح صبح اتنا مزے کا لطیفہ سنایا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا"شاہ زیب اور شاہ زین ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہنس ہنس کر بے حال ہو رہے تھے۔شاہ زل چونکے رات کو دل کھول کر ہنس چکا تھا لہذا اب وہ سکون سے کھڑا حسب معمول پراٹھے بیل رہا تھا۔شاہ ویز سنجیدگی سے ان دونوں کو

ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا۔ جن کے قہقہے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ کل شاہ زل کو اپنے جذبات بتا کر کوئی فائدہ ہوا نہیں تو اس نے ان دونوں سے شئیر کرنا بہتر سمجھا۔ لیکن جب شاہ زل جیسا معقول بندہ ساری رات ہنستا رہا ہے تو وہ دونوں تو پھر بھی نامعقول لوگ تھے۔

"ہو گیا تم دونوں کا؟ ہنس لیا تم دونوں نے؟۔ اب مجھے مسلے کا حل بتاؤ" جب ان دونوں نے جی بھر کر ہنس لیا تو شاہ ویز نے پوچھا

"دیکھ بھئی۔۔۔۔۔۔ تیرا مسلہ ہو گیا ہے خاصا گھمبیر۔ اور یہ مسلہ اب چھ رکنی اجلاس میں ہی حل ہو گا۔" شاہ زین نے چائے کی سپ لیتے ہوئے کہا

"تو بلاؤ پھر رات میں اجلاس۔۔۔۔۔" شاہ ویز نے بے چینی سے کہا

"بلا لیتے ہیں، ذرا صبر رکھو، شام میں شاہ میر اور سوہا بھابھی واپس آ رہے ہیں۔ رات کو میٹینگ روم میں اجلاس بلاتے ہیں۔" شاہ زیب نے بتایا

"ٹھیک ہے لیکن تم دونوں اب ہنسنا بند کرو۔" شاہ ویز نے شاہ زین کو پھر سے ہنستا

دیکھ کر کہا لیکن وہ دونوں کہاں باز آنے والے تھے

اجلاس نمبر 1

شام تک شاہ میر اور سوہا واپس آ گ ئے۔ روحا اور صداقت صاحب بھی ان دونوں سے ملنے آئے تھے۔ رات کا کھانا سب نے خوشگوار ماحول میں کھایا پھر روحا وغیرہ اپنے گھر چلے گ ئے۔ باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گ ئے۔ ایسے میں شاہ میر کو دونوں جڑواں شیاطین زبردستی کھینچ کھانچ کر میٹینگ روم تک لائے۔

"ارے۔۔۔۔۔ مجھے بتا بھی دو کہ کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟" کمرہ اجلاس تک پہنچتے پہنچتے شاہ میر چھ سو مرتبہ پوچھ چکا تھا

"بھائی جیسے تیرا مسلہ حل کیا تھا نا بس ایسے ہی اب اس لنگور کا مسلہ حل کرنا ہے۔" شاہ زین نے بیٹھتے ہوئے کہا جب کے شاہ ویز نے لفظ "لنگور" پر اسے کھینچ کر تھپڑ رسید کیا تھا

"کیا مسلہ حل کرنا ہے اسکا؟ نکاح ختم کروانا ہے کیا؟" شاہ میر نے بیزاری سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پوچھا

''لاحول ولا قوۃ۔۔۔اللہ نہ کرے''شاہ ویز نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا تو شاہ میر نے حیرت سے اسے دیکھا

''کیوں؟''

''کیونکہ صاحبزادے کو اپنی بیوی سے محبت ہو گئی ہے۔اور اب ہمیں اسکی نیّا پار لگانی ہے''شاہ زین نے کہا

''میں مذاق کے موڈ میں بلکل بھی نہیں ہوں''شاہ میر نے کہا

''یہ مذاق نہیں سچ ہے''شاہ ویز نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا تو اسکی آنکھیں حیرت سے ابل پڑیں

''کک۔۔۔۔۔کیا''

''ہاں یہی سچ ہے''شاہ زل نے کہا

''ہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ابے،یہ کیا مذاق

ہے؟۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔محبت بھی کس سے ہوئی ہے

تجھے؟۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہا"حسب توقع وہی ہوا۔شاہ میر بھی باقی سب کی طرح ہنس

ہنس کر بے حال ہو رہا تھا۔جب کہ شاہ ویز سوچ رہا تھا کہ اس طرح تو ہو گیا اسکا مسلہ

حل۔

"اب اگر تم سب نے دل بھر کر ہنس لیا ہو تو میرے مسلے کا کوئی حل بھی بتا دو"

شاہ ویز نے چبا چبا کر کہا تو سب جلدی سے سیدھے ہو کر بیٹھے

"دیکھو! تمہیں چاہیئے کہ تم روحا کے پاس جاؤ اور اسے وہ ساری باتیں کہہ دو جو

پچھلے دو دن سے ہم چاروں کو سنا رہے ہو"شاہ میر نے کہا

"اور وہ میرا سر پھاڑ دے گی"شاہ ویز نے جلے ہوئے انداز میں کہا

"تو ایسی بھوکی شیرنی سے محبت کی ہی کیوں؟"شاہ زین نے چپس کھاتے ہوئے کہا

"اب ہو گئی نا محبت، کیا کر سکتا ہوں میں؟"اس نے غصے سے کہا

"تو وہی کر جو شاہ میر نے کہا ہے"شاہ زل نے بھی شاہ میر کی حمایت کی

''لیکن میں اسے کہوں گا کیا؟''اس نے بے بسی سے کہا تو سب نے ماتھا پیٹ لیا

''یہ بھی ہم بتائے؟''

''تو بتا شاہ میر تجھے تو بڑا تجربہ ہے نا اس کام کا''اس نے شاہ میر سے پوچھا تو اس نے اسے گھورا

''میں نے ایسے کوئی واہیات کام نہیں کی ہے۔ان دونوں شیطانوں کو لے جاؤ یہ تمہاری مدد کر دے گے''

''کیا مدد کر سکتے ہیں یہ دونوں میری؟''اس نے پوچھا

''جو بھی تجھے روحا کے سامنے بولنا ہے نا! وہ ہم ایک پیپر پر بڑا بڑا سے لکھ کر کہیں چھپ کر کھڑے ہو جائے گے اور جب جب تمہیں ضرورت پڑے گی۔ تمہیں دکھاتے رہے گے''

بلا آخر اجلاس اسی نتیجے پر ختم ہوا کہ کل شاہ ویز صاحب اپنے سسرال کا ایک چکر لگائے گے اور اپنی بیگم کو حال دل سنائے گے اور اگر ضرورت پڑی تو جڑواں شیطان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انکی مدد ضرور کریں گے۔

------*----------*----------

مشن نمبر ۱

اگلے دن وہ تینوں روحا کے گھر پہنچے۔شاہ زین اور شاہ زیب لان میں جھاڑیوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گ ئے۔جب کہ شاہ ویز نروس سا لان میں کھڑا روحا کا ویٹ کرنے لگا۔

''تم۔۔۔یہاں خیریت؟''روحا نے لان میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

''مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔نکاح کے حوالے سے''

''اچھا کیا تم خود آگ ئے۔مجھے بھی اسی حوالے سے بات کرنی تھی''

''ہیں مطلب اسکو بھی شاہ ویز سے۔۔۔۔''جھاڑیوں کے پیچھے شاہ زیب نے قیاس کی

''کیا بات کرنی ہے تمہیں؟''شاہ ویز نے حیرت سے پوچھا

''یہی کہ ہم دونوں یہ نکاح کب ختم کریں گے؟''روحا نے سنجیدگی سے پوچھا تو شاہ ویز کو کرنٹ ہی لگ گیا

''لو جی یہ تو رشتہ ہی ختم کرنے کی بعد کر رہی ہے''شاہ زین نے کہا

''نہیں نہیں۔۔۔روحا مجھے یہ نکاح ختم نہیں کرنا''شاہ ویز نے جلدی سے کہا تو روحا نے حیرت سے اسے دیکھا

''کیوں؟''

''کیونکہ۔۔۔۔کیونکہ۔۔۔''شاہ ویز کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے۔اس نے مدد طلب نظروں سے جھاڑیوں کو جانب دیکھا جو کے روحا کے پیچھے کی طرف تھیں۔

اسی وقت شاہ زیب اور شاہ زین نے ایک ایک چارٹ اٹھایا جسے شاہ ویز نے پڑھنا شروع کیا

''کیونکہ۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ تم،ایک بہت بڑی چڑیل ہو''شاہ ویز نے پڑھا پھر

زبان دانتوں تلے دبائی۔ لیکن تب تک روحا کو غصہ چڑھ چکا تھا

"کیا کہا تم نے ؟۔۔۔۔میں چڑیل ہوں ؟"

"نہیں میں چڑیل ہوں" شاہ ویز روانی میں بول گیا۔جب کہ جڑواں شیطان ہاتھ پر ہاتھ مارے ہنس رہے تھے

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے ؟ کس طرح کی باتیں کر رہے ہو ؟"

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیا؟؟" روحا کو شاک لگا "کیا بکواس کر رہے ہو یہ ؟"

"یہ بکواس نہیں سچ ہے۔مجھے اچانک سے ہی تم سے محبت ہو گئی ہے اور۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔بس !" بے چارہ ایڈوکیٹ اپنی زندگی کا کیس حل کرنے میں ناکام ہو رہا تھا

"واٹ ؟۔۔۔۔تمہارا دماغ تو صحیح ہے یا تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو ؟" روحا کا تو دماغ ہی سن ہو گیا تھا لفظ "محبت" پر۔

''میرا دماغ بلکل ٹھیک ہے اور میں سچ کہہ رہا ہوں'' شاہ ویز نے اب کے سنجیدگی سے کہا

''اٹھو اور نکلو میرے گھر سے، مجھے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں ہے'' روحا چیخی

''ٹھیک ہے! آج تو میں یہاں سے جا رہا ہوں، لیکن میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ تمہیں قائل کر کے ہی چھوڑوں گا'' وہ کہہ کر جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکل گیا

''ابے! ہمیں تو ساتھ لے جاتا۔۔۔'' شاہ زین نے دبی آواز میں کہا

''شٹ اب ہم کیسے جائے یہاں سے؟'' شاہ زیب نے پوچھا۔ ابھی وہ دونوں یہاں سے نکلنے کا سوچ ہی رہے تھے جب کسی نے پیچھے سے آ کر ان دونوں کا کان پکڑا

''کیا کر رہے ہو تم دونوں یہاں۔۔۔'' روحا نے دونوں کے کان کھینچے

''آں۔۔۔۔ کک۔۔۔ کچھ نہیں روحا ہم تو بس ایسے ہی۔۔۔۔۔'' شاہ زین نے اپنے چھڑواتے ہوئے دانت نکالے

''کیا ایسے ہی؟'' اس نے گھورتے ہوئے پوچھا

''ہم اپنے بھائی کی مدد کرنے آئے تھے''

''تو تم دونوں اور تمہارا وہ بھائی۔۔۔۔۔مل کر مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن یاد رکھنا میں سوہا نہیں ہوں''

''نہیں روحا! تم غلط سمجھ رہی ہو۔شاہ ویز سچ میں تم سے۔۔۔۔۔''

''بس بس رہنے دو''روحا نے شاہ زیب کی بات کاٹی

''تم بلاوجہ ہی بدگمان ہو رہی ہو''اب شاہ زین بھی سنجیدہ ہو گیا تھا

''میں کسی سے بدگمان نہیں ہو رہی ہوں۔اور تم دونوں اب جاؤ یہاں سے،اور دوبارہ مجھ سے اس بارے میں کوئی بات مت کرنا''روحا نے انگلی اٹھا کر ان دونوں کو وارن کیا تو ناچار انہیں وہاں سے جانا ہی پڑا

----*----------*----------

اجلاس نمبر 2

''بھرم تو تُو مار کر آ گیا کہ میں تو تمہیں قائل کر کے ہی رہوں گا۔اب یہ بھی بتا دے کہ قائل کرے گا کیسے''اس وقت شاہ رخ سمیت تمام بھائی وہاں موجود تھے۔شاہ زین کی زبانی انہیں ساری باتیں معلوم ہوئی تھیں کیونکہ شاہ میر، شاہ زل اور شاہ رخ اسکے ساتھ نہیں گئے تھے۔شاہ میر تو شادی شدہ ہو چکا تھا لہذا ایسے کاموں سے اس نے گریز کیا ہوا تھا۔شاہ زل کا نئے ہسپتال میں جاب کا پہلا دن تھا، شانزے نے اب تک اسے کال یا کسی قسم کا کوئی میسج نہیں کیا تھا اور وہ اسکی ایک کال کے انتظار میں رہتا تھا۔لیکن سب بے سود

''یہ تو تم لوگ بتاؤ گے نا کہ کیسے قائل کرنا ہے؟''اس نے اپنے تمام بھائیوں کو دیکھا

''چل بھئی چل۔۔۔۔۔اور تو کوئی کا نہیں رہ گیا نا ہمارے پاس بس تم لوگوں کے مسلے ہی حل کرتے رہے''شاہ زین اٹھ کر جانے لگا تو شاہ زیب نے اسے ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''بیٹھ جا شاہ ویز کو غصہ آرہا ہے''

''میں تو ایسے ہی ٹانگیں سیدھی کرنے کو کھڑا ہوا تھا'' شاہ زین نے خود کو گھورتے شاہ ویز کو دیکھ کر جلدی سے وضاحت دی

''شاہ میر تو بتا میں کیا کروں، تیرا مسلہ بھی تو حل کیا تھا نا آخر''

''دیکھ میری بیوی سیدھی سادھی سی ہے دو لفظوں میں ہی مان گ ئی تھی جب کہ تیری والی ہے بپھری ہوئی شیرنی۔ اور اسکو قابو کرنا آسان نہیں ہے'' شاہ میر نے کہا

''سچ بولنے سے تو کوئی فائدہ ہوا ں میں اب جھوٹ بول کر دیکھ لو'' شاہ زل نے بے کار مشورہ دیا

''کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔۔ مجھے مرنا پڑا تو وہ بھی کر لوں گا اسے منانے کے ل ئے۔'' شاہ ویز نے کہا

''آئی ڈیا۔۔۔۔۔'' شاہ رخ نے چٹکی بجائی تو سب کی گردنیں اسکی جانب گھومی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''کیا؟''

''لوگوں کو انسانوں کی قدر انکے مرنے کے بعد ہی ہوتی ہے تو آپ ایسا کریں کہ۔۔۔۔آپ مر جائے''شاہ رخ نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا

''لعنت تمہاری شکل پر۔۔۔۔کوئی ڈھنگ کا مشورہ نہیں دے سکتے تھے کیا؟''شاہ زین نے بدمزہ ہوتے ہوئے کہا

''ویسے شاہ رخ کی بات میں دم ہے''شاہ زیب نے تھوڑی سہلاتے ہوئے پر سوچ انداز میں کہا

''تو چاہ رہا ہے کہ میں مر جاؤں؟''اس نے غصے سے پوچھا

''نہیں بھئی، مرنے کی ضرورت نہیں ہے، تم صرف ایکٹنگ کرو''شاہ زیب نے کہا

''مرنے کی؟''

''ابے۔۔۔۔۔مرنے کا بہت شوق ہو رہا کیا تجھے؟''شاہ زیب نے چڑ کر کہا

''میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کہ تم کل ایسی ایکٹنگ کرو جیسے تمہارا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے اور تم مرتے مرتے بچے ہو''

''اور اس سے کیا ہو گا؟''اس نے پوچھا

''گدھے انسان۔۔۔۔اس سے روحا کو یہ احساس ہو گا کہ اسکے انکار نے تمہیں اس حال تک پہنچایا ہے اور پھر اسکے دل میں بھی تمہاری محبت جاگ جائے گی''شاہ میر نے اسے سمجھایا

''اور نقلی مرہم پٹی کہاں سے ہو گی؟''شاہ ویز نے سوال اٹھایا

''یہاں سے؟''باقی چاروں نے ایک ساتھ شاہ زل کی جانب اشارہ کیا تو وہ گڑبڑا گیا

''مم۔۔۔۔میں؟نہیں میں ایسی حرکت نہیں کر سکتا''اس نے صاف انکار کیا۔شاہ رخ کو چھوڑ کر باقی سب نے اپنی اپنی چپل اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی

''اچھا۔۔۔۔۔اچھا میں کر لونگا یہ سب''شاہ زل مان گیا تو سب نے اپنی اپنی چپلیں واپس پہن لیں۔

''صرف مرہم پٹی ہی نہیں بلکہ نقلی ایکسرے رپورٹ بھی تیار کرنی ہو گی''شاہ زین نے کہا

''لیکن۔۔۔۔۔۔''سب کے ہاتھ واپس چپل کی طرف بڑھے

''اچھا ٹھیک ہے''وہ بے بسی سے بولا تو سب کے ہاتھ واپس جگہ پر آگ ئے

''چلو اب سو جاؤ سب کل اس کمینے کے ایکسیڈنٹ پر رونا بھی تو ہے''شاہ میر نے کہا

''میں نے ایم۔بی۔بی۔ایس تو اسی دن کے ل ئے کیا تھا نا''شاہ زل نے تاسف سے سوچا۔

----------*----------*----------

مشن نمبر2

''روحا جلدی سے گھر آؤ شاہ ویز بھائی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔انکے سر پر بھی بہت چوٹیں آئی ہیں''سوہا کی گھبرائی آواز سن کر روحا کو لگا کہ اسکا دل بند ہو جائے گا

''کیا؟۔۔۔کون سے ہوسپٹل میں ہے وہ؟''

''ہوسپٹل؟نہیں وہ ہسپتال میں نہیں گھر میں ہیں؟''

''ہیں؟تو ہوسپٹل کیوں نہیں لے کر گئے اسے؟''روحا نے مشکوک انداز میں پوچھا

''وہ تو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی لیکن یہ بھائی مجھے کچھ بتا بھی نہیں رہے''

''اچھا تم فکر نہ کرو میں آتی ہوں''اس نے سوہا کو تسلی دے کر فون بند کیا

''کچھ تو گڑبڑ ہے۔یہ سب مل کر ضرور میری بے وقوف بہن کو مزید بے وقوف بنا رہے ہیں۔میں جا کر دیکھتی ہوں ذرا''وہ تیار ہونے چل دی۔

دوسری طرف شاہ ویز کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔اور وہ بستر پر پڑا ہوا تھا

''آخر کب آئے گی یہ؟''شاہ ویز نے بے چینی سے پوچھا

''آجائے گی بھائی تھوڑا صبر رکھ۔اور ذرا ڈھنگ کی اداکاری کرنا۔''شاہ میر نے کہا

''ساری اداکاری مجھے ہی نہیں کرنی۔کچھ تم لوگ بھی کرو گے۔شکلیں تھوڑی

رونے والی بناؤ جسکے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہوتا ہے وہ پریشان حال نظر آتے ہیں تم لوگ تو اتنے سکون سے بیٹھے ہوئے ہو" شاہ ویز نے کہا

"تو فکر مت کر، ایسی اداکاری کریں گے کل شاہ رخ خان بھی ہم سے کلاس لینے آئے گا" شاہ زین نے فخریہ کالر اکڑائے

"لیکن مجھے تو کرکٹر بننا ہے" شاہ رخ نے سر کھجاتے ہوئے کہا

"ابے تیری بات کون کر رہا ہے میں بولی وڈ والے شاہ رخ کی بات کر رہا ہوں" شاہ زین سخت بدمزہ ہوا تھا۔

"شریکوں! بھابھی آ رہی ہیں؟" شاہ زیب نے دروازے پر آ کر نعرہ لگایا تو سب آناً فاناً اپنی اپنی جگہیں سنبھالنے لگے۔ شاہ رخ نے چپس کے تمام پیکٹ جو وہ لوگ تھوڑی دیر پہلے کھا رہے تھے اور کولڈ رنکز کی بوتلیں بیڈ کے نیچے چھپا دی۔ شاہ میر نے جلدی سے ٹی وی پر چلتی انگلش مووی بند کی۔ شاہ زل موبائل سائیڈ پر رکھ کر جلدی سے اسٹیتھواسکوپ لے کر کھڑا ہو گیا۔ جب کے شاہ زین اور شاہ زیب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاہ ویز کے سرہانے بیٹھ کر آنسو بہانے لگے۔اور رہی بات شاہ ویز کی۔۔۔۔۔۔تو وہ صاحب آنکھیں بند کر کے بے ہوش ہو چکے تھے۔روحا کمرے میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے اسے شاہ زین کی آواز سنائی دی

"شاہ ویز! میرے بھائی۔۔۔۔اٹھ جانہ۔۔۔۔کیوں ہم سب کی جان نکالنے پر تلا ہوا ہے۔اب تو آنکھیں کھول دے شاہ ویز!۔۔۔۔ہائے میرا بھائی" شاہ زین اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر رو رہا تھا.اور ساتھ میں اسکا منہ پکڑ کر دو چماٹ بھی لگا چکا تھا۔

"ابے چھوڑ دے مجھے۔۔۔۔چھوڑ دے کمینے۔۔۔" شاہ ویز نے دل ہی دل میں اسے کہا

www.novelsclubb.com

"ہائے شاہ ویز!۔۔۔۔۔اٹھ نا۔۔۔۔کب تک ایسے ہی بے ہوش رہے گا۔تُو ایسا بلکل اچھا نہیں لگتا میرے بھائی۔۔۔۔۔اٹھ جانا" شاہ زیب نے اسکے منہ پر دو تین تھپڑ اور مار دیئے

"کمینوں!۔۔۔۔۔چھوڑوں گا نہیں میں تم دونوں کو۔۔۔۔" شاہ ویز جی بھر کے

انہیں گالیاں دے رہا تھا(دل ہی دل میں)

''اسے ہوا کیا ہے؟''روحا نے شاہ زل سے پوچھا

''ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔سر پر چوٹیں آنے کے باعث یہ ہوش میں نہیں آپا رہا''اس نے جواب دیا

''تو اسے گھر پر کیوں رکھا ہوا ہے؟ ہسپتال لے کر جاؤ نا''

''ہو سپٹل میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔بس اسے ہوش میں لانے کی ضرورت ہے اور پتہ نہیں اسے کب ہوش آئے''

''روحا!۔۔۔تم کہہ کر دیکھو نا کیا پتہ شاہ ویز تمہاری آواز سن کر ہوش میں آجائے''شاہ میر نے نم آنکھوں(جو اس نے گلیسرین ڈالنے کے بعد نم کی تھیں) سے کہا

''میں کیا کہوں؟۔۔۔''اسے عجیب سا لگا

''ہاں روحا!۔۔۔شاہ میر ٹھیک کہہ رہے ہیں۔تم ایک بار انہیں پکار کر تو دیکھو''

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سوہانے بھی کہا تو وہ آگے بڑھی

"دیکھ شاہ ویز اب تو روحا بھی آگ ئی اب تو اٹھ جا" شاہ زین نے روتے ہوئے ایک اور تھپڑ مارا اور مارتا ہی چلا گیا

"وہ اٹھ کر سب سے پہلے تم دونوں کا ہی قتل کرے گا" شاہ میر نے ان دونوں کو وہاں سے ہٹایا اور دبی دبی آواز میں کہا

"شاہ ویز۔۔۔۔۔۔شاہ ویز اٹھو" روحا نے کہا تو شاہ ویز نے پہلے ایک آنکھ کھولی پھر دونوں ہی آنکھیں کھول دیں

"آں۔۔۔۔۔اٹھ گیا میرا بھائی۔۔۔۔واہ۔۔۔۔کیا محبت ہے۔روحا کی آواز سنتے ہی اٹھ گیا شاہ ویز۔۔۔۔مبارک ہو۔۔۔۔مبارک ہو" شاہ زین اور شاہ زیب نے چیختے ہوئے ایک دوسرے کو گلے لگایا

"بس بیٹا، اب اوور ایکٹنگ ہو گ ئی ہے یہ۔۔۔" شازل نے ان دونوں کے کان میں سرگوشی کی

تھوڑی دیر بعد

شاہ میر، شاہ ویز کو سوپ پلا رہا تھا۔ شاہ زل پاس کھڑا اسکا بی۔پی چیک کر رہا تھا۔ صفا مروی ابھی کالج سے واپس آئی تھیں اور انکے تو فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ یہاں کیا کارنامہ ہوا ہے۔ جب کہ روحا مشکوک نظروں سے شاہ ویز کو دیکھ رہی تھی۔

"تو تم بائی یک سے گرے تھے؟" روحا نے براہ راست اس سے پوچھا

"ہاں۔۔۔۔" اس نے جواب دیا

"اچھا۔۔۔۔ تمہاری بائی یک کا بائی یاں حصہ ڈیمیج ہوا ہے اور چوٹ تمہیں دائی یں طرف لگی ہے؟" روحا نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا تو شاہ ویز کے حلق میں سوپ اٹک گیا

"وہ۔۔۔۔ ہاں تو میں گرا بائی یں جانب ہی تھا لیکن پھر سڑک پر لڑھکتے لڑھکتے یہ حال ہوا ہے" شاہ ویز نے بوکھلاتی سی وضاحت دی

"اچھا تو کیا مارگالہ کی پہاڑیوں سے لڑھکتے ہوئے آرہے تھے جو یہ حال ہوا ہے؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روحا نے طنزیہ کہا

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ ہاں!۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے شاہ ویز ڈرامے کر رہا ہے؟ یہ چوٹیں اس نے خود سے لگائی ہیں؟ اور یہ رپورٹ نقلی ہے؟" شاہ زین نے بھڑکتے ہوئے پوچھا

"مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے" روحا نے اطمینان سے جواب دیا

"خیر! اب تو یہ ٹھیک ہو گیا نا!۔۔۔۔ میں جا رہی ہوں گھر فضول میں ٹائم برباد کر دیا میرا۔ چلتی ہوں سوہا، چاچو اور بڑے بابا کو سلام کہنا۔ خدا حافظ" روحا ان سے مل کر چلی گئی

www.novelsclubb.com

"لو بھئی۔۔۔۔ مشن فیل ہو گیا" روحا کے جانے کے بعد شاہ زیب نے کہا

"مشن کا تو پتہ نہیں لیکن تو آج میرے ہاتھوں ضرور قتل ہو گا۔" شاہ ویز خطرناک تیوروں سے کہتا شاہ زیب اور شاہ زین کو مارنے لپکا لیکن دونوں ہی بھاگ نکلے۔ جب کے سوہا ان دونوں کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ۔۔۔۔۔ وہ پھر سے

بے وقوف بن چکی ہے

-----*----------*----------

اجلاس نمبر 3

کمرہ اجلاس میں اس وقت تمام بھائی موجود تھے۔شاہ ویز اپنے منہ پر برف سے ٹکور کر رہا تھا جو جڑواں شیاطین کی مہربانیوں سے سُجا ہوا تھا۔وہ اور بات ہے کہ اس نے ان دونوں سے بدلہ لے لیا تھا۔اور وہ دونوں اپنے اپنے بازو سہلا رہے تھے جو شاہ ویز کی مار سے دُکھ رہے تھے۔شاہ زل اپنے موبائل کو بار بار پر امید نظروں سے دیکھتا لیکن پھر مایوس ہو کر موبائل واپس رکھ دیتا،اب سے اپنے ہمشکل بھی نہیں دکھتے تھے۔

''اب بتاؤ ہم اور کیا کیا کر سکتے ہیں روحا کو منانے کے لئے۔؟''شاہ ویز نے سب سے پوچھا

''ایکسیڈینٹ سے تو کچھ ہوا نہیں، ایک کام کر تُو سچ میں مر جا'' شاہ زیب نے مفت مشورہ دیا تو اس نے کھینچ کر اسے کشن مارا

''میرا مطلب تھا کہ تم خودکشی کا ڈرامہ کرو'' شاہ زیب نے بازو سہلاتے ہوئے کہا

''مطلب؟'' اس نے سنجیدگی سے پوچھا

''مطلب تم روحا کے سامنے اپنی کلائی پر چھری رکھ کر کھڑے ہو جانا اور کہنا کہ یا تو اقرار کرو ورنہ میں اپنا ہاتھ کاٹ لونگا'' شاہ زین نے اسے سمجھایا

''اور اگر اس نے پھر بھی انکار کیا تو؟'' شاہ میر نے پوچھا

''پھر تو بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔اسکو مر ہی جانا چاہیئے'' شاہ زین نے بے زاری سے کہا

''دفعہ ہو جاؤ تم سب، کوئی ایک بھی انسانوں والا مشورہ نہیں دیا ہے'' شاہ ویز کو غصہ آ گیا

''لیکن یہ طریقہ اچھا ہے'' شاہ زیب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

''کیسے؟''

''اگر ہم اس میں تھوڑی سی تبدیلی لے آئے تو کام بن سکتا ہے''شاہ زیب نے جوش سے کہا

''اب بتا بھی دے کیا چل رہے تیرے دماغ میں؟''سب نے بے قراری سے پوچھا

''سنو۔۔۔۔۔۔''شاہ زیب نے بتانا شروع کیا تو سب خاموشی سے سننے لگے۔

جیسے جیسے وہ بتاتا گیا سب کے چہروں پر مسکراہٹ آتی گئی۔

''تو پھر سب تیار ہیں؟''اپنی بات مکمل کرنے کے بعد شاہ زیب نے اپنے بھائی یوں سے پوچھا

''تیار ہیں۔۔۔''سب نے ہم آواز ہو کر کہا

www.novelsclubb.com

--------*----------*----------

''امی۔۔۔۔۔اتنی اونچائی، مم۔۔۔مجھے تو ڈر لگ رہا ہے یار!''چھت کی منڈیر پر چڑھ کر کھڑے شاہ ویز نے ڈرتے ہوئے شاہ زین سے کہا

اس وقت شاہ زین اور شاہ زیب چھت پر کھڑے تھے جب کہ شاہ ویز چھت کے کنارے پر خود کشی کرنے کے لئے کھڑا تھا(جی ہاں خود کشی!)شاہ زین نے شاہ ویز کے پیٹ پر ایک رسی باندھ دی تھی جسکا ایک سرا وہ دونوں پکڑے ہوئے تھے۔تیز ہوا سے اسکے بال اڑ رہے تھے۔خوف سے اسکی جان جا رہی تھی لیکن کیا کریں جی یہ محبت تو کچھ بھی کروا لیتی ہے انسان سے۔۔۔۔

روحا اس وقت سوہا کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔صفا اور مروٰی بھی اسکے ساتھ ہی تھیں۔سوہا مسلسل روحا کو منانے کی کوششیں کر رہی تھی

"روحا مان جاؤ نا پلیز!۔۔۔۔دیکھو شاہ ویز بھائی تمہارے انکار سے دلبرداشتہ ہو کر خود کشی کرنے جا رہے ہیں"سوہا نے پریشانی سے کہا

"کوئی خود کشی نہیں کرنے والا وہ،ڈرامے کر رہا ہے بس!"روحا نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

"ارے۔۔۔۔شاہ ویز،یہ کیا کر رہے ہو؟"لان میں شاہ میر وغیرہ کی چلانے کی آواز

آئی

سوہا اور صفا مروٰی نے نیچے کھڑکی سے جھانکا تو دیکھا شاہ میر، شاہ زل اور شاہ رخ لان میں کھڑے چھت کی طرف حیرت سے دیکھ رہے تھے (ظاہر ہے اداکاری کر رہے تھے)

"واؤ۔۔۔اسکی تو ویڈیو بنانی چاہیئے" صفا نے کہہ کر موبائل نکالا۔دوسری طرف شاہ ویز نے بلند آواز میں کہنا شروع کیا

"روحا! میں تین تک گنتی کروں گا۔۔۔اگر تم نے ہاں نہیں کی تو میں کود جاؤں گا۔" شاہ ویز نے دھمکی دی پر روحا پر اثر نہ ہوا

"ایک۔۔۔۔۔۔۔سوا ایک۔۔۔۔۔ڈیڑھ۔۔۔۔۔پونے دو۔۔۔۔۔" شاہ ویز نے گنتی شروع کی، روحا ٹس سے مس نہ ہوئی

"روحا آپی پلیز ہاں کہہ دیں نا" مروٰی نے بھی منت آمیز لہجے میں کہا تو روحا نے اسے تاسف سے دیکھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پونے تین۔۔۔۔۔۔دیکھو روحا،اگر میں کود جاؤں اور میرے مرنے کے بعد کہیں تمہیں پچھتانا نہ پڑے اس لئے میں تمہیں ایک اور چانس دے رہا ہوں اور دوبارہ سے گنتی کر رہا ہوں۔اس بار پانچ تک گنتی کروں گا"شاہ ویز نے کہتے ہوئے نیچے دیکھا اہر پھر تھوک نگلا۔سو فٹ اونچائی تھی کم سے کم بھی۔

"ابے۔۔۔۔ایسے پٹاتے ہیں لڑکی کو؟"شاہ زیب نے اسے تھپڑ لگایا،وہ گرتے گرتے بچا

"تجھے تو میں دیکھ لونگا۔۔۔۔"اس نے شاہ زیب کو گھورا اور پھر سے گنتی اسٹارٹ کی

www.novelsclubb.com

"ایک۔۔۔۔۔دو۔۔۔۔۔۔تین۔۔۔۔۔چار۔۔۔۔۔۔۔۔چار۔۔۔۔۔۔چار۔۔۔۔۔روحا میں کودنے والا ہوں۔۔۔۔چار"روحا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"ابے اٹک گیا ہے کیا؟"شاہ زین نے پوچھا

"میں تمہیں ایک آخری موقع دے رہا ہوں کہ کہیں تمہیں بعد میں افسوس نہ ہو۔

میں گن رہا ہوں پھر سے" شاہ ویز بلند آواز میں کہا۔ روحا نے بمشکل اپنی ہنسی کو روکا تھا۔ جبکہ شاہ میر اور شاہ زل لان میں کھڑے ہنس رہے تھے۔

"ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔۔تین۔۔۔۔۔۔تین۔۔۔۔۔۔تین۔۔۔۔چار۔۔۔۔۔۔

"

"چار۔۔۔۔پانچ۔ ہو گئی گنتی پوری اب کودو" روحا کی آواز پر سب کی گردنیں اسکی جانب گھومی۔ وہ لان میں کھڑی تھی۔ سیچوئیشن کافی دلچسپ ہو چکی تھی۔

"تم۔۔۔۔تم آگئی روحا، میرے لئے آئی ہو نا" شاہ ویز نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا

www.novelsclubb.com

"ہاں! یہ دیکھنے آئی ہوں کہ تم آخر کب چھلانگ لگاتے ہو؟ چلو اب کودو بھی، چار کے آگے گنتی نہیں آتی کیا؟" روحا نے ہنستے ہوئے پوچھا

"ارے واہ!۔۔۔۔۔بھابھی تو ہنس رہیں ہیں" شاہ رخ نے تالی بجاتے ہوئے کہا

"تو میں چھلانگ لگادوں۔۔۔۔۔" شاہ ویز نے پوچھا

''نہیں۔۔۔۔۔تم مر گ ئے تو میں تو فضول میں ہی بیوہ ہو جاؤں گی۔نیچے آ جاؤ لنگور!''روحا نے کہا

''مبارک ہو بھائی۔۔۔۔بھابھی مان گ ئی۔''شاہ زین اور شاہ زیب نے نعرہ لگایا۔

''یاہو۔۔۔۔۔''شاہ ویز خوشی سے چیخا۔لیکن اگلے ہی لمحے اسکا پاؤں پھسلا اور وہ چھت سے نیچے کی طرف گرا۔

''شاہ ویز۔۔۔۔۔۔''سب ایک ساتھ چیخے۔شاہ زین نے جلدی سے رسی پکڑی۔ اب منظر کچھ یوں تھا کہ۔۔۔۔۔شاہ زین اور شاہ زیب رسی کھینچتے ہوئے اسے اوپر اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ شاہ ویز آدھی بلڈنگ میں رسی سے بندھا کسی پینڈیولم کی طرح جھول رہا تھا۔جب کہ روحا ہنستے ہنستے رکوع میں چلی گ ئی تھی۔

شاہ رخ،شاہ زیب اور شاہ زین کی زبان پر ایک ہی نعرہ تھا

''بھابھی مان گ ئی۔۔۔۔۔''

---------*----------*----------

"بھئی۔۔۔۔۔میں کیا سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ ہم شاہ ویز اور شاہ زل کی شادیاں ساتھ ہی کر دیں۔" چھٹی کا دن تھا سب ساتھ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے تب امانت صاحب نے سب سے کہا۔جب کہ چائے کی سپ لیتے شاہ زل کو اچھو لگا تھا۔باقی سب نے اپنی مسکراہٹ دبائی

"لے۔۔۔۔پانی پی لے ورنہ تو کھانستا ہی رہے گا۔" شاہ زین نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا

"وہ تو ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔۔لیکن شادی ایسے تھوڑی ہو جاتی ہے۔" شاہ میر نے بتایا

"تو میں نے کب کہا کہ ایسے ہی ہو جاتی ہے؟" انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا

"میرا مطلب۔۔۔لڑکی کہاں سے آئے گی؟" شاہ میر نے پوچھا

"آسمان سے۔۔۔۔۔" شاہ زین کے زبان میں خجلی ہوئی تھی۔

"لڑکی کے بارے میں بتا دوں گا لیکن پہلے شاہ زل سے پوچھ لوں کہیں اسے کوئی

پسند تو نہیں ہے؟ کیونکہ تم دونوں بے غیرتوں نے تو اپنی مرضی کر ہی لی ہے" سوہا وہاں نہیں تھی اس لئے انہوں نے سکون سے شاہ میر اور شاہ ویز کو بے غیرت کہا تھا

"پر ڈیڈ میں نے تو آپکی مرضی سے شادی کی ہے" شاہ ویز تو اس الزام پر تڑپ اٹھا تھا

"بس، بس رہنے دو۔ کل جو تم چھت پر چڑھے خودکشی کرنے جا رہے تھے وہ بھی کیا میری مرضی سے تھا؟" انہوں نے طنز کیا تو سب کو سانپ سونگھ گیا

"آآآ۔۔۔ آپ کو کیسے پتہ ڈیڈ؟" شاہ زیب نے پوچھا

"ویڈیو دیکھی تھی میں نے" انہوں نے اطمینان سے کہا

"کس نے بنائی ویڈیو۔۔۔۔" سب کی زبان پر ایک ہی سوال تھا۔ شاہ زین اور شاہ زیب تو وہیں پر تھے اور انہوں نے ویڈیو بنائی نہیں، تو پھر کس نے؟۔۔۔

صفا خاموشی سے سر جھکا کر کھانا کھا رہی تھی۔

"چھوڑو اس ویڈیو والی بات کو۔۔۔۔۔ میں نے شاہ زل کے لئے اپنے دوست کی

بیٹی کو پسند کیا ہے۔وہ بھی ڈاکٹر ہے۔لیکن اگر شاہ زل منع کر دے تو۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔شاہ زل نے سر اٹھا کر دیکھا، کیا کچھ نہیں تھا انکی آنکھوں میں،مان، بھروسہ اور۔۔۔۔۔ایک خدشہ بھی کہ اگر وہ انکار کر دے گا تو پھر کیا ہو گا؟۔۔۔۔کیا شاہ زل ان آنکھوں میں نظر آتا مان توڑ سکتا تھا۔اس نے خود سے سوال کیا۔نہیں،ہر گز نہیں وہ ایسا کبھی نہیں کرے گا

"میری اپنی کوئی پسند نہیں ہے ڈیڈ۔آپ کو جو بہتر لگے۔آپ وہیں کریں"اس نے فرمانبرداری سے کہا تو امانت صاحب نہال ہی ہو گئے۔

"مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ ڈیڈ کا سب سے شریف بچہ کبھی بھی انہیں انکار نہیں کرے گا"شاہ زین نے مزے سے کہا

"اچھا۔۔۔۔وہ شریف،اور ہم سب کیا ہے؟"شاہ ویز نے پوچھا

"بھائی رہنے دو۔۔۔۔خواں مخواں عزت خراب ہو جائے گی"اس نے جواب دیا۔

شاہ زل مسکرا رہا تھا لیکن وہ کس طرح مسکرا رہا تھا۔یہ صرف وہ ہی جانتا تھا

''تو پھر شاہ ویز کی تاریخ طے کرنے سے پہلے ہی ہم شاہ زل کا رشتہ لے کر انکے گھر جائے گے۔۔۔۔۔۔۔'' وہ بیٹھے بیٹھے پلین ترتیب دے رہے تھے۔جب کہ شاہ زل کے لئے وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔اس لئے وہ ہاتھ دھونے کے بہانے اٹھ گیا

''او بھائی۔۔۔۔۔لڑکی کا نام تو سنتا جا۔۔۔۔۔۔'' پیچھے سے شاہ میر نے ہانک لگائی، لیکن وہ رکا نہیں۔وہاں رکنا اسکے لئے محال ہو گیا تھا۔

''لگتا ہے شرما گیا شاہ زل۔'' شاہ ویز نے مذاقاً کہا

''ہاں تو تم دونوں کی طرح بے شرم تھوڑی ہے وہ، میرا سب سے پیارا بیٹا ہے'' انہوں نے محبت پاش لہجے میں کہاں تو سب ہی ہنسنے لگے

''ہاں۔۔۔۔واقعی بہت شریف ہے شاہ زل۔۔۔۔۔'' شاہ زین نے ہنستے ہوئے کہا

------*----------*----------

گھر سے دو گاڑیاں نکلی تھیں۔ایک میں شاہ میر، سوہا، نزاکت صاحب اور روحا بیٹھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے۔جب کہ دوسری گاڑی میں شاہ ویز، شاہ زل، امانت صاحب اور صداقت صاحب تھے۔آج وہ سب شاہ زل کا رشتہ باضابطہ طور پر پکا کرنے جا رہے تھے۔ اس سے پہلے رسمی سی بات چیت ہوئی تھی۔اور انہوں نے سوچنے کا وقت مانگ لیا تھا۔پھر وہاں سے ہاں ہو گئی تو اب سب باضابطہ طور پر منگنی کرنے جا رہے تھے اور ساتھ ہی تاریخ بھی طے کرنے کا ارادہ تھا۔امانت صاحب نے شاہ زل کو کہا تھا کہ وہ لڑکی کی تصویر بھی دیکھ لے لیکن اس نے نہیں دیکھی۔اب دیکھ کر کرنا بھی کیا تھا۔وہ تو پہلے ہی کہیں اور دل ہار بیٹھا تھا۔ایک ہفتے سے وہ عجیب سی کشمکش میں مبتلہ تھا۔بار بار دل کرتا کہ جا کر ڈیڈ کو انکار کر دے لیکن پھر سوچتا کہ کس بنا پر انکار کروں؟ شانزے کی تو کچھ خبر ہی نہ تھی۔اگر اسکے دل میں شاہ زل کے لئے کوئی بات ہوی تو وہ کم از کم ایک میسج کر کے ہی اسکا حال احوال تو دریافت کرتی لیکن نہیں!۔۔۔۔اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

وہ کھڑکی سے باہر کے مناظر میں محو تھا جب ہی اسکے دونوں کندھوں پر دھماکہ ہوا۔

شاہ زل نے بے زاری سے ان دونو کو دیکھا

''ایک تو تم دونوں ہمیشہ بن بلایا مہمان بن کر آجایا کرو'' وہ سخت بیزار تھا

''اب تم کیا کرو گے شاہ زل؟'' شیطان شاہ زل نے پوچھا

''کرنا کیا ہے، شاہ زل وہی کرے گا جو اسکے ڈیڈ کہے گے'' فرشتہ شاہ زل بولا

''اور شانزے کا کیا؟'' شیطان شاہ زل نے پوچھا

''بھول جاؤ اسے۔ کونسا اس نے خود سے کوئی کال کرلی؟''

''تم غلط کہہ رہے ہو۔ اسے چاہیئے کے جائے اور جا کر ڈیڈ کو انکار کر دے''

شیطان شاہ زل بولا تو شاہ زل حیران ہوا۔ آج دونوں الٹی باتیں کر رہے تھے۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔ باقی سب ایک ایک کر کے گاڑی سے اترے اور اندر جانے لگے۔ دروازے پر لڑکی کے والدین انکا استقبال کرنے کو کھڑے تھے۔

سب کے اندر جانے کے بعد شاہ میر، شاہ ویز کے پاس آیا۔

''یار!۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے جیسے شاہ زل خوش نہیں ہے''

''کیوں؟''شاہ ویز حیران ہو گیا

''نہ اس نے لڑکی کی تصویر دیکھی نہ ہی نام پوچھا۔۔۔اور چہرے سے بھی بیزار لگتا ہے''شاہ میر نے مشکوک انداز میں کہا

''ارے کیا تم اسے جانتے نہیں ہو؟ وہ ایسا ہی ریزرو سا ہے۔تم پریشان نہ ہو''شاہ ویز نے اسے تسلی دی تو وہ سر ہلاتے ہوئے اندر پہنچا

-------*----------*-------

----

www.novelsclubb.com

''شانزے!۔۔۔۔۔بیٹا جلدی تیار ہو جاؤ۔اور بات سنو انسانوں کی طرح بیٹھنا انکے سامنے۔ منگنی ہے آج تمہاری اور لڑکا بھی ساتھ ہی آرہا ہے۔پچھلی بار کی طرح سر جھاڑ منہ پہاڑ حلیے میں گئی نا تو دیکھنا پھر۔۔۔۔۔''وہ ڈریسنگ روم میں تیار ہو رہی تھی جب اسے امی کی آواز آئی۔

''اف۔۔۔۔۔ایک تو ان لوگوں کی میرے سمجھ نہیں آتی۔لڑکے کی تصویر تو دی نہیں مجھے لیکن اب اسے ساتھ لے کر آرہے ہیں۔پتہ نہیں کہاں کا پرنس چارمنگ ہے۔۔۔۔''

''میں کہہ رہی ہوں تجھ سے شانزے۔۔۔۔اگر تیری یہ زبان مہمانوں کے سامنے چلی نا تو سب کے سامنے جوتے مارنے ہیں میں نے تمہیں۔''امی کی چنگھاڑتی ہوئی آواز آئی

''اچھا ناں امی۔۔۔۔تیار تو ہونے دیں''اس نے کوفت سے کہا تو وہ چلی گ ئی۔

شانزے نے اپنا موبائل اٹھایا کانٹیک لسٹ کھولی اور شاہ زل کا نمبر نکالا۔کافی دیر تک وہ پر سوچ نظروں سے دیکھتی رہی پھر موبائل آف کر کے واپس رکھ دیا۔وہ آئینے میں خود کو دیکھنے لگی۔جب ہی اسکے دائیں کندھے پر دھماکہ ہوا۔اس نے حیرت سے دیکھا۔وہاں اسکی ہمشکل لڑکی وائٹ کلر کی میکسی پہنے پیٹھ پر دوپٹہ لگائے کھڑی تھی۔اسکے آس پاس سفید رنگ کی دھند سی چھائی ہوئی تھی۔

"کب تک اسکا نمبر ایسے ہی دیکھتی رہو گی؟اسے کال یا میسج کیوں نہیں کر لیتی؟"

فرشتے شانزے نے نرمی سے پوچھا۔وہ ابھی اسے ہی دیکھ رہی تھی جب اسکے بائیں کندھے پر دھماکہ ہوا۔اس نے بائیں جانب دیکھا تو وہاں اسکی ایک اور ہمشکل بلیک میکسی میں سر پر دو عدد سیگنھوں کے ساتھ کھڑی تھی اور اسکے جسم سے انگارے نکل رہے تھے۔

"کیوں کرے یہ شاہ زل کو کال؟وہ تو اسے کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے۔نہ اس نے ہسپتال چھوڑنے سے پہلے اسے بتایا اور نہ ہی اسے بعد میں کوئی کال یا میسج کیا" شیطان شانزے بولی

www.novelsclubb.com

"ہو سکتا ہے اسے کوئی مسلہ ہو گیا ہو" فرشتے شانزے فکر مندی سے بولی

"تم فضول میں خوش فہمیاں پالتی رہو۔لیکن میں تمہیں بتا رہی ہوں۔وہ شانزے کو ایک کولیگ سے زیادہ نہیں سمجھتا تھا" شیطان شانزے تمسخر سے بولی

"افففف۔۔۔۔۔چپ کرو تم دونوں۔۔۔۔" شانزے چیخی تو دونوں غائب ہوں

گ ئی۔

''نہیں کروں گی میں شاہ زل کو فون،اس نے کون سا مجھے پوچھ لیا۔۔۔۔''اس نے غصے سے کہا پھر چند گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

''شاہ زل کو تو میں دیکھ لونگی لیکن اس سے پہلے۔۔۔۔۔۔ذرا اس پرنس چارمنگ کا دماغ تو ٹھکانے لگاؤں۔ایسی پاگلوں والی حرکتیں کروں گی نا اسکے سامنے کے خود ہی انکار کرتا بنے گا''شانزے بھرم سے کہتی ہوئی سر پر ڈوپٹہ جمانے لگی.

دوسری طرف شانزے کے والد صاحب وقتاً فوقتاً لڑکے سے کوئی نہ کوئی سوال کرتے اور وہ جبراً مسکراتے ہوئے جواب دیتا۔

''ارے ثقلین۔۔۔۔بچی کو تو بلاؤ ذرا۔شاہ زل کی تو ماں زندہ نہیں ہے لہذا یہ انگوٹھی پہنانے کی رسم میری دونوں بہوئیں ہی کر دیں گی''لڑکے کے باپ نے کہا تو ثقلین صاحب مسکرائے

''جی جی بلکل۔۔۔۔جائے ثمرین صاحبہ ذرا شانزے بیٹیا کو بلا لائے''انہوں نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنی بیوی کو مخاطب کیا تو وہ سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی جب کہ شاہ زل کے کان شانزے کے نام پر کھڑے ہوئے تھے

"نہیں نہیں۔۔۔۔یہ وہ شانزے تھوڑی ہو سکتی ہے۔میں بھی نا پتہ نہیں کیا کیا سوچ رہا ہوں" شاہ زل نے دل ہی دل میں خود کو سرزنش کی۔

دوسری طرف شانزے کی والدہ اسے لے کر آ رہی تھیں۔

"اب دیکھنا کیسا ڈرامہ رچاتی ہوں۔الٹے قدموں بھاگے گا یہ" شانزے دل ہی دل میں ارادہ کرتی کمرے میں داخل ہوئی۔

"آگئی شانزے۔۔۔۔۔" ثقلین صاحب نے سب کی توجہ اسکی جانب مبذول کرائی۔وہ سب کو باری باری سلام کر کے بیٹھنے لگی جب کہ شاہ زل آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔۔۔۔۔یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟۔۔۔۔۔۔اب کیا ہر لڑکی مجھے شانزے جیسی نظر آئے گی؟،مجھے پھر سے سائی یکارٹرسٹ کو دیکھنا ہو گا" شاہ زل نے دل ہی دل

میں کہتے ہوئے سر جھکایا۔ لیکن اگلے ہی لمحے اسکے کانوں میں شاہ ویز کی سرگوشی نما حیران کن آواز گونجی

"ابے۔۔۔۔۔یہ تو وہی پاگل لڑکی ہے۔جو تیرے پرانے ہسپتال میں کولیگ تھی" شاہ ویز کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تو اسے پتہ چلا کہ جسے وہ نظروں کا دھوکہ سمجھ رہا تھا وہ دھوکہ نہیں حقیقت بنی اسکے سامنے بیٹھی تھی۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔شاہ زل تو انکار کر دے۔تو اس پاگل لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا" شاہ ویز نے پھر سے کہا تو شاہ میر نے بھی حیرت سے اسے دیکھا۔تینوں بھائی ایک ہی صوفے پر بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمیز سے بات کر بھابھی ہے تیری" شاہ زل نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو دونوں نے ہی اسے حیرت سے دیکھا

"مطلب۔۔۔۔۔مطلب تُو۔۔۔۔اس لڑکی سے سچ میں شادی کرنے کو تیار ہے؟" شاہ ویز نے پوچھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری طرف شانزے نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تو شاک رہ گ ئی

''ارے یہ تو۔۔۔۔۔۔۔۔''اس نے دل میں سوچا اور جلدی سے سر جھکا یا۔شاہ زل اسی کو دیکھ رہا تھا

''افف۔۔۔۔یہ میں کیا سوچ رہی تھیں کہ لڑکے کے سامنے اوٹ پٹانگ حرکتیں کرو نگی۔ویسے اگر میں لڑکے کو دیکھے بغیر ہی انکار کر دیتی تو۔۔۔۔۔''شانزے کو سوچ سوچ کر ہنسی آرہی تھی

''ہی ہی ہی ہی۔۔۔۔۔۔۔''شانزے نے ہنسی روکنے کی زحمت نہیں کی۔سب نے حیرت سے اس کو دیکھا۔اس نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکی

''سوری۔۔۔۔۔۔''اس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''میں یہ سوچ رہا تھا ثقلین ہم شادی کی تاریخ بھی آج ہی طے کر لیتے ہیں کیونکہ۔۔۔۔۔۔''

''ہی ہی ہی ہی۔۔۔۔۔۔۔''ایک بار پھر سے شانزے کی ہنسی چھوٹی تھی۔سب

نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

"مم۔۔۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔" وہ جلدی سے وہاں سے بھاگی

"میری بچی تھوڑی شرارتی ہے" شانزے کی امی نے وضاحت دی۔تو سب مسکرائے

"میں اب بھی کہہ رہا ہوں شاہ زل۔۔۔۔۔۔انکار کر دے ورنہ بہت پچھتائے گا" شاہ ویز نے ایک بار پھر سے اسے ٹھوکا دیا

"نہیں کر رہا۔۔۔۔۔۔" اس نے دانت نکال کر ڈھٹائی سے کہا تو شاہ ویز کو بہت دکھ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اور اب تم اسے پاگل مت بولنا سمجھے۔۔۔۔۔بھابھی ہے تیری" شاہ زل نے اسے وارن کیا تو اسے سب سمجھنے میں دیر نہ لگی

"اچھا بیٹا!۔۔۔۔۔۔۔تو ہم تجھے ایویں شریف سمجھتے تھے۔تُو تو ہم سے بھی چار ہاتھ آگے نکلا" شاہ ویز نے شرارتی مسکراہٹ سے کہا تو وہ بھی ہنسا

''تجھ سے تو گھر جا کے نمٹتے ہیں۔۔۔۔۔''شاہ ویز نے اسے دھمکایا مگر وہ ہں ستا رہا۔

''مجھے بھی کچھ بتاؤ گے کہ کیا باتیں کر رہے ہو تم دونوں۔۔۔۔۔''شاہ میر نے پوچھا

''گھر جا کے بتاؤں گا۔۔۔۔''تھوڑی دیر بعد ان دونوں کی منگنی کے ساتھ تاریخ بھی طے ہو گئی تھی۔شاہ زل بہت خوش تھا۔گاڑی میں آتے تک شاہ ویز ایک ہزار ایک مرتبہ اسے دھمکا چکا تھا۔لیکن اب تو اسے بھی سمجھ آ گیا تھا اسکا خاموش طبع شریف بھائی،اس پٹاخہ لڑکی کو بہت پہلے سے پسند کرتا ہے۔

گھر واپس جاتے ہوئے امانت صاحب اس پر نہال ہوئے جا رہے تھے۔شاہ زل مسکرا رہا تھا۔اسکے موبائل پر ابھی ابھی ہی شانزے کا میسج آیا تھا۔

''میرا بیٹا بچپن سے ہی بہت فرمانبردار ہے، جس لڑکی سے میں نے کہا اس نے نام پتہ جانے بغیر ہی اس کے لئے ہاں کہہ دی۔۔۔۔''وہ اسکی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے۔شاہ ویز نے شاہ زل کو دیکھا اور دونوں ہی ہنس دیئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں ہنس رہے ہو تم دونوں؟" امانت صاحب نے حیرت سے پوچھا

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔۔۔۔" شاہ ویز نے کہا۔اب وہ کیا بتاتا جتنا وہ شاہ زل کو شریف سمجھ رہے تھے وہ اتنا تھا نہیں۔۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔۔۔ گھنّا میسنا۔۔۔۔

---------*----------*----------

چار سال بعد

"اسلام و علیکم ناظرین! میں ہوں آپکا ہوسٹ شاہ زین اور یہ ہیں شاہ زیب۔اور آپ دیکھ رہے ہیں "دی ٹوئی نز ٹاک"۔آج ہمارے ساتھ موجود ہیں قومی ٹیم کے ن ئے بیٹسمین شاہ رخ خان۔انہوں نے حال ہی میں پاکستان کو آسٹریلیا کے خلاف جیتنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔" اسٹوڈیو کی چمچماتی ہوئی لائی ٹز میں شاہ زین کیمرے کے سامنے دیکھتا ہوا بول رہا تھا۔

"آئے!۔۔۔۔ہم ان سے کچھ کھٹے میٹھے سے سوالات کرتے ہیں۔" شاہ زیب

نے مسکراتے ہوئے کرسی شاہ رخ کی جانب موڑی جو کافی دیر سے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ شاہ زیب اور شاہ زین ٹیبل کی ایک جانب ایک دوسرے کے برابر میں بیٹھے تھے۔ جب کی ٹیبل کی دوسری جانب موجود تھے شاہ رخ خان۔۔۔۔

"اچھا تو شاہ رخ صاحب۔۔۔۔ آپ نے دو میچ میں لگاتار سینچری اسکور کری اور ساتھ ہی دونوں میچوں میں چار چار وکٹیں بھی لی۔ تو یہ بتائیں آپ کے گھر والوں کا اس پر کیا رسپانس تھا" شاہ زین نے کافی سنجیدگی سے پوچھنے کی کوشش کی لیکن اسکا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا

www.novelsclubb.com

"جی میری گھر میں کوئی عزت ہی نہیں ہے" شاہ رخ نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاہ زیب نے ٹیبل کے نیچے سے اسکے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں مارا

"مم۔۔۔۔ میرا مطلب کہ بہت اچھا رسپانس ملا مجھے گھر والوں کی طرف سے" شاہ رخ نے جلدی سے کہا

دوسری طرف تمام گھر والے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

"چاچو۔۔۔۔۔۔چاچو۔۔۔۔۔" ڈیڑھ سالہ شفا نے ٹی وی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ہاں گڑیا یہ چاچو ہیں" شاہ زل نے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھائے ہوئے پیار سے کہا

"کچھ اپنے بارے میں بھی بتائے کہ آپ کہ گھر میں کتنے افراد ہیں۔آپ کا نمبر کونسا ہے وغیرہ وغیرہ" شاہ زین نے پھر سے پوچھا

"میری پانچ بڑی بہنیں ہیں اور انہوں نے میرا بہت خیال۔۔۔۔۔۔۔" شاہ زین نے بھی پھر سے اسکے پاؤں پر مارا

"میرے پانچ بھائی ہیں۔۔۔۔۔" اس نے پھر سے دانت نکالے۔

"اب ہم چلتے ہیں چھوٹے سے وقفے کی جانب،۔۔۔۔ہمارے ساتھ ہی رہیئے گا" شاہ زیب نے جلدی سے وقفہ لیا۔کیمرہ آف ہوتے ہی تینوں نے وہ قہقہ لگایا کہ پروڈیوسر بے چارا بھاگا بھاگا وہاں پہنچا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''حد ہو گئی۔۔۔۔آپ تینوں کی شکلوں سے واضع لگ رہا تھا کہ آپ لوگ ہنس رہے ہیں''

''تو کیا کریں؟۔۔۔۔جس کو کبھی ہم نے گھر میں بھی عزت نہیں دی آج اسکا انٹرویو لینا پڑ رہا ہے''دونوں جڑواں شیطانوں نے ہنستے ہوئے کہا

''بس اللہ جسکو عزت دے''شاہ رخ نے بھی ہنستے ہوئے کہا

دوسری طرف باقی سب بھی گھر میں بیٹھے ہنس رہے تھے۔

''دیکھو ذرا اس مشہور کرکٹر کی اسکے گھر میں کوئی عزت ہی نہیں ہے''شاہ میر نے ہنستے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

''کل کلاس کی لڑکیاں مجھ سے کہہ رہی تھیں کہ صفا!۔۔۔۔۔بیٹ سمین شاہ رخ تمہارا کزن ہے نا!۔۔۔۔پلیز مجھے اسکا نمبر دے دو''صفا نے اپنی کلاس فیلو کی نقل اتاریں۔

''شفا گڑیا۔۔۔۔۔میرے پاس تو آؤ''شاہ ویز نے شفا کو شاہ زل کی گود میں دیکھتے

ہوئے کہا

''خبر دار۔۔۔۔۔چوبیس گھنٹے یہ تمہارے ساتھ ہی رہتی ہے۔ابھی مجھے کھیلنے دو اس سے''شاہ زل نے اسے گھورا

''اچھا۔۔۔۔۔۔''شاہ ویز نے اچھا کو لمبا کھینچا''شفا!۔۔۔۔آپ کس کی بیٹی ہو؟''

شاہ ویز نے چہرے پر معصومیت سموتے ہوئے اس سے پوچھا

''چھوتے بابا کی۔۔۔۔۔۔''شفا نے توتلاتے ہوئے کہا اور شاہ زل کی گود سے اتر کر اسکے پاس گ ئی۔شاہ ویز نے جلدی سے اسے گود میں اٹھایا

''میری بچی۔۔۔۔۔''شاہ ویز نے اسکے دونوں گال چومے

''ایک تو اس گھر میں کوئی بھی مجھے میری بچی کے ساتھ کھیلنے ہی نہیں دیتا''شاہ زل منہ بسور کر بیٹھ گیا شاہ ویز نے اسے منہ چڑایا اسے دیکھ کر شفا نے بھی اپنے باپ کو منہ چڑایا

''تم بگاڑ دینا بچی کو۔۔۔۔۔۔''کچن سے نکلتی روحا نے شاہ ویز کو اسکی اس حرکت پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈانٹا۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا شاہ میر کہیں سے نمودار ہوا

''شفا!۔۔۔۔۔دیکھو بڑے بابا آپکے لئے کیا لائے ہیں''شاہ میر نے شفا کو چاکلیٹ دکھاتے ہوئے کہا تو وہ شاہ ویز کی گود سے اتری اور گھوڑے کی چال چلتی جلدی سے شاہ میر کے قدموں میں پہنچی اس نے اسے گود میں اٹھالیا

''یہ کیا بات ہوئی وہ ابھی میرے پاس تھی نا''اب شاہ ویز منہ بسورے بیٹھ گیا تھا

''ہر وقت تو تمہارے پاس ہی ہوتی ہے، تھوڑی دیر مجھے کھیلنے دو اس سے''شاہ میر نے اسے آنکھیں دکھائی

''ایک تو تم لوگ شفا کے لئے ایسے لڑتے ہو جیسے وہ بچی نہیں کھلونا ہو''روحا نے تینوں کو کہا

''ارے یہ تو چھوٹی سی گڑیا ہے۔ہے نا شفا''شاہ میر نے اسے پیار کرتے ہوئے اس سے پوچھا تو اس نے جلدی جلدی سر ہلایا۔

''میری بیٹی کے ساتھ کوئی مجھے کھیلنے ہی نہیں دیتا''شاہ زل ابھی تک غم زدہ سا بیٹھا

تھا۔شاہ میر شفا کو اپنی گود میں ہی لے کر بیٹھ گیا

یہ اس گھر کی روز کی کہانی ہے۔شاہ ویز اور شاہ میر دونوں کو اللہ نے بیٹوں سے نوازا تھا۔صرف شاہ زل ہی تھا جس کو اللہ نے ایک بیٹے کے بعد بیٹی دی تھی۔لہذا اب وہ پورے گھر کی ہی لاڈلی تھی۔ایک تو وہ گول مٹول سی تھی اوپر سے بولنے کے معاملے میں وہ اپنی ماں پر چلی گ ئی تھی۔جب وہ اپنی توتلی زبان میں پٹر پٹر بولنا شروع ہوتی تھی تو سب کو سننے میں بہت مزہ آتا تھا۔کبھی کبھی شاہ زل کو لگتا تھا کہ وہ اسکی نہیں بلکہ شاہ ویز یا پھر شاہ میر کی بیٹی ہے کیونکہ وہ دونوں اسے چھوڑتے ہی نہیں تھے۔اور صرف وہ دونوں ہی نہیں انکی بیویوں کا بھی یہی حال تھا۔اور جب شفا کی جان ان سے چھوٹتی تو پھر شاہ زین، شاہ زیب، صفا مروٰی یا پھر امانت اور نزاکت صاحب اسے لے جاتے بے چارے شاہ زل کو تو وہ رات کے وقت ہی ملتی تھی جب وہ سو رہی ہوتی تھی۔اور گھر کے باقی بچے کچھ بول کر تو دکھا دیں شفا کو!۔۔۔۔۔

-------*----------*----------

''یار مروٰی۔۔۔۔۔۔بال توصیح سے تھروکرو''نیٹ کی دوسری جانب کھڑی صفا چیخی۔وہ دونوں اس وقت لان میں ٹینس کھیل رہی تھیں۔

''میں کوشش کرتو رہی ہو۔اب اور کیا کروں؟''مروٰی نے جھنجھلا کر کہا۔

''اف۔۔۔۔۔۔تمہارے ساتھ کھیلنا مطلب اپنا وقت ضائع کرنا ہے''صفا نے غصے سے کہا

''کیا ہو گیا؟۔۔۔۔۔کیوں لڑ رہی ہو اس سے؟''شاہ زین نے لان میں داخل ہوتے پوچھا

''اسکو کھیلنا ہی نہیں آتا''صفا نے منہ بسورتے ہوئے کہا

''لاؤ مروٰی!۔۔۔۔۔یہ ریکٹ مجھے دو۔میں سکھاتا ہوں تمہیں کہ کیسے کھیلنا ہے'' شاہ زین نے مروٰی سے ریکٹ لے لیا۔اسکے بعد مروٰی پندرہ منٹ تک کھڑی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہی۔ لیکن شاہ زین اور صفا خود ہی کھیلتے رہے اور اسے پوچھا بھی نہیں۔۔۔۔۔وہ تھوڑی دیر اور کھڑی رہی لیکن وہ دونوں کھیلنے میں ہی مگن رہے تو منہ بناتے ہوئے لان میں رکھی ٹیبل پر جا بیٹھی۔ان دونوں نے پھر بھی توجہ نہیں دی۔

''کیا ہوا مروٰی؟۔۔۔۔تم اکیلے کیوں بیٹھی ہو؟''شاہ زیب نے پوچھا

''کیونکہ ان دونوں نے مجھے بھگا دیا''مروٰی نے کہا

''چھوڑو ان دونوں کی خاطر اپنا دل چھوٹا نہ کرو۔۔۔۔میں تمہیں آئی سکریم کھلاتا ہوں۔آؤ میرے ساتھ۔۔۔''شاہ زیب نے کہا

''لیکن۔۔۔۔۔''

''لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔۔تم چل رہی ہو میرے ساتھ''شاہ زیب نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔تو اسے ناچار اٹھنا پڑا

''اوئے!۔۔۔۔یہ دونوں کہاں گئے؟''شاہ زین نے شاہ زیب کی گاڑی کی آواز سنی تو مڑ کر دیکھا۔پھر اسے مروٰی کے ساتھ باہر جاتے دیکھ کر حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

''مجھے کیا پتہ کہاں گ ئے؟''صفا نے کندھے اچکائے

''چلو چل کر انکا پیچھا کرتے ہیں۔۔۔۔''وہ ریکٹ پھینکتا اپنی گاڑی کے پاس بھاگا تو صفا بھی اسکے پیچھے پیچھے چلی گ ئی۔

------*----------*----------

یہ منظر ہے کراچی کے سمندر کا، جو بحیرہ عرب سے جاملتا ہے۔اس وقت وہ دونوں سمندر کے سامنے کھڑے تھے۔یہاں پر صرف دو چیزوں کی آوازیں بخوبی سنائی دیتی ہیں۔ایک لہروں کی اور دوسری سمندری ہواوں کی۔پورے شہر میں بھلے سے ہوائی یں چلے یا نہ چلے لیکن یہاں پر آپکو پوری رفتار سے ہوائی یں چلتی ملیں گی۔ اور اگر تھوڑی دیر کو ہوائی یں رکتی ہیں تو لہروں کی آوازیں سحر ساطاری کر دیتی ہیں۔یہاں پر آپ کو ہر دو قدم پر ایک ایسا بندہ ضرور ملے گا جس کے پاس ایک اونٹ یا گھوڑا ہو گا۔اور وہ اس پر آپ کو سواری کرنے کی آفر کرے گا۔جی

نہیں!۔۔۔۔۔۔یہ سواری مفت کی نہیں ہے بلکہ آپ کو اسکے پیسے دینے ہوتے ہیں۔سمندر کی آتی جاتی لہروں کے سامنے گھڑ سواری کرنے کا مزہ ہی الگ ہے۔ اسکے علاوہ جیپ نما گاڑیاں بھی ہماوقت یہاں دستیاب ہوتیں ہیں۔جنہیں مختلف لائی ٹوں سے سجایا جاتا ہے۔کچھ منچلیں اسکی بھی سواری کرتے ہیں اور سمندر کا ایک چکر ضرور لگاتے ہیں۔

"کیسا لگ رہا ہے سمندر؟"شاہ زیب نے مروٰی سے تقریباً چیختے ہوئے پوچھا کیونکہ سمندر پر اگر آپ نارمل آواز میں بات کریں گے تو اگلا بندہ بمشکل ہی سن پائے گا لہذا آپ کو چیخنا ہی پڑتا ہے۔

"بہت اچھا۔۔۔۔لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے آئی سکریم کھلانے لا رہے ہو؟" مروٰی نے پوچھا سمندر کی لہریں اسکے پاؤں بھگو دیتی تھیں۔کبھی کبھی کوئی بڑی لہر آتی تو اسکے پیر گھٹنوں تک بھیگ جاتے۔اور جب وہی لہر واپس پلٹ کر جاتی تو ایسا لگتا جیسے آپ پیچھے کی طرف جا رہے ہو حالانکہ آپ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہلتے۔لیکن جاتی ہوئی لہریں آپکو پیچھے کیطرف دھکیلتا ہوا محسوس کراتی ہیں۔

"ہاں!۔۔۔آئی سکریم بھی کھلاؤں گا لیکن پہلے میرا دل کیا سمندر پر آنے کو تو تمہیں بھی ساتھ لے آیا" شاہ زیب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر ان دونوں کا یہاں کیا کام ہے" ان دونوں کو دور سے دیکھتے شاہ زین نے صفا سے پوچھا۔وہ لوگ سمندر کے پاس گاڑی روکے کھڑے تھے۔جہاں سے وہ دونوں ان کو دیکھ سکتے تھے پر وہ لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے تھے۔

"تمہارا چھچھورا بھائی میری معصوم بہن پر لائن مار رہا ہے" صفا نے اسے بتایا

"تمیز سے۔۔۔۔میرا بھائی کوئی چھچھورا نہیں ہے۔اور نہ ہی وہ تمہاری بہن کو گن پوائنٹ پر لایا ہے" شاہ زین سے برداشت نہیں ہوا اپنے بھائی کے لئے ایسا لقب۔

"او۔۔۔ہیلو!۔۔۔کسی لڑکی کو سمندر پر لانا چھچھورپن ہی ہوتا ہے مسٹر۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''تم۔۔۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔''شاہ زین اسے کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسکی نظر شاہ زیب اور مروٰی پر پڑی۔

''اب یہ دونوں کہاں جا رہے ہیں؟''ان دونوں کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر صفا نے پوچھا

''چلو پیچھا کرتے ہیں۔۔۔۔''شاہ زین نے گاڑی اسٹارٹ کر کے انکا پیچھا کرنا شروع کر دیا

-------*----------*-------

---

www.novelsclubb.com

''تم۔۔۔۔۔۔تم سے ایک کام وقت پر نہیں ہوتا۔چوبیس گھنٹے صرف گھر کے ملازموں پر چلاتی رہتی ہو''شاہ ویز روحا پر چیختے ہوئے بولا

''اب کونسا کام نہیں کیا میں نے تمہارا؟''

''کل سے کہا ہوا ہے تمہیں کہ میری شرٹ پریس کر کے رکھ دینا لیکن مجال ہے جو

تمہارے کان پر جوؤں بھی رینگی ہو۔اب میں کورٹ کیسے جاوں گا؟"شاہ ویز غصے سے بولتا لاؤنج میں داخل ہوا۔

"جوؤں کیسے رینگے گی؟میں روزانہ سر دھوتی ہوں اور تم تو ایسے بھرم دکھا رہے ہو جیسے میں تمہاری ملازمہ لگتی ہوں؟خود کر لیتے نا!۔۔"روحا نے دوبدو جواب دیا

"اگر یہ سب کام مجھے ہی کرنے ہیں تو تم کس لئے ہو اس گھر میں۔؟"

"میں اس گھر میں تمہارے کام کرنے کے لئے نہیں آئی ہوں۔مجھے ویسے بھی ابھی شاہ ذر(روحا کا بیٹا)کو نہلانا ہے۔ہاں اگر تم وہ کام کر دو تو پھر میں شرٹ استری کر دوں گی تمہاری۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں کیوں نہلاوں اسے تمہارا کام ہے یہ"

"سارے کام میرے ہی ہیں اور تم کس لئے ہو مفت میں بستر توڑنے کے لئے؟"

"یہ میرا گھر ہے۔اور اگر یہاں رہنا ہے تو میری مرضی پر چلنا ہو گا"

"مرضی پر تو میں اپنے بابا کی بھی نہیں چلی۔اور زیادہ اپنے گھر کا رعب نہ جھاڑو۔ پانچ سو لوگوں کی گواہی میں اس گھر میں لے کر آئے تھے تم۔اب یہ میرا گھر ہے اور اگر زیادہ میرے اوپر رعب جھاڑا ناں تو میں تمہیں گھر سے نکال دوں گی" شاہ ویز تو بھونچکا رہ گیا

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا تم؟ جا کر خود استری کرو اپنی شرٹ"

"جا ہی رہا ہوں میں، کوئی شوق نہیں ہے مجھے تم جیسی پھوہڑ سے کام کروانے کا"

"ہاں تو جاؤ ں نا"

"ہاں تو جا رہا ہوں نا"

"کھڑے کیوں ہو؟ جاؤ نا"

""""جا ہی رہا ہوں"

"جاؤ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

''جارہا ہوں''شاہ ویز پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

''اف۔۔۔۔۔اب اسکے بچوں کو بھی تیار کروں میں''روحا بھی پاؤں پٹختے وہاں سے چلی گ ئی۔لاؤنج میں بیٹھے،وہاں سے گزرتے اور ناشتہ کرتے گھر کے باقی افراد نے ان دونوں کو صرف ایک نظر ہی دیکھا۔اب ان لوگوں نے روحا اور شاہ ویز کے جھگڑوں پر سر پیٹنا بھی چھوڑ دیا تھا کیونکہ یہ ان دونوں کا روز کا معمول تھا۔ چھوٹی سی بات پر بحث شروع کرتے تھے جو جھگڑے کی صورت اختیار کر جاتی اور آخر میں دونوں''جاؤ نا،جاؤ نا''کر کے واک آؤٹ کر جاتے۔

اب تو گھر کے لوگوں کا عادت ہو گ ئی تھی اور انہوں نے مان لیا تھا کہ

''ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتی اور اگر سما جائے تو پھر یہی ہوتا ہے''

اس وقت امانت صاحب کے گھر میں تینوں اقسام کی بہوئیں تھیں۔ایک لڑاکا، دوسری پٹاخہ اور تیسری بے چاری معصوم سے آپا۔۔۔

------*----------*----------

''یہ آنٹی مجھے اتنا گھور گھور کر کیوں دیکھ رہی ہیں؟''آئی سکریم پارلر کی ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے صفا نے شاہ زین سے پوچھا

''انہوں نے خلائی مخلوق پہلی بار دیکھی ہو گی نا!''شاہ زین نے مزے سے کہا۔وہ دونوں شاہ زیب اور مروٰی کا پیچھا کرتے اس آئی سکریم پارلر میں آئے تھے۔شاہ زیب اور مروٰی ان سے دور ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے۔

''شٹ اپ۔۔۔۔۔''صفا نے کھینچ کر اسکے بازو پر کلچ مارا۔

''صحیح طرح بتاؤ۔۔۔۔میرا میک اپ اوور تو نہیں لگ رہا؟''

''نہیں یار!۔۔۔۔اور ویسے بھی تمہیں میک اپ کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے''شاہ زین نے کہا تو وہ حیران ہوئی

''سچ میں شاہ زین؟۔۔۔۔''اس نے خوشی سے پوچھا

''ہاں نا!۔۔۔۔تمہیں میک اپ کی نہیں پلاسٹک سرجری کی ضرورت ہے''شاہ

زین نے کہتے ساتھ ہی قہقہ لگایا

"یو ایڈیٹ۔۔۔۔۔" صفا غرائی۔

"خیر میں کیوں تمہاری بکواس پر کڑھوں؟۔۔۔۔" صفا نے بے نیازی سے کہتے ہوئے موبائل نکالا اور سیلفی لینے لگی۔

"ویسے اگر میں یہ تصویریں ناساوالوں کو دے دوں نا تو وہ ہم پر کیس کر دے گے کہ ہم نے اپنے گھر میں غیر قانونی طور پر ایک خلائی مخلوق چھپا کر رکھی ہوئی ہے" شاہ زین نے پھر سے اسے چڑایا تو اس نے بس اسے گھورنے پر ہی اکتفا کیا۔

دوسری طرف شاہ زیب نے مروٰی سے کہنا شروع کیا۔

"اگر میں تم سے کچھ کہوں تو برا تو نہیں مانو گی؟" شاہ زیب نے پوچھا

"بلکل نہیں۔۔۔۔ تم کہو۔۔۔" مروٰی نے مسکراتے ہوئے کہا

"تم بہت اچھی لڑکی ہو مروٰی۔۔۔۔۔۔ اور میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں"

"مم۔۔۔۔ مطلب۔۔۔" مروٰی گڑبڑائی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''مطلب یہ کہ۔۔۔۔۔میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں''شاہ زیب نے بولا تو مرؤی کی سانسیں اٹک گ ئی۔

''ایک منٹ خاموش۔۔۔۔۔۔دیکھو شاہ زیب اس سے کچھ کہہ رہا ہے۔''شاہ زین نے صفا کو خاموش کروا کر شاہ زیب کی طرف اشارہ کیا

''کہہ نہیں رہا بلکہ وہ اپنے جیب سے کچھ نکال رہا ہے''صفا نے کہا

''ہاں۔۔۔۔۔لیکن کیا نکال رہا ہے؟''

''اوہ۔۔۔۔۔۔یہ تو جیولری کیس لگتا ہے''صفا نے شاک لگنے جیسے انداز میں کہا

''اور۔۔۔۔۔اور وہ۔۔۔۔۔۔ایک انگوٹھی ہے''شاہ زین بھی سخت حیرت زدہ لہجے میں کہہ رہا تھا

''شاہ زین!۔۔۔۔۔۔''صفا زور سے چیخی

''آں۔۔۔۔۔۔مجھ پر کیوں چیخ رہی ہو؟''شاہ زین نے کان پر ہاتھ رکھے

''کیونکہ تمہارا لُچھا، لفنگا، لوفر اور کمینہ بھائی میری معصوم بہن پر ڈورے ڈال رہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے"صفا پھر سے چلائی

"بس کرو۔۔۔۔۔۔میرا بھائی ایسے ہی ڈورے نہیں ڈال رہا۔وہ دیکھو۔۔۔۔۔تمہاری بہن کو عزت کے ساتھ پرپوز کر رہا ہے اور تمہاری بہن بھی بہت بڑی میسنی ہے دیکھ لو پہن بھی لی اس نے انگوٹھی۔۔۔۔"شاہ زین غصے سے بولتا کھڑا ہو گیا۔

"میری بہن کا ذکر عزت سے کرنا اور تمہارے ہی بے غیرت بھائی نے اسے بھڑکایا ہو گا۔"صفا بھی اسکے روبرو کھڑی ہو گئی۔آس پاس کے لوگ گردنیں موڑ موڑ کر ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

"یہ۔۔۔وہاں کیا ہو رہا ہے"مروٰی نے اچانک سے کہا تو شاہ زیب نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔

"یہ۔۔۔۔۔یہ دونوں۔۔۔۔یہاں کیا کر رہے ہیں۔"شاہ زیب نے حیرت سے کہا پھر اگلے ہی لمحے مروٰی کا ہاتھ پکڑا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''مروٰی بھاگو۔۔۔۔۔۔''شاہ زیب نے کہاتواس نے جلدی جلدی اپناسامان اٹھایا اور دونوں وہاں سے رفو چکر ہو گ ئے۔جب کہ باقی دونوں ابھی تک لڑ ہی رہے تھے۔

''میرے بھائی کو بے غیرت مت بولو سمجھی!''شاہ زین نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا

''تواور کیا کہوں۔۔۔۔ایسے کسی لڑکی کے ساتھ ڈیٹ مارنا کہاں کی شرافت ہے؟''

''وہ اکیلا نہیں ہے تمہاری بہن بھی ہے اسکے ساتھ۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔اور۔۔۔۔ارے وہ دونوں کہاں گ ئے؟''شاہ زین بولتے بولتے چونکا

''بھاگ گ ئے۔۔۔۔۔''آئی سکریم پارلر میں بیٹھے تمام افراد نے ہم آواز ہو کر کہا۔

''چلوانکے پیچھے۔۔۔۔۔''صفا نے کہااور دونوں باہر کی جانب بھاگے۔

گھر پہنچ کر دونوں نے اپنے اپنے ہم شکلوں کو ڈھونڈا اور سب سے پہلے انکی خوب کلاس لی۔ وہ دونوں شکل سے معصوم لگنے والے گھنے، میسنے، سر جھکائے مسکرا مسکرا کر انکی صلوتیں سن رہے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد شاہ زین نے شاہ زیب کو اٹھا کر ٹھنڈے پانی کے پول میں پھنک دیا اور صفا نے مروٰی پر تکیوں کی بوچھاڑ کر دی

--------*----------*----------

تیرے سنگ یاراں

خوش رنگ بہاراں

تورات دیوانی

میں زرد ستارہ

صفا کچن میں کھڑی سب کے لئے چائے بنا رہی تھی۔ اس وقت گھر کے تمام افراد لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ شاہ زیب اور مروٰی کی بات طے ہو رہے تھی۔ لہذا چائے

www.novelsclubb.com

بنانے کا کام صفا کے سر پر تھا۔اور کام کرنے کے ساتھ ساتھ زور و شور سے گا بھی رہی تھی

"یا اللہ!۔۔۔۔۔لہو لہان ہو گئے میرے کان۔۔۔۔۔۔لیکن اس بے سری کو زرا رحم نہ آیا مجھ پر، لہو ٹپک ٹپک کر نیچے گر رہا ہے میرے دونوں کانوں سے" وہاں سے گزرتے شاہ زین نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے دہائی دی۔

"اچھا ہو گا نا تم بہرے ہو جاؤ گے" صفا نے جل کر کہا

"ارے صفا!۔۔۔۔۔۔تمہیں ایک بتانا تو بھول ہی گیا۔میں نے ابھی ابھی تمہاری ہمشکل دیکھی۔" شاہ زین نے سلیب پر چڑھ کر بیٹھتے ہوئے کہا

"یقیناً تم مروٰی کی بات کر رہے ہو گے" صفا نے پوچھا

"نہیں نہیں۔۔۔۔۔اس کے علاوہ ایک اور ہمشکل دیکھی تمہاری۔۔۔۔۔بس اسکی آنکھیں کالی تھیں۔ سیم ٹو سیم تمہارے جیسی تھی۔مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کوئی اور ہے۔" شاہ زین نے اپنی آواز کو پر جوش بناتے ہوئے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا سچ میں ؟۔۔۔۔مجھے بھی دکھاؤ۔۔۔۔۔"صفا نے تجسس سے کہا

"وہ دیکھو۔۔۔۔وہ رہی سامنے دیوار پر"شاہ زین نے انگلی سے اشارہ کیا تو صفا نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہاں دیوار پر ایک چھپکلی بیٹھی تھی۔

"تم۔۔۔۔۔۔تم نے مجھے چھپکلی سے ملایا۔ تمہیں تو میں۔۔۔۔"صفا نے اسے مارنے کو بیلن اٹھایا لیکن وہ بھاگ نکلا۔صفا بھی اسکے پیچھے پیچھے بھاگی۔راستے میں شاہ زین کو شفا کھیلتی دکھی تو اس نے رک کر اسے گود میں اٹھایا اور اپنے کندھوں پر بیٹھا کر پھر سے دوڑ لگا دی۔

"ارے۔۔۔۔ارے یہ کیا ہو رہا ہے؟"نزاکت نے ان دونوں کو آگے پیچھے دوڑتے دیکھ کر پوچھا

"بابا!۔۔۔۔دیکھیں اس بد تمیز نے مجھے چھپکلی سے ملایا ہے"صفا نے شکایت کی

"شاہ زین؟۔۔۔۔۔"امانت صاحب نے غصے سے اسے گھورا

"نہیں ڈیڈ۔۔۔۔۔میں نے اسے چھپکلی سے نہیں ملایا بلکہ چھپکلی کو اس سے ملایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔اور پتہ ہے وہ بھی ابھی ایسے ہی احتجاج کر رہی تھی۔''شاہ زین مزے سے بولا

''تم دونوں کو نظر آرہا ہے نا کہ یہاں کتنی اہم بات چل رہی ہے اور تم دونوں اپنے جھگڑے لے کر بیٹھ جاتے ہو ہر جگہ''شاہ ویز نے ناگواری سے کہا

''واہ۔۔۔۔بول بھی کون رہا ہے ذرا دیکھو تو!۔۔۔۔''شاہ زین نے دوبدو جواب دیا

''بھائی جان۔۔۔۔۔میں ان دونوں کے بچپنے سے بہت تنگ ہوں''نزاکت صاحب نے شکایتی انداز میں امانت صاحب سے کہا

''صفا تو بچی ہے لیکن اس شاہ زین کو تو تھوڑی سا بڑا پن دکھانا چاہیے۔''امانت صاحب نے حسب توقع اپنی بھتیجی کی سائی ڈلی۔

''نہیں بھائی جان۔۔۔۔۔۔۔لڑکیوں میں بھی اتنا بچپنا نہیں ہونا چاہیے۔کل کو اپنے سسرال جا کر کیا کرے گی؟''نزاقت صاحب نے فکر مندی سے پوچھا۔صفا نے تو سسرال کے نام پر ہی برا سا منہ بنالیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''ارے تم اسکے سسرال کی فکر نہ کرو۔۔۔۔''انہوں نے نرمی سے اپنے بھائی کو تسلی دی۔

''میں نے سوچ لیا ہے۔شاہ زیب اور مروٰی کے نکاح کی تاریخ تو طے کر دی ہے۔ لگے ہاتھوں ان دونوں کا بھی نکاح کروا دیتے ہیں۔اچھا ہے!۔۔۔۔۔ساری زندگی بھگتتے رہے ایک دوسرے کو۔۔۔۔۔۔۔''امانت صاحب نے فیصلہ صادر کیا کیا۔۔۔۔۔۔۔؟''وہ دونوں ہی اچھل پڑے۔

''واؤ۔۔۔۔۔۔۔کتنا مزہ آئے گا نا۔۔۔۔۔ایک ہی جیسے دلہا دلہن۔۔۔۔۔۔''

شانزے نے ایکسائی ٹمنٹ سے کہا

''ارے کونسا دلہا؟کیسا دلہا؟۔۔۔۔۔۔ڈیڈ میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔میں اس بل بتوڑی ناسا چوڑی سے ہر گز ہر گز شادی نہیں کروں گا۔۔۔۔''اس نے امانت صاحب کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوئے کہا۔جہاں سب کی ہنسی چھوٹی تھی وہیں صفا کی شکل دیکھنے لائق تھی

www.novelsclubb.com

''تم۔۔۔۔۔۔تم نے اپنی شکل دیکھی ہے۔۔۔ابلیس کے بچھڑے ہوئے بھائی لگتے ہو''صفا چیخی

''دیکھ لے ڈیڈ اسے۔۔۔۔۔۔۔۔اسطرح بات کرتی ہے یہ مجھ سے۔۔۔۔یہ کیا عزت کرے گی میری۔۔۔۔''شاہ زین نے کہا

''ویسے کون سا کوئی اور عزت کر لیتا ہے تمہاری اس گھر میں؟''شاہ ویز نے پوچھا

''تُو رہنے دے۔۔۔۔۔۔تیرا حال سب کے سامنے ہے۔''شاہ زین منہ بناتے ہوئے آہستہ آواز میں بڑبڑایا زور سے بولتا تو یقیناً اسے زندہ نہیں بچنا تھا۔

''بس بہت ہو گیا تمہارا۔۔۔۔تم سب بھائی ایک ہی جیسے ہو۔شروع میں انکار کرتے ہو اور بعد میں اسی کو پسند کرتے ہو جس سے بات طے ہوتی ہے۔''امانت صاحب نے اسے جھڑکا تو سب سے پہلے شاہ ویز نے پہلو بدلہ

''ڈیڈ!۔۔۔۔میرے بارے میں تو ایسا مت کہیے۔میں نے تو آپ کی پسند پر سر جھکا دیا تھا۔''شاہ زل نے شکوہ آمیز لہجے میں کہا۔

"بس بس رہنے دو۔۔۔۔۔اچھے سے پتہ ہے مجھے تمہارے بارے میں بھی سب" انہوں نے بے زاری سے کہتے گردن دوبارہ شاہ زین کی جانب موڑی۔جب کہ شاہ زل کینہ توز نظروں سے شاہ ویز کو دیکھ رہا تھا۔یقیناً یہ اسی خبیث کی غداری کا نتیجہ تھا جو ڈیڈ کو اصل بات معلوم ہو گئی تھی۔شاہ ویز نے اسے خود کو گھورتا دیکھا تو جلدی سے شفا کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"تم۔۔۔۔۔۔آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں تم سے؟تمہارے جیسے نمونے کو صفا کے علاوہ کوئی اور لڑکی مل نہیں سکتی۔اب بھی اگر انکار کرو گے تو یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔۔دوبارہ میرے پاس آکر منتیں بھی کرو گے نا۔تب بھی دوبارہ تمہارا رشتہ صفا سے نہیں جوڑوں گا۔"

"پر ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے رکا۔ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا۔جتنا خوشگوار وقت اسکا صفا کے ساتھ گزرتا ہے کیا کسی اور لڑکی کے ساتھ گزر پائے گا؟ اور ہمیشہ محبت ضروری نہیں ہوتی۔دوستی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

''بولو؟۔۔۔۔۔''امانت صاحب نے پوچھا

''جیسی آپکی مرضی۔۔۔۔۔۔۔''اس نے جلدی سے بولا۔توسب کے چہروں پر مسکراہٹ آئی

''پتہ تھامجھے۔۔۔۔۔''امانت صاحب نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا

''کوئی مجھ سے بھی پوچھ لے''صفانے شدید ناراضگی سے کہاتوسب اسکی جانب متوجہ ہوئے

''دیکھوبیٹا!۔۔۔۔انکارمت کرنا۔کیونکہ تمہاری بچکانہ حرکتیں صرف اسی گھر کے لوگ ہی برداشت کرسکتے ہیں اور شاہ زین ہی ہے جو تمہاری شرارتوں میں تمہارا بھرپور ساتھ دے سکتاہے''صداقت صاحب نے تھوڑاشرارتی انداز میں کہا

''اف۔۔۔۔۔۔لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔''اس ناک چڑاتے ہوئے کہا

''اب تمہاری کیاشرط ہے؟''شاہ زین نے ناگواری سے کہا

''کتنے بے شرم دلہادلہن ہو تم دونوں۔۔۔۔۔اپنی شادی کی بات خود ہی طے

کر رہے ہو؟''روحا نے دونوں پر چوٹ کی۔

''بتاؤ بیٹا!۔۔کیا شرط ہے تمہاری؟''امانت صاحب نے شفقت سے پوچھا

''بڑے بابا۔۔۔۔۔اس سے کہہ دے کہ آج کے بعد مجھے کبھی کسی اوٹ پٹانگ چیزوں سے نہیں ملائے گا۔اور نہ ہی میرا نام بگاڑے گا۔''

''آج کے بعد شاہ زین ایسا ہر گز نہیں کرے گا''امانت صاحب نے اسے یقین دلایا۔باقی سب ان دونوں کی بچکانہ باتوں پر مسکرا رہے تھے۔

''میں بگاڑوں گا۔۔۔۔''شاہ زین نے ڈھٹائی سے کہا

''اس کو میرے ساتھ رہنا ہے تو میں جیسا ہوں ویسا ہی برداشت کرے گی''اس نے رعب جماتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے کہ امانت صاحب اسے ڈانٹتے صفا نے اپنی جوی اتاری اور بولی

''پھر مجھے بھی ایسے ہی برداشت کرو۔۔۔''صفا نے اسکے پیچھے دوڑ لگا دی جب کہ شاہ زین بھاگ نکلا تھا۔پیچھے باقی سب نے زور کا قہقہ لگایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''یہ دونوں خود ہی سدھر جائے گے ساتھ رہتے رہتے''امانت صاحب نے ہنستے ہوئے کہا

''یہاں میری بات ہو رہی تھی شاید''شاہ زیب نے سب کو یاد دلایا

''تمہارا کیا کام ہے یہاں پر؟ چلو جاؤ یہاں سے''صداقت صاحب نے اسے گھورتے ہوئے کہا

''چاچو۔۔۔۔۔''اس نے احتجاج کیا

''کیا چاچو۔۔؟ چلو جاؤ ادھر سے''امانت صاحب نے بھی اسے ڈانٹا تو وہ منہ بناتا وہاں سے چلا گیا

www.novelsclubb.com

''ٹھہرو تم۔۔۔۔۔ابھی بتاتی ہوں تمہیں۔۔۔''صفا نے شاہ زین کے پیچھے لان میں آتے ہوئے کہا

''بس بہت ہو گیا۔۔۔۔۔''شاہ زین چیخا اور رک گیا۔پھر گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر گہرے گہرے سانس لینے لگا

''اتنی دیر سے تمہاری بکواس برداشت کر رہا ہوں۔اب نہیں سنوں گا۔''وہ سیدھا ہوتے ہوئے غصے سے بولا۔صفا ساکت ہو گئی اور حیرت سے اسکا منہ تکنے لگی

''جو جی میں آرہا ہے بولتی ہی جا رہی ہو، کسی کا بھی لحاظ نہیں ہے تمہیں، کوئی تمیز ہے کہ نہیں؟''شاہ زین تقریبا چیختے ہوئے پوچھ رہا تھا

''کیا ہو گیا زین؟۔۔۔کام ڈاؤن۔۔۔''لان میں آتے شاہ زیب نے اسے دیکھا تو اسکے پاس آکر اسے ٹھنڈا کرنے

کی کوشش کی۔

''کیا کام ڈاؤن؟۔۔۔اتنی دیر سے دماغ خراب کر کے رکھا ہوا ہے اس نے''شاہ زین نے غصے سے کہا اور صفا کو دیکھا۔وہ خاموش کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی۔شاہ زین کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس ہوا

''سوری۔۔۔۔''شاہ زین نے جلدی سے معذرت کری

''پھر سے غصہ کرو۔۔۔''صفا نے فرمائشی لہجے میں کہا تو ان دونوں نے آنکھیں

پھاڑ کر اسے دیکھا

"کیا؟۔۔۔۔۔"

"ارے پھر سے غصہ کرو۔مجھے دیکھنا ہے"اس نے جلدی سے کہا

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟"شاہ زین نے غصے سے پوچھا "Aww---

شاہ زین تم غصے میں کتنے۔۔۔۔۔کیوٹ لگتے ہو"صفا نے شرارت سے کہتے ہوئے اسکے دونوں گال کھینچے تو وہ دم بخود رہ گیا جبکہ شاہ زیب نے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا تھا۔

"قسم سے۔۔۔۔پہلی بار کسی کو غصے میں اتنا پیارا لگتے ہوئے دیکھا ہے"صفا نے ہنستے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گ ئی۔شاہ زین ابھی تک ہکا بکا کھڑا تھا۔

"وہ چلی گ ئی ہے"شاہ زیب نے شرارت سے کہتے ہوئے اسکا کندھا ہلایا تو وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر گیا

"او۔۔۔بھائی۔۔۔۔ہوش میں آجا"شاہ زیب نے اسکے گال تھپتھپائے

"شاہ زین۔۔۔۔زین۔۔۔۔اٹھو۔۔"شاہ زیب نے اسے جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔

لیکن شاہ زین صاحب کو اس وقت شاک لگا تھا۔اور اتنی آسانی سے اسے نہیں اٹھنا تھا۔

--------*----------*----------

یہ جو سامنے گھر نظر آرہا ہے نا!۔۔۔۔۔اسکے گراؤنڈ فلور پر امانت صاحب اپنے بیٹے شاہ زل کی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں۔درمیان والے فلو پر شاہ ویز اور شاہ میر اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ رہتے ہیں،چند ماہ قبل صداقت صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔اور سب سے اوپر والے فلور پر نزاکت صاحب،انکی بیٹیاں اور دونوں جڑواں شیطان رہائی ش پزیر ہیں۔

اس کا نام ہے خان ولا،یہاں کل ملا کر۔۔۔۔پتہ نہیں کتنے افراد رہتے ہیں۔

یہ جو کچن میں بہت سارے بچوں کو ایک ساتھ بٹھا کر ناشتہ کروا رہی ہیں

نا۔۔۔۔یہ ہیں ان تمام بچوں کی بڑی امی، سوہا۔نہایت ہی دھیمے مزاج کی ہیں اس ل ئے اس گھر کے تمام بچے اسے بہت پسند کرتے ہیں۔اسکے خود کے دو بیٹے ہیں اور یہ جو استری اسٹینڈ کے پاس کھڑی دھڑا دھڑ دس پندرہ یونیفارم استری کر رہی ہے۔یہ ہے اس گھر کے تمام بچوں کی ماما۔۔۔۔ڈاکٹر شانزے۔ صبح یہ ہسپتال جاتی ہے اور شام تک گھر واپس آنے کے بعد اپنی دونوں جیٹھانیوں کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ کام کے ساتھ ساتھ اسکی زبان بھی فُل اسپیڈ میں چلتی ہے۔یہ دن بھر کی روداد امانت صاحب کو صرف پندرہ منٹ میں سنا دیتی ہے۔امانت صاحب کو اپنی یہ بہو بہت پیاری ہے۔اسکا ایک عدد معصوم سا بیٹا ہے جو بلکل اپنے شریف باپ پر گیا ہے۔اور ایک عدد معصوم سی بیٹی ہے شفا، جو بلکل اپنی اماں پر گ ئی ہے۔چوبیس میں سے بارہ گھنٹے یہ اپنی توتلی زبان میں کچھ نہ کچھ بولتی ہی رہتی ہے۔

اور یہ جو کچن میں سبزیاں کاٹتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔۔۔۔یہ ہے روحا۔اسکے تین بیٹے ہیں۔بیٹی کوئی نہیں ہے۔یوں تو یہ بہت ہی اچھی ہے لیکن جہاں اسکی نظر اپنے

شوہر نامدار پر پڑتی ہے۔اسکا غصہ سوا نیزے پر پہنچ جاتا ہے۔کیونکہ وہ صاحب ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کر جاتے ہیں جو روحا کو تلملانے پر مجبور کر دیتی ہے۔یہ اس گھر کے بچوں کی چھوٹی امی ہے۔

صفا اور مروٰی کی حال ہی میں شادیاں ہوئی ہیں۔

زندگی کوئی انڈین فلم نہیں ہے جہاں انٹرویل سے پہلے یاداشت چلی گئی اور انٹرویل کے بعد واپس بھی آگئی۔یہ حقیقی زندگی ہے۔صفا کی یاداشت آج تک واپس نہ آسکی اور نہ ہی وہ یہ جان پائی کہ اسے کن لوگوں نے اغوا کیا تھا۔زندگی میں ہر بات جاننا ضروری نہیں ہوتا۔صفا کے لئے بھی یہ ضروری نہیں ہے۔اسے امید ہے کہ جب اسے سب یاد آئے گا تو وہ مجرموں کو کیفر کردار تک ضرور پہنچائے گی۔ اور اگر نہ بھی آیا تو اسے پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔وہ اپنی زندگی میں خوش ہے۔

اور یہ ہیں انکی جڑواں بہن مروٰی۔۔۔یہ آج بھی ویسی ہی ہے۔چھوئی موئی جیسی معصوم سی۔ڈرپوک سی من موہنی سی۔

اب آتے ہیں،امانت صاحب کے ولی عہد کی طرف۔۔۔اسکا نام ہے شاہ میر، یہ اس گھر کے بچوں کے بڑے بابا ہیں۔ تمام بچوں کی پیرینٹس ٹیچر میٹنگ بھگتانہ اسکا کام ہے،اگر گھر کا کوئی بچہ بد تمیزی یا شرارت کرتا تو اسکے اماں ابا اسے شاہ میر کے پاس لے آتے اور پھر وہ انکی اچھے سے کلاس لیتا۔سب ہی لڑکے اس سے ڈرتے تھے۔ لیکن ان سب کے بد وجود انہوں نے اپنی بیگم سوہا کو بے وقوف بنانا نہیں چھوڑا ہے۔بس شفا ہی تھی جسے وہ نہیں ڈانٹتا تھا۔

اور دوسرے نمبر پر ہیں شاہ ویز۔۔۔اسے بڑی خواہش تھی کہ اسکی کوئی بیٹی ہوتی لیکن اللہ نے اسے تینوں ہی بیٹے دی ئے تھے۔اور تینوں ہی الحمد اللہ اپنے جڑواں چاچا کے شاگرد تھے۔ لہذا وہ شفا کو ہی اپنی بیٹی سمجھتا تھا۔ صرف وہ ہی نہیں بلکہ آس پڑوس کے جاننے والے بھی اکثر یہی سمجھتے تھے کہ شاید شفا اسکی بیٹی ہے۔ شاہ زل اور اسکا اسی بات پر جھگڑا رہتا ہے۔یہ تمام بچوں کے چھوٹے بابا ہیں۔

اور تیسرے نمبر پر شاہ زل۔۔۔اس نے اپنی محنت اور امانت صاحب کی دعاؤں

سے ہسپتال کھول لیا ہے جسکا نام ہے ''شاہ ہیلتھ کی ئی ر سینٹر'' یہ اور اسکی بیوی اب وہیں جاب کرتے ہیں۔اسے اپنے بھائی یوں سے صرف ایک ہی شکایت ہے۔۔۔۔۔کوئی اس بے چارے کو اسکی بیٹی سے کھیلنے ہی نہیں دیتا۔جب بھی یہ اسے گود میں اٹھاتا ہے کوئی نہ کوئی اسے اٹھا کر لے جاتا ہے۔اور یہ صاحب بیٹھ جاتے ہیں منہ بسور کے۔شفا بھی اس سے زیادہ شاہ ویز کو ہی لفٹ کرواتی ہے۔بلکہ اکثر اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ وہ شاہ ویز کے سینے پر چڑھ کر سو جاتی ہے۔اور پھر روحا ہنستے ہوئے اسے شانزے کو واپس کر کے جاتی ہے۔

پھر آتے ہیں شاہ زین صاحب۔۔۔۔یہ اور انکی بیگم ہیں پرلے درجے کے شیطان،انکی خواہش تھی کہ یہ اپنی برات گھوڑے پر لے کر جائے اور دلہن کو خوبصورت سی بگھی میں رخصت کر کے لائے۔لیکن امانت صاحب نے انہیں سختی سے منع کر دیا تھا۔پر شاہ زین صاحب بھی اپنے نام کے ایک ہی تھے۔برات تو یہ گاڑی پر ہی لے کر گ ئے مگر واپسی پر۔۔۔۔۔۔۔۔یہ اور صفا فوٹو شوٹ کے بہانے

ڈریسنگ روم کے پچھلے دروازے سے باہر نکل گئے۔اور تمام باراتیوں (یعنی اپنے بھائی یوں) کی گاڑیوں کے ٹائی رپنکچر کر کے خاموشی سے ہال میں واپس آگئے۔واپسی پر انکے ایک دوست نے بگھی کا انتظام کر دیا تھا۔اب سلسلہ کچھ یوں تھا کہ دلہا اور دلہن بگھی میں بیٹھے سکون سے گھر کی جانب گامزن تھے جبکہ باراتی اپنی اپنی گاڑیوں کے ٹائی رلگانے میں مصروف تھے۔اس وقت تو امانت صاحب نے کچھ نہ بولا لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھر آکر پہلی فرصت میں ہی ان دونوں کی نہ صرف کلاس لی بلکہ سزا کے طور پر دونوں کو لان میں کھڑا کر دیا۔کبھی دیکھا ہو گا کسی نے کہ۔۔۔۔اپنی شادی کے دن دلہا دلہن سزا میں رات چار بجے تک لان میں ہی کھڑے رہے۔اور مزے سے ہنستے بھی رہے۔وہ تو بھلا ہو نزاکت صاحب کا جنہوں نے اپنے بڑے بھائی کو سمجھا بجھا کر ان دونوں کو اندر بلایا ورنہ انہوں نے تو ان دونوں شیطان کے ابا اماں کو گھر سے ہی نکال دینا تھا۔

شاہ زیب صاحب خاصے معصوم ہو چکے ہیں۔حقیقت میں!۔۔۔۔۔۔۔اب یہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی شرارت نہیں کرتے ہاں البتہ شاہ زین اگر کوئی شرارت کرے تو اسکو بھرپور جواب ضرور دیتے ہیں۔

شاہ رخ صاحب پاکستان قومی ٹیم کے بیسٹ آل راؤنڈر بن چکے ہیں۔لڑکیاں انہیں دیکھتے ہی انکے پیچھے پیچھے بھاگتی ہیں۔اور یہ صاحب ہیں گرلز الیرجیک۔۔۔جہاں کوئی لڑکی دور سے بھی یکھی وہی سے رفوچکر ہو گ ئے۔

خاندان کے اور جاننے والے لوگوں میں اکثر اوقات یہ چہ مگوئیاں ہوتیں ہیں کہ ”یہ سارے بھائی صرف امانت صاحب کی وجہ سے ایک ساتھ رہ رہے ہیں۔جیسے ہی وہ مرے۔۔۔۔اسی دن سب نے جائیداد کا بٹورہ کر کے الگ الگ ہو جانا ہے“

لیکن باتیں بنانے والے جانتے نہیں ہیں کہ یہ سب بھائی سانسوں کے بغیر تو رہ سکتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے بغیر نہیں۔۔۔۔۔ان میں لالچ یا خوغرضی بلکل بھی نہیں ہے۔اس گھر کی ایک ایک اینٹ اور ایک ایک فرد محبت سے گوندھا ہوا

ہے۔ان میں لڑائی جھگڑے،نوک جھونک،اختلافات تو آ سکتے ہیں لیکن نفرت یا خود غرضی کبھی بھی نہیں۔

آج نہ کل جب انکے بچے بڑے ہوں گے تو ہو سکتا ہے کہ ضرورت کے تحت ان سب کو الگ الگ گھروں میں منتقل ہونا پڑے۔لیکن مکان کی تبدیلی انکے دلوں کو کبھی الگ نہیں کرے گی۔یہ جان چھڑکتے ہیں ایک دوسرے پر،اور امانت صاحب کو ناز ہے اپنے بیٹوں پر۔۔۔۔۔وہ لاکھ شرارتی صیح لیکن پیار انکی رگوں میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے اور تا عمر رہے گا۔

www.novelsclubb.com

اپنی زندگی میں مست،

اپنی خوشیوں میں ہیں گُم

ایسے ہی ہیں ہم اور تُم،

ہم اور تم